صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعۃ المبارک مورخہ 18 ستمبر 2020ء بمطابق 29 محرم الحرام 1442ہجری صبح دس بجکر پینتالیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، محمود جان خان، مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔

اَفَحَسِبۡتُمۡ اَنَّمَا خَلَقۡنٰکُمۡ عَبَثًا وَّاَنَّکُمۡ اِلَیۡنَا لَا تُرۡجَعُوۡنَ o فَتَعٰلَی اللّٰہُ الۡمَلِکُ الۡحَقُّ ۚ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ ۚ رَبُّ الۡعَرۡشِ الۡکَرِیۡمِ o وَمَنۡ یَّدۡعُ مَعَ اللّٰہِ اِلٰـہًا اٰخَرَ ۙ لَا بُرۡہَانَ لَہٗ بِہٖ ۙ فَاِنَّمَا حِسَابُہٗ عِنۡدَ رَبِّہٖ ؕ اِنَّہٗ لَا یُفۡلِحُ الۡکٰفِرُوۡنَ o وَقُلۡ رَّبِّ اغۡفِرۡ وَارۡحَمۡ وَاَنۡتَ خَیۡرُ الرّٰحِمِیۡنَ۔

ترجمہ: کیا تم نے یہ سمجھ رکھا تھا کہ ہم نے تم کو فضول ہی پیدا کیا ہے اور تمہیں اور ہماری طرف کبھی پلٹنا ہی نہیں ہے، پس بالا اور برتر ہے اللہ بادشاہ حقیقی اللہ، کوئی خدا کے سامنے سر نہیں اٹھا سکتا، اور جو کوئی اللہ کے ساتھ کسی اور کو معبود پکارے جس کے لئے اس کے پاس کوئی دلیل نہیں، تو اس کا حساب اللہ کے ہاں دینا پڑے گا، اے نبی! کہو میرے رب درگزر کرو، رحم فرما، تو سب رحیموں میں اچھا رحیم ہے۔ وآخر دعوانا ان الحمد اللہ رب العلمین۔

نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئسچن نمبر 7093، جناب سراج الدین صاحب۔

* 7093 _ جناب سراج الدین: کیاوزیرآبکاری محاصل ارشاد فرمائیں گے کہ گزشتہ پانچ سالوں کے دوران صوبہ بھر میں محکمہ کے تحت اقلیتوں معذوروں اور خواتین کی مخصوص نشستوں پر بھرتی ہونے والی ملازمین کی ضلع اور سکیل وار تعداد کتنی ہے، نیز کیامذکورہ تعیناتیاں کنٹریکٹ پر بھی ہوئی ہیں،اس کی تفصیل فراہم کی جائے؟

سید غازی غزن جمال(معاون خصوصی برائے آبکاری ومحاصل): گزشتہ سالوں کے دوران صوبہ بھر میں محکمہ کے تحت اقلیتوں، معذوروں اور خواتین کی مخصوص نشستوں پر بھرتی ہونے والے ملازمین کی ضلع واراور سکیل وار تعداددرج ذیل ہے:

جبکہ بھرتی بذریعہ ETEA-2017 کیا گیاتھااور کنٹریکٹ پر کوئی تعیناتی عمل میں نہیں لائی گئی ہے۔

نمبر شمار	کوٹہ	سکیل	آسامیوں کی تعداد	بھرتی شدہ	بھرتی کرنے کا طریقہ کار	زون
1	اقلیت	اے ایس آئی (BPS-11)	ایک	کوئی امیدوار ٹیسٹ پاس نہ کر سکا۔	بذریعہ ETEA-2017 اخبار میں مشتہر کیا تھا۔	زون ٹو
2	معذور	اے ایس آئی (BPS-11)	ایک	ایک	بذریعہ ETEA-2017 اخبار میں مشتہر کیا تھا۔	زون ٹو
3	خواتین	اے ایس آئی (BPS-11)	چار	کوئی امیدوار ٹیسٹ پاس نہ کر سکا۔	بذریعہ ETEA-2017 اخبار میں مشتہر کیا تھا۔	ایک آسامی ہر زون ٹو، زون تھری، زون فور اور زون فائیو
4	اقلیت	کانسٹیبل (BPS-7)	چار	کوئی امیدوار ٹیسٹ پاس نہ کر سکا۔	بذریعہ ETEA-2017 اخبار میں مشتہر کیا تھا۔	دوآسامیاں ہر زون ٹو، زون فور
5	خواتین	کانسٹیبل (BPS-7)	چھ	کوئی امیدوار ٹیسٹ پاس نہ کر سکا۔	بذریعہ ETEA-2017 اخبار میں مشتہر کیا تھا۔	زون چاراور زون فوردو۔

جناب سراج الدین: شکریہ جناب سپیکر صاحب، میں نے گزشتہ پانچ سالوں کے دوران اقلیتوں، معذور اور خواتین کی مخصوص نشستوں پر بھرتی ہونے والے ملازمین کی سکیل اور ضلع وار تفصیل مانگی تھی جس کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ مخصوص نشستوں پر بھرتی بذریعہ 2017 ایٹا کی گئی ہے اور ان کی ضلع وار فہرست مندرجہ ذیل ہے لیکن جناب سپیکر صاحب، جواب میں کسی ضلع کا نام تک نہیں ہے اور جواب کے مطابق معذور افراد کے کوٹے سے صرف ایک ASI صرف زون ٹو میں بھرتی ہوا ہے جبکہ باقی پندرہ بھرتی شدہ افراد کے کالم میں بتایا گیا ہے کہ کوئی امیدوار ٹیسٹ پاس نہ کر سکا۔ یہ جواب بالکل نامکمل ہے اس لئے اس سوال کو کمیٹی میں بھیجا جائے۔

Mr. Deputy Speaker: Concerned Minister, to respond.

سید غازی غزن جمال (معاون خصوصی برائے آبکاری و محاصل): تھینک یو جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، انہوں نے جو ڈیٹا مانگا ہے، وہ ہم نے شیئر کر لیا ہے، 2018 میں جو ایٹا ہوا تھا، اس کے اندر خواتین یا مینارٹی کے امیدوار کوئی بھی ٹیسٹ کوالیفائی نہیں کر سکے، تو ظاہری بات ہے ہم Legally barred ہیں، جب ٹیسٹ کوئی کوالیفائی نہ کر سکے تو ابھی تک وہ پوسٹس Vacant ہیں اور جب اس بار دوبارہ اشتہار آئے گا، اس میں وہ دوبارہ ہوں گے، میرے خیال سے کمیٹی میں اس میں کوئی بات ہی نہیں ہے، جو انہوں نے ڈیٹا مانگا ہے ہم نے وہ شیئر کیا ہے، ٹیسٹ اگر کلیئر نہ کرے تو وہ پوسٹس ہم نے ابھی بھی Vacant رکھی ہوئی ہیں اور جو آنے والا ایڈ ہو گا اس کے اندر ہم دوبارہ وہ Float کریں گے، تو میرے خیال سے تو کمیٹی میں بھیجنے کی کوئی ضرورت ہی نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سراج الدین صاحب۔

جناب سراج الدین: میں نے تو آپ کو بتایا سر کہ اس میں ہم نے جو تفصیل مانگی تھی، وہ ضلع وار نہیں دی گئی، وہ ایک بتایا گیا، وہ بھی زون ٹو میں، تو ہمیں اس کا پتہ نہیں ہے کہ ضلع وار اس میں کیا پروسیجر ہے اور کتنی آسامیاں خالی ہیں؟ اور اس نے جو لکھا ہے تو یہ سوال مجھے نامکمل نظر آتا ہے، اگر آپ مہربانی کر کے اس کو کمیٹی میں بھیجا جائے کہ تفصیلات اس کی پوری معلوم ہو جائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب۔

معاون خصوصی برائے آبکاری و محاصل: سپیکر صاحب، ہماری ضلع وار ہائرنگ نہیں ہوتی ان کی، یا کہیں بھی پوسٹ ہو سکتی ہے، اس کی وجہ سے ضلع وار ہم نے نہیں دی ہوئی ہے، ہم نے پوسٹ وائز اس وجہ سے

دی ہوئی ہے، وہ ہم Answer نہیں دے سکتے کہ یہ کون سے ضلع کے لئے کی تھیں کیونکہ ان کی پوسٹنگ ٹرانسفر کی جاسکتی ہے، تو وہ ضروری نہیں ہے کہ اسی ضلع میں وہ لوگ پھر پوسٹ ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سراج صاحب، آپ کو میرے خیال سے جواب ان سے مل گیا منسٹر صاحب کا، اور مطمئن ہو گئے ہوں گے، اگر نہیں ہیں تو آپ ان کے ساتھ منسٹر صاحب کے آفس میں جا کے بیٹھ جائیں اور وہ تفصیل کے ساتھ آپ کے ساتھ ڈسکس کریں گے اور اگر کوئی بھی پھر ایشو ہوا تو آپ دوبارہ فریش کوئسچن لا سکتے ہیں۔

جناب سراج الدین: ٹھیک ہے سر، ہم مل جاتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو جی۔ کوئسچن نمبر 7178، محترمہ حمیرا خاتون صاحبہ۔

* 7178 _ محترمہ حمیرا خاتون: کیا وزیر آبکاری و محاصل ارشاد فرمائیں گے کہ گزشتہ سال کے دوران کتنی مالیت کی منشیات سمگلروں سے برآمد کی گئی ہے اور کتنے سمگلروں کی گرفتاری عمل میں لائی گئی، پکڑی گئی منشیات کی ساخت، مقدار اور مالیت کی الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے، نیز اس عرصہ کے دوران سمگلروں سے برآمد کی گئی کس قسم اور کتنی مالیت کی منشیات نذر آتش کی گئی ہے، اس کی تفصیل فراہم کی جائے؟

سید غازی غزن جمال (معاون خصوصی برائے آبکاری و محاصل): گزشتہ مالی سال 19-2018 کے دوران جو منشیات پکڑی گئی، اس کی لوکل مارکیٹ ریٹ کے حساب سے مالیت تقریباً 72.73 ملین (پاکستانی روپے) اور 122 سمگلروں کو گرفتار کیا گیا۔ پکڑی گئی منشیات کی ساخت، مقدار اور مالیت مندرجہ ذیل تھی:

نمبر شمار	ساخت	مقدار	ریٹ فی کلو/لیٹر	ٹوٹل مالیت (روپے)	ٹوٹل مالیت (روپے)
1	چرس	930	54,000/-	4,18,50,000/-	41.85 (ملین)
2	ہیروئن	113	2,00,000/-	2,26,00 000/-	22.6 (ملین)
3	افیون	53.8	30,000/-	16,14,000/-	1.614 (ملین)
4	آئس	3.76	10,00,000/-	37,60,000/-	3.76 (ملین)
5	الکوہل	24210	120/-	29,05,200/-	2.905 (ملین)
	ٹوٹل			7,27,29,200/-	72.729 ملین (روپے)

سمگلروں سے مندرجہ بالا قسم کی منشیات برآمد کی گئی، گزشتہ سال محکمہ ایکسائز کی اپنی پولیس اسٹیشنز، تفتیشی یامزید قانونی چارہ جوئی کا نظام موجود نہیں تھا اس لئے تمام مال مقدمہ ملزمان سمیت پولیس یا اے این ایف تھانوں کو سپرد کیا گیا اس لئے نذرآتش کی گئی منشیات کی فوری معلومات محکمہ ایکسائز کے پاس موجود نہیں۔

محترمہ حمیرا خاتون: شکریہ جناب سپیکر صاحب، جیسے عموماً یہاں پر سوالات کے ساتھ جو کچھ ہو رہا ہے، وہی اس سوال کا بھی یہی انجام ہے کہ یہ ایک سال پہلے پوچھا گیا، اس محکمے سے سوال ہے اور آپ کے سامنے اس کا جواب پڑا ہوا ہے۔ انہوں نے جو مجھے فگرز دیئے ہیں کہ جو منشیات پکڑی گئی ہیں، اس کی رقم تو انہوں نے بتائی ہے 72,729 روپے لیکن جو میں نے ان سے اس سوال کا اگلہ جز جو تھا، اس میں پوچھا گیا تھا کہ کتنی کو نذرآتش کیا گیا ہے لیکن اس کا کوئی جواب نہیں دیا گیا، لہذا میں یہ سمجھتی ہوں کہ ایک تو منسٹر صاحب اپنے محکمے کو اس پر تاکید کریں کہ ایک سال کے اندر ایک سوال کا آدھا جواب دینا جو ہے، یہ کونسا انصاف ہے؟ ایک سال کم از کم جو ہے، وہ تو ایک بہت بڑا عرصہ ہوتا ہے اور اس میں آدھے سوال کا جواب مجھے ملا ہے تو اس پر بحث کی بجائے اس کو کمیٹی میں ریفر کیا جائے تو زیادہ بہتر ہوگا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی شگفتہ ملک صاحبہ۔

معاون خصوصی برائے آبکاری و محاصل: جناب سپیکر، یہ تو۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ جی، سپلیمنٹری، شگفتہ ملک صاحبہ۔

محترمہ شگفتہ ملک: سپیکر صاحب، دا سوال چې دیکښې دا کوم تپوس کړے دے چې دوئ ښومره دا، د آئیس حوالې سره هم خبره شوې ده، یو خو دا ده چې د آئیس قانون Already دلته کښې جوړ شوے دے، د هغې د عملدرآمد د پاره اوسه پورې مونږ ته پته نه لګی چې د آئیس کومه نشه وه، نن سبا تاسو ګورئ ستوډنټس په دیکښې ډیر زیات متاثره شوی دی، یو خو د د هغې حوالې سره لږ ډیټیل راکړی، بل چې دوئ دا خبره کوی چې دا مونږ سره د دے څه نظام موجود نه دے، دا مونږه پولیس ته دغه کوؤ او بیا دوئ سره ډیټیلز هم نشته، دوئ سره دا انفارمیشن هم نشته چې دا دوئ ښومره اونیول، دوئ هغو ته ښومره Handover کړل، بیا د هغې، مطلب Overall process چې دے دا به څوک کوی؟ کوئسچن د ایکسائز نه کیږی، دوئ دا خبره کوی چې دا به پولیس دا جواب ورکوی، نو

مطلب دا تپوس مونږ د پولیس نه اوکړو نو هغوی به دا وائی چې دا خو د ایکسائز سره دے ، نو دا لږ کنفیوژن غونډې دے ، پکار خو دا ده چې دا هم لږ کلیئر شي۔
Mr. Deputy Speaker: Concerned minister, to respond.
معاون خصوصی برائے آبکاری و محاصل: جناب سپیکر، یہ کوسچن جب آیا تھا تو اسی کے Accordingly وہ ریٹس کا ہم نے جواب دیا ہے، اگر ان کو انفارمیشن 2019-20 کی چاہئیے تو وہ پھر ہمیں بتادیں 2019-20 کی بھی ہم شیئر کر لیں گے، اس میں کوئی اس طرح کی بات نہیں ہے۔ جہاں تک یہ بات کر رہے ہیں کہ اس کے بعد جو Culprits کے ساتھ جو انہیں سزادی گئی، Amount ہم نے دی ہوئی ہے، جو ہم نے 'ہینڈ اوور' کی ہوئی ہے پولیس کو، لیکن جب سے لاء بنا ہے، یہ اکتوبر Last year میں ہمارا اپنا لاء آ گیا، تو اب Last months سے ہم نے FIRs کرنا بھی خود شروع کر دی ہیں، وہ کیس بھی ہم خود Pursue کریں گے، تو اب جو ہے، اس کا ہم پورا ڈیٹا ان کے ساتھ شیئر کر سکتے ہیں، اگر یہ ان کو چاہئیے تو ہم ان کے ساتھ بات کر سکتے ہیں، تو یہ تو Before the law جو ہے، یہ اس سال میں ہمارا اپنا لاء Enact نہیں ہوا تھا اس کی وجہ سے ہمارے پاس وہ انفارمیشن نہیں ہے۔ تو یہ جو ایشو یہاں پر Raise کیا گیا کہ پولیس سے ہم پوچھیں گے یا پھر ایکسائز سے ہم پوچھیں گے، وہ ہمارے لاء کے بعد سے وہ چیز ہینڈل ہو چکی ہے جو کہ اکتوبر 2019 کے بعد سے Enactment اس کی ہو گئی ہے، تو اس کے بعد سے جو ہمارے پاس ڈیٹا ہے، جو کورٹ کے اندر جو Decisions بھی ان شاء اللہ ہوں گے وہ بھی ہمارے پاس ہی موجود ہوں گے۔
جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم، میرے خیال سے، حمیرا خاتون صاحبہ۔
محترمہ حمیرا خاتون: سپیکر صاحب، اس کے جواب میں Contradiction ہے، دیکھیں میں نے دوسرا جو اس کا جز ہے، اس میں یہ پوچھا گیا کہ جو منشیات پکڑی گئی ہے تو آیا اس کو نذر آتش کیا گیا ہے یا نہیں؟ اب محکمے نے کہا ہے کہ ہمارے پاس تو اس سلسلے میں کوئی ریکارڈ موجود ہی نہیں ہے، پھر تو ایک اور اس میں بات بنتی ہے کہ آیا پھر جب پکڑی گئی منشیات ہے وہ کہاں گئی ہے؟ اس لئے کہ انہوں نے خود ہی تسلیم کیا ہے کہ اتنی مالیت کی منشیات تو پکڑی گئی ہے، تو پھر اس کا کیا ہوا ہے؟ یہ تو خود اس میں Contradiction ہے نا، یہ تو کمیٹی میں جائے گا تو اس پر تفصیل سے بحث ہو گی، میرے خیال میں کمیٹی میں سوال بھیجنا جو ہے وہ کسی محکمے کے لئے کوئی بے عزتی کی بات نہیں ہے، یہ وہاں پر زیادہ تفصیل سے ڈسکس ہو سکتا ہے اور

میرے پاس ہیں وہ اور میں بتانا چاہونگی ادھر کمیٹی میں کہ اس کی کیا وجوہات ہیں کہ لوگ نہیں بتا پا رہے ہیں؟

Mr. Deputy Speaker: Concerned Minister, to respond.

معاون خصوصی برائے آبکاری و محاصل: جناب سپیکر، یہ ہم یہاں پر جو ہم نے لکھا ہے، وہ یہ ہے کہ وہ یہی ہے کہ کیس جو ہے وہ پھر پولیس Pursue وغیرہ کرتے ہیں کیونکہ ہمارے اپنے تھانے تب نہیں تھے جس سال کی یہاں بات ہو رہی ہے تو منشیات بھی انہی کے حوالے کئے جاتے ہیں، تو اس کے لئے ہمارے پاس اس کے آگے جو انفارمیشن یا اس کے ساتھ کیا کیا جاتا ہے؟ وہ انفارمیشن ہمارے پاس نہیں ہے، اب ہمارے اپنے تھانے بن گئے ہیں، FIR ہمارے پاس اب اپنی ہوتی ہے، اب اس کا ڈیٹا یا اس کی انفارمیشن ہے ہمارے پاس، لیکن اس سے پہلے جو ہے وہ تو ہم 'ہینڈ اوور' کر دیتے ہیں، پولیس کو وہ انفارمیشن ان سے ملے گی اس لئے یہ Answer یہاں پر اس لئے ہم نے اس طرح دیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بالکل میڈم، آپ جواب میں دیکھیں، جس طرح منسٹر صاحب نے کہا اسی طرح اس سے پہلے جو تھا وہ انہوں نے 'ہینڈ اوور' کیا ہے اور اس کے بعد جو ہے وہ ان کی Responsibility ہے جی، تو اگر آپ کو پھر بھی کوئی Reservations ہیں، کچھ بات ہے تو آپ منسٹر صاحب کے ساتھ بیٹھ جائیں تو وہ آپ کو بتا دیں گے تفصیل سے، تھینک یو جی۔

محترمہ حمیرا خاتون: سوال کو اس پوائنٹ پر ختم کر دیا جاتا ہے کہ آپ بیٹھ کے اس کو حل کریں، میرے خیال میں بیٹھ کے حل ہونے والا تو ابھی تک میرا تو کوئی سوال حل نہیں ہوا، نہ کسی نے لابی میں بلایا ہے، نہ کوئی بٹھایا ہے، نہ حل کروایا ہے لیکن بس ٹھیک ہے، اگر آپ کہہ رہے ہیں، میں منسٹر صاحب کے ساتھ بیٹھ جاتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم، آپ نے جو کوئسچن کیا تھا نا، تو کوئسچن میں انہوں نے آپ کو جواب دے دیا ہے اور وہی آپ کو فلور پر بتایا اور Written میں بھی دے دیا ہے۔ آپ کا جو کوئسچن تھا اس کا جواب دے دیا ہے کہ کہاں گئی ہے؟ تو انہوں نے بتا دیا ہے کہ ہمارے اس سے پہلے وہ ANF ان کے پاس تھا، پولیس ڈیپارٹمنٹ کے پاس، اس کے بعد ہمارے اس میں جو شامل ہوا ہے، ہم نے لاء پاس کیا ہے تو اس کے لئے جواب ہم دیں گے، اس کے بعد، ٹھیک ہے، تھینک یو۔ کوئسچن نمبر 7359، سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب، (موجود نہیں)۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئسچن نمبر 7362، ملک بادشاہ صالح صاحب۔

* 7362 _ **ملک بادشاہ صالح:** کیا وزیر معدنیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ نے ملاکنڈ ڈویژن میں ریت بجری نکالنے پر پرچے کاٹے ہیں؛

(ب) آیا یہ درست ہے کہ ملاکنڈ ڈویژن ٹیکس فری زون ہے؛

(ج) اگر (الف) اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو اپر دیر اور لوئر دیر میں گزشتہ پانچ سالوں میں کتنے لوگوں کے خلاف پرچے کاٹے گئے ہیں، تحصیل وائز تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمد عارف (معاون خصوصی برائے معدنیات): (الف) ہاں جی، یہ درست ہے کہ محکمہ معدنیات نے غیر قانونی ترسیل میں ملوث ملزمان پر پرچے کاٹے ہیں۔

(ب) جی ہاں، ملاکنڈ ڈویژن ٹیکس فری زون ہے، اس کے علاوہ مزید وضاحت کی جاتی ہے کہ رائیلٹی اور لیز رقم محکمہ معدنیات وصول کرتی ہے جو کہ ٹیکس کے زمرے میں نہیں آتی۔

(ج) اپر اور لوئر دیر میں گزشتہ پانچ سالوں میں غیر قانونی معدنیات کی ترسیل میں کاٹے گئے پرچوں کی کاپیاں ساتھ درج ذیل ہیں:

تعداد مراسلہ ایف آئی آر 2016	5
تعداد مراسلہ ایف آئی آر 2017	5
تعداد مراسلہ ایف آئی آر 2018	47
تعداد مراسلہ ایف آئی آر 2019	53
تعداد مراسلہ ایف آئی آر 2020	17

ملک بادشاہ صالح: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ ډیره مهربانی، شکریه صاحب۔ سپیکر صاحب، دا کوم سوال جواب ئې چې ما له راکړے دے، د دې نه خو مونږ مطمئن، ملاکنډ ډویژن دے، دوئ پخپله هم وائی او مونږه هم وایو، په آئینی طور او قانونی طور مونږه ټیکس فری زون یو خو دوئ داسې شے کړے دے چې د دوئ څه کارداران دی، هغوی راځی په خلقو پسې ګرځی او بیا وائی ما له څه پیسې راکړه او بیا چې پیسې نه ورکوی نو پرچې پرې کوی او خاص کر دا غونډې پرچې اپر دیر کښې شوې دی، زما حلقه کښې شوې دی او بیا زما په کلی کښې شوې دی۔ د 2018نه دوئ یو پراسیس سټارټ کړے دے، دوئ څه کمیټی جوړه کړې وه چې په هغې کښې ډاکټر امجد صاحب هم ناست وؤ او زما خیال

دے په هغه وخت کښې شکیل صاحب منسټر وؤ، هغه هم پکښې ناست وؤ نو دوئ وئیل چې یره دې له د ټیکس نوم مه ورکوئ د لیز نوم ورله ورکړئ، حالانکه دیرونه چې دی، دا غونډ لیز شوی دی، دوئ ته پته ده، سنټرل ایکسچینج له ئې ټول ورکړی دی، که غرونه دی که سمه ده خو د 2010د سیلاب نه پس چې لړی پرې شګې او باجری راغله نو هغه کوم غریب خلق چې څومره دی جی، دوئ په هغوی باندې پرچې کړې دی ډیرې زیاتې او هغوی د عدالتونو چکرې وهی، حالانکه قومی طور مونږه د دې مخالف یو، نه ئې منو او نه ئې تسلیموؤ، که حکومت هر قسم زور کوی جی مونږ ته آئینی طور دا تحفظ حاصل دے، د قومی اسمبلئ دا پاس کړے دے او بیا صدر پاکستان هغه دستخط کړے دے، نو زما خیال دے د صوبائی اسمبلئ یا د صوبائی حکومت په دیکښې څه دخل مداخلت هم نشی کیدے او نه ده پکار، نو دوئ هلته دا چل کړے دے په دیر کښې، په اپر دیر کښې، خاص کر زما حلقه کښې، زما کلی کښې، په خلقو ئې پرچې کړې دی ډیرې زیاتې، په شګو او په باجرو، که لیز خبره کوې نو لیز پخوا نه تا غونډ دیر جی، دا ټول 2400کلو میټر سنټرل ایکسچینج له ورکړے دے نو په دیر خو څه نه دی پاتې، هغه خو تاسو زمونږ پټې زمونږ کورونه هر څه په لیز ورکړې شوی دی، نو زه دا درخواست کوم چې دا ظالمانه کومه فیصله چې دوئ کړې ده نو دا واپس واخلئ او مونږ دا ستاسو دا ټیکس نه منو، دا مونږ ته آئینی طور باندې تحفظ دے۔ ډیره مهربانی او شکریه جی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: نثار مهمند صاحب، نثار مهمند صاحب، نثار مهمند صاحب کا مائیک آن کریں۔

<u>جناب نثار احمد</u>: شکریه سپیکر صاحب، د دې سره زما Relatedدا دغه دے چې کوم ماربل یا مائنز یا څه چې مائننګ نه رااوځی او هغه کله انډسټری ته لاړ شی نو هغه انډسټری پراډکټ شی، د دې مائننګ مانیټرنګ سیل والا چې کوم دی، هغوی زمونږ په خلقو هلته بلا پرچې اوکړې، جیلونه ته خلق لاړل، اګرچې دا د دوئ ذمه واری ده چې کوم سړی ته ته د رائیلټی ټهیکه ورکوې چې هغه خپل چیک پوسټس په هغه ځائې کښ اولګوی چې کوم د غر نه رامیټیریل راځی، په هغې باندې واخلی، انډسټریل پراډکټ باندې نه اخلی، دوئ په سائز مال باندې رائیلټی اخلی، دوئ په پاوډر باندې اخلی، دوئ په کرشنګ باندې اخلی، دغه

ډیر ظلم دے ، بله دا چې د دې سره سره زمونږه ریټ څلور نیمې شلې روپئ، نوی روپئ فی ټن دے ، د ماربل دوئ د یو ګاډی نه پنځه زره روپئ اخلی، د یو ګاډی په حساب جوړیږی دري زره شپږ سوه روپئ، او تاسو دا خبره دوئ ته اوکړه چې هلته کښینئ د منسټر صاحب سره، مخکښې هم ما ته د دې کرسئ نه دا خبره شوې وه چې تاسو کښینئ، چې مونږ کښینا ستو، د دې میاشت اوشوه، د هغې د پاره د هغې د پاره د هیڅ خبرې توجه نه ملاویږی، مهربانی اوکړئ د دوئ دا کوئسچن کمیټئ ته اولیږئ چې دې باندې صحیح کار اوشی او دیکښې دا دغه ختم شی۔ مننه۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: وقار خان صاحب۔

<u>جناب وقار احمد خان</u>: شکریه جناب سپیکر صاحب، څنګه چې زمونږه ورور بادشاه صالح اووئیل، دغه شان کله چې دا پاټا ضم شوې ده جی او دا قانون Extend شوے دے نو زمونږه د ملاکنډ ډویژن چې کوم خصوصی حیثیت وؤ، هغه بالکل ختم کړے شوے دے ، حالانکه دا 2023 پورې هر قسم ټیکس چې دے وائی د دې ټیکس فری زون دے ، نو په 2018 کښې چې کله دا قانون هلته Extend شوے دے جی نو دا ایکسائز او دا دغه والا چې دی منرل والا ، دوئ خپله Monopoly دغه کړې ده او په خلقو عاجزانو نه باندې ورځی او بېځایه پرچې کوی، جیلونو ته ئې لیږی، چې خلق ورسره په ټیلفون رابطه اوکړی نو وائی دامونږه په دې باندې پابندی لګولې ده، نو پکار ده چې دوئ یو قانون باندې پابندی لګوی چې هلته ئې په عوامو کښې هغه تشهیر اوکړی، هلته کښې چې آګاهی مهم اوچلوی چې په دې باندې دا ده، نو نه آګاهی مهم چلیدلے دے اوهلته کښې په سوات کښې هم دا ظالمانه کاروائی روانه ده او اوس هم روانه ده جناب سپیکر صاحب، په ټرکونو په عاجزانو باندې په باجرو باندې پرچې کیږی، جیلونو ته لیږلې کیږی، نو منسټر صاحب ته زمونږ خواست دے جی چې یره مونږ ته څه ګائیډ لائن راکړی چې هلته کښې عوامو ته ګائیډ لائن ورکړی څکه چې د 2023 پورې د خلقو په ذهن کښې دغسې خبره ده چې دا ټیکس فری زون دے جی۔

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> Concerned Minister, to respond; Arif Ahmadzai Sahib.

جناب محمد عارف (معاون خصوصی برائے معدنیات): شکریه سپیکر صاحب، باد شاه صالح صاحب چې کوم سوال کړے دے د هغې جواب ډیپارټمنټ ورکړے دے تفصیلی، نمبر ایک خبره دا ده چې هغوی دا وائی چې یره دا ټیکس دے، مونږ دوئ بار بار په دې پوهه کولو کوشش کوؤ چې دا ټیکس نه دے دا رائیلټی ده او دا د هغې قیمت دے، کومې پرچې چې کټ شوې دی هغه په غیر قانونی ترسیل باندې شوې دی، که دوئ وائی چې زمونږ په خپلو پټو کښې مسئله ده، خپل پټی ته اوارئ، د یو پټی نه بل ته اړوئ بالکل به پرې پرچې نه کیږی خو چې کله دے په Commercial basis باندې دغه باجری یا دغه شګه اوړی نو دا چې کوم دے د هغې نه مونږ ټیکس نه اخلو، د هغې رائیلټی اخلو چې هغه د هغې Value ده او هغه ډیر په لږ مقدار کښې ده، نو هغه مونږه د هغې دغه کولے نه شو، هغه خو د هغې قیمت دے، هغه به مونږ خا مخا کوؤ۔ هغه د منرل ډیپارټمنټ د ګورنمنټ آف پاکستان Ownership دے نو ځکه د هغې چې کوم دے، دیکښې مونږه ټیکس څه خبره نشته۔

جناب ډپټی سپیکر: دا هغوی چې کوم دغه اوکړو، هغه جواب ورکړئ جی، وقار خان صاحب او دا نثار مهمند۔

معاون خصوصی برائے معدنیات: وقار خان خبره هم ده یو، وقار خان هم دا وائی چې یره دا مالاکنډ چې کوم خصوصی حیثیت دے هغه ختم شوے، بالکل نه دے ختم شوے، ډیپارټمنټ د طرف نه هیڅ قسم څه ټیکس نه دے لګیدلے، هغه د هغې رائلټی ده ډیر په معمولی مقدار باندې وصول کیږی، په سوات کښې هم کیږی، په مالاکنډ کښې هم کیږی چې کوم ځائې کښې Even چې کوم زمونږه Merged districts دی هلته کښې هم دا کیږی، دا رائیلټی ده دا ټیکس نه دے، دې سره د ټیکس هیڅ قسمه څه تعلق نشته۔

جناب ډپټی سپیکر: بادشاه صالح صاحب۔

ملک بادشاه صالح: جناب سپیکر صاحب، زه خو عرض کومه دا ټیکس دے، دې ته تاسو لیز مه وایئ سر، په دې سلسله کښې زه دا مائنز منرلز دفتر ته هم یو پیره دوه لاړم، نو چې زه هلته لاړم نو هغوی ما ته اووئیل چې، دا خبره خو هسې بنه خبره نه

ده په اسمبلئ کښې کوؤ، ماته وائی چې ته دلته څه کوې، ته لاړشه هلته خبره اوکړه او ټهیک هغه سړے راغلے وؤ، د خلقو نه ئې روپئ غوښتې سر جی او په داسې خلقو دا پرچې شوې دی چې د هغوی سره څه ځائې هم نشته، هغه په ډائنا کښې ځان له شگه اچولې ده او کورته ئې اوړی او دوئ پرې پرچه کړې ده، نو زه درخواست کومه چې دا کمیټئ ته اولیږئ دا شے خو کم از کم داسې اوخو گورئ کنه چې داڅه دی په مینځ کښې؟ نو دا کمیټئ ته که لاړ شی او په دې باندې ډیټیل باندې ښه کښینی ټول، افسران وی، مونږ، ما سره پخپله، زه پخپله وایم چې زه لاړمه ماته ئې څه اووئیل، وائی ته لاړ شه هلته خبره اوکړه، نو سر جی، مونږ دغه خبرې والا نه یو، مونږ د چا سره نه خبرې کوؤ نه چا له څه ورکوؤ، نه د چا نه څه اخلو، دا زمونږ خپل اصول دی او په دې باندې مونږه عمل کوؤ، حالانکه منسټر صاحب ته گناه نشته، ډاکټر امجد صاحب ته هم گناه نیشته، دوئ ته پته نشته خو دا شے بیا وروستو وزیر اعلیٰ صاحب په ډېکښې دغه کړے دے چې دا نه به کوئ، دې نه قلار شئ، کمشنر صاحب ته ئې دغه کړے دے چې تاسو د دې خلقو نه قلار شئ او هغه کیسونه ورله، حالانکه مونږه دا نه منو او نه ئې تسلیموؤ او نه ئې ورله ورکوؤ جی، که جیلونوته مو اچوی، که ښه کوی که بد کوی، که وژنی مو، مونږه ئې نه ورکوؤ د 2023 پورې حالانکه د 2023 نه پس هم مونږ غواړو، مونږ سره هغه وسائل نشته، زمونږه غربت دے، هلته کمزوری ده، هلته ټیکسونو قابل مونږ نه یو جی او مونږ له حکومت راکړی څه دی؟ دوئ خو زمونږ نه هر څه واغستل، ځنگلې رانه غونډې یوړې، هلته غرونو ئې راله لیز کړل، هر څه ئې اغستی دی ځان له، نه مونږه هغه لیز منو کوم چې دوئ سنټرل ایکسچینج له ورکړے دے جی او نه دا ټیکس منو، دا کوم چې دې د پاره نافذ کړے دے جی او دا زه بیا درخواست کومه چې دا کمیټئ ته هم اولیږه او منسټر صاحب د اعلان اوکړی چې دا غیر قانونی، ظالمانه ټیکس مونږ واپس کړو جی۔

Mr. Deputy Speaker: Concerned Minister, Arif Ahmadzai.

معاون خصوصی برائے معدنیات: سپیکر صاحب، دوئ لکه دا کومې خبره باندې چې د دوئ Doubt دے، شک دے کنه، دوئ دې خیر دے چرته قانونی ماهرانو سره کښینی، دوئ دې دا تپوس اوکړی، که دا ټیکس وی نو بیا خو ډیپارټمنټ دغې

Responsible دے ، مونږ به ئې بیا واخلو، واپس به ئې واخلو خو که دا ټیکس نه وی، دا رائیلټی د هغې نه بالکل الګ یو شے دے ، بادشاه صالح صاحب ته زه دا ریکویسټ کوم چې خیر دے ته پکښې د چا نه مشوره واخله چې آیا دا ټیکس دے او که نه دے؟ که دا ټیکس وی نو مونږه به بالکل د هغې Responsibility واخلو، مونږ به ئې واپس واخلو خو دا رائیلټی ده، رائیلټی په مد کښې به خا مخا ګوره چې دا داسې غیر قانونی مونږه پریږدو او پرچې نه کټ کوؤ نو هم دا سیندونه چې کوم ځائې کښې Protection walls دی هغه ځائې نه به هم خلق اوړی، د دې سیندونو خلیه به چې کوم دے ، مونږ خو د هغې د پاره سپاټس مقرر کړی دی، د هغه ځائې نه علاوه بل ځائې کښې چې د غه دے دا غیر قانونی ترسیل د هغې نه نه کیږی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بادشاه صالح صاحب، څنګه چې منسټر صاحب په فلور باندې ایشورنس درکړو۔

معاون خصوصی برائے معدنیات: زه جی یو بله خبره زه دوئ ته کوم، که بادشاه صالح صاحب مطمئن نه وی زه به خپله هم راشم، ډی جی زمونږ، که زمونږه آفس ته راځی، که اسمبلئ ته وائی، دلته به ئې ورله را اوغواړم، چې د ده څه Theories دی، څه مسئلې دی هغه به هلته ډسکس کړو، که داسې مسئله وه چې واقعی څه Illegality کیږی، بالکل به ئې مونږ بند کړو ان شاء الله۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بادشاہ صالح صاحب۔

جناب امجد علی (وزیر ہاؤسنگ): جناب سپیکر صاحب۔

ملک بادشاہ صالح: سر، زه خبره اوکړم بیا د هغه اوکړی، اول زه خبره اوکړم بیا تاسو اوکړئ جی، تاسو ته علم دے په دېکښې ډیر زیات جی-----

جناب ڈپٹی سپیکر: جی بادشاہ صالح صاحب۔

ملک بادشاہ صالح: سر جی، دا داسې شے اوشو چې دا زمونږ ډاکټر امجد صاحب هم پکښې ناست دے ، شکیل صاحب هم دے ، دوئ د لیز نوم دې شی له څکه ورکړو چې څوک په مونږ پسې عدالت ته لاړ نشی، حقیقت دغه دے کنه، حالانکه د ملاکنډ ډویژن کسانو له نه وو پکار چې هغه په دېکښې حصه دار شوی وے او دا

حالانکه په هغه وخت کښې ما شکیل ته درخواست اوکړو چې دا ته څه کوې، ته خو دخپل قوم ولې پښنې پریکوې؟ نو وائی نه مونږ دټیکس نوم مو ورله ور نکړو او د لیز نوم مو ورله کښیښودو چې عدالت ته راپسې څوک لاړنشی جی۔ سر جی، دغه شے دے، داظلم دے زیاتے دے او دا دې کمیټئ ته اولیږی، زه خو ډی جی صاحب سره په مخه کښینم، هغه خو څه خبره مونږ سره دا سې نشته، تا سو ټول په دې کښینئ، دا د ملاکنډ ډویژن چې دے ټیکس فری زون دے او دا مونږ نه منو او نه ئې تسلیموؤ او نه ئې درکوؤ جی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: ڈاکٹر امجد صاحب۔

<u>جناب امجد علی (وزیر ہاؤسنگ)</u>: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔تھینک یو جناب سپیکر صاحب، څنګه چې بادشاه صالح صاحب کوئسچن راوړے دے او بیا وقار خان په هغې ضمنی اوکړو او نثار خان اوکړو، داخبره بالکل د ده صحیح ده جی، په دېکښې یو کمیټی جوړه شوې وه، د دې د پاره جوړه شوې وه سپیکر صاحب چې هغې کښې مونږه Assessment کړے وو چې یره زمونږه د ملاکنډ ډویژن چې څومره زمونږ سیندونه دی، که هغه دریائے پنجکوړه دے، سپیکر صاحب! توجه غواړم، هغه که دریائے پنجکوړه دے، که دریائے سوات دے نو په هغې باندې Assessment شوے وو چې سالانه کم ازکم د یونیم ارب روپو د هغې نه Illegal mining کیږی، په هغې کښې ټوټل 72 خلق چې مونږ کومه سروے کړې وه، هغه سمګلران شامل وو چې هغوی د دې نه Illegal mining کولو، د هغې په بابت کښې بیا کابینې پرې یو سب کمیټی جوړه کړه، په هغې کمیټئ کښې زه وومه، په هغې کښې شکیل خان وو، په هغې کښې سردار خان وو، اوس موجود نه دے، دا کمیټی چې ده مونږ کښیناستو چې یره زمونږه د صوبې دا وسائل چې کوم ضائع کیږی، د هغې د پاره مونږه یو میکنزم را اوباسو او هغه Already په نورو ډسټرکو کښې دا وؤ، دغه شان بابک صاحب ناست دے، د دوئ په بونیر کښې باقاعده په ماربل باندې رائیلټی اغستې کیږی، دغه شان په هغې کښې نور ایکسائز ډیوټی اغستې کیږی، دا ټول څیزونه Already په دوه درې، په چترال کښې دا Implement وؤ، په ملاکنډ ډسټرکټ کښې دا Implement وؤ، په بونیر کښې دا Implement دے تر اوسه پورې، نو د هغې د وجې نه د دغه نقصان د

پاره چې دا کوم Illegal mining کیږی او جناب سپیکر صاحب، دا تقریباً د یو نیم ارب روپو دا Illegal mining کیږی، اوس که یو سړے د خپل کور د پاره باجری اوړی یا څه اوړی، د هغې د پاره خو څه رکاوټ نشته خو که یو سړے د دې Purpose د پاره چې هغه پرې کاروبار کوی او دا کوم Assessment چې دے ، دا زمونږ سره باقاعده ډیپارټمنټ سره پروت دے چې د دریائے سوات نه کم از کم د یو ارب روپو او د پچاس کروړ روپو سمگلنگ، دا چې کوم Illegal mining کیږی او دا د Commercial purpose د پاره دغه کیږی، د دغه روک تهام د پاره دا معمولی غوندې قیمت وو او دا په نورو ضلعو کښې په ټوله صوبه کښې دا Implement دے ، نو د دغه وجې نه وو۔ دویم په دې کښې تیر چې کله زه د مائنز منسټر وومه نو Throughout په دې کښې ډی سی سوات چې باقاعده دفعه 144 لګولې وه او په هغې داسې ورځ نه وه چې په هغې کښې دفعه 144 نه وه لګیدلې، نو د هغې دفعه 144 په وجه باندې دغه پرچې شوې وې په هغه ټائم باندې، ولې چې هغه Already administration دفعه 144 لګولې وه۔ دویم په دې کښې دا خبره وه چې زمونږه په اربه روپو هلته کښې مونږ Bridges جوړ کړی دی، هلته مونږ Flood Protection Walls جوړ کړی دی، هغه Flood Protection Walls او هغه Bridges ته نقصان رسیدو، څنګه چې تاسو کتلې وه په 2010 کښې چې کوم فلډ راغلے وو، د هغې د وجې نه دا کم از کم 27 Bridges چې دی دا د ملاکنډ ډویژن اوړلې شوی وو، د هغې Main وجه دا وه چې هلته کښې کوم Digging کیدو، هلته کښې کوم Illegal mining کیدو، د هغې د وجې نه مونږ ته داټول څیزونه وو، د دغې وجې نه بیا مونږ په دې کښې یو لاء پاس کړه چې یره پانچ سو میټر د Bridge نه لاندې او باندې به هیڅ څوک Excavation نه کوی۔ داسې چې کوم ځائې Flood Protection Wallدے ، هلته کښې به هم د هغې مونږ یو Distance کېښودے وو چې هغه به نه کوی، نو دا ټول دا دی۔ بادشاه صالح صاحب په دې باندې اسرار کوی چې یره دا کمیټئ ته اولیږئ چې دا ټیکس دے نو ما مخکښې هم په اسمبلئ کښې دا وئیلی وو چې ګوره که دا ټیکس وی نو پکار خودا دے چې تاسو د قانون لار اختیار کړئ، هلته که هغوی د ټیکس په Definition کښې دا راوستو نو ټهیک ده ډیپارټمنټ به ترې

دستبردار شی او که فرض کړه هغوی وائی چې نه دا ټیکس نه دے دا رائیلټی ده، دا لیز دے نو مطلب دا دے چې بیا خو هغه چې څنګه په نوره صوبه کښې Implement دے نو دغه شان په دې کښې هم دے، مهربانی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> بادشاه صالح صاحب، چې څنګه تفصیلی جواب درله امجد صاحب او منسټر صاحب درکړو۔ جی بادشاه صالح صاحب۔

<u>ملک بادشاه صالح:</u> دا غټه مسئله مونږ ته د دې نه جوړه شوه چې زمونږ د سوات ورونړه دې وخت کښې په مونږ زورآور دی، په دې مالاکنډ ډویژن کښې دا سوات کښې خپل مینځ کښې وران وو، دغه سندهه غاړې ته څه خانان وو، دوئ خپل مینځ کښې څه چل ول دے نو هغه زور ئې مونږ له هم راوستو، په هغې باندې دا شے بندو خپل مینځ کښې نو مونږ له ئې پکښې زور را کړو سر جی، نو مونږه درخواست کوؤ چې دا ټیکس د واپس واغستے شی او دې نه د مونږ خلاص کړی۔ اصل حقیقت دغه جی، خپل مینځ کښې سوات کښې وران وو، هغه سندهه غاړه بنکته پرته یو بل ته ئې چل جوړوو، یو ته آمدن وو بل ته نه وو، نو هغه زور ئې مونږ له راوستو او اصل حقیقت دغه دے سر، او دې نه مونږ خلاص کړئ جی او دا مونږ نه منو او نه ئې تسلیموؤ جی، که تاسو هر څه کوئ۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> عارف احمدزئی صاحب، عارف احمدزئی صاحب۔

<u>معاون خصوصی برائے معدنیات:</u> سپیکر صاحب، یو ځلې بیا زه دوئ ته دا وایمه چې دا ټیکس نه دے، که تاسو وایئ چې دې له ئې د لیز نوم ورکړو نو د صوبې په نورو اضلاع کښې د دې بل نوم دے او دې ځائې کښې لیز نوم دے او که څنګه، دا خو چې څنګه صوبه کښې په نورو اضلاع کښې هم د دې لیز نوم دې او لیز چې هر ځائې کښې دے او رائیلټی وصولیږی، نورو اضلاع کښې هم رائیلټی وصولیږی او دلته هم رائیلټی اغستلې کیږی، سوات کښې هم ده او په ملاکنډ کښې هم ده او د دوئ په دیر کښې هم ده خو لکه دا مونږ دغه کولې نشو، دا خو مطلب دا دے چې څنګه چې امجد صاحب اووئیل چې په دې کمیټی جوړه وه او د اربونو روپو د غلا دغه کیدو چې مطلب Illegal د اربونو روپو باجری او شګه به تله او هغه مطلب د یو 72 کسانو تفصیل درته هغه اووئیل چې د 72 کسانو لاس ته تله، اوس

که د هغه 72 کسانو د پاره گورنمنټ خپل دغه پریږدی، دا به په کوم صورت باندې جی ممکن وی؟ نو دا سې Possible نه ده جی، دا مونږ نشو دغه کولې۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: بادشاه صالح صاحب، گوره بادشاه صالح صاحب، دومره بحث پرې اوشو جی کنه او هغه تاسو له ایشورنس درکړو، منسټر صاحب ایشورنس درکړو جی چې دا که ټیکس وی نو بیا زه دغه اوکړمه خو چې دا یو رائیلټی ده، دا ټیکس نه دے نو څه ورته وائی، نو د رائیلټی په مد کښې تاسو خبره نشئ کولې، ډیر بحث پرې نه کوؤ، که ډیر دغه وی زه به ئې هاؤس ته Put کړمه، دغه پرې اوکړئ جی، زه ئې هاؤس ته Put کومه هاؤس ته، زه ئې هاؤس ته Put کومه جی۔

Is it the desire of the House that Question No. 7362, asked by Malik Badshah Saleh Sahib, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was defeated)

<u>Mr. Deputy Speaker</u>: The ‘Noes’ have it, it is dropped. Question No. 7436. Mr. Ahmad Kundi, Sahib. Ahmad Sahib.

* 7436 _ <u>Mr. Ahmad Kundi</u>: Will the Minister for Labour state that:

(a) Is it true that the Department has terminated (34) thirty four employees of Workers Welfare Board;

(b) If yes, then:

(i) Provide name, father name, Qualification, date of appointment and address of the terminated employees.

(ii) Service record of the employees and reasons of their termination.

<u>Mr. Shaukat Ali Yousafzai (Minister for Labour and Culture)</u>: (a) The Khyber Pakhtunkhwa Workers Welfare Board has terminated (46) forty six numbers of employees recently, not (34) thirty four, in the light of recommendations of Appellate Committee of the Department (KP Workers Welfare Board, Peshawar) and after approval of the Competent Authority by observing all the codal formalities. The requisite detail as enclosed at annix-I was provided.

<u>جناب احمد کنڈی</u>: شکریہ سر۔ سر، یہ سوال کی تفصیل تو، سوال کی تفصیل تو مل گئی ہے، اس میں ورکر ویلفیئر بورڈ نے کچھ ملازمین کو Terminate کیا تھا تو اس میں انہوں نے Criteria دیا، تقریباً 46 لوگوں کو انہوں نے نکالا ہے جس میں سے 26 لوگ کلاس فور یا اس سے نیچے ہیں، تو اس میں انہوں نے جن

وجوہات کی بناء پر ان لوگوں کو نکالا ہے تو اس میں دو تین چیزیں انہوں نے Mention کی ہیں، میں یہ چاہتا ہوں کہ جو بھئی کلاس فور کے بارے انہوں نے لکھا ہے کہ بھئی وہ Over age تھے حالانکہ بہت سارے ایسے لوگ تھے کہ جو میرے خیال میں Over age نہیں بھی تھے اور کلاس فور کے لئے میں یہ ریکویسٹ کرنا چاہتا ہوں کہ بھئی کوئی Criteria بنا لیں تاکہ انہوں نے چار چار پانچ پانچ سال گزارے ہیں، کوئی Condonation وغیرہ دیں کہ کم از کم یہ کلاس فور لیول کے لوگ ان کا روزگار چل جائے گا اور یہ لوگ ذرا بچ جائیں گے۔ اس پہ اگر منسٹر صاحب ذرا Respond کر لیں تو۔

<u>Mr. Deputy Speaker</u>: Concerned minister, to respond; concerned Minister, to respond.

<u>جناب نثار احمد</u>: سپیکر صاحب۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: ایک منٹ، وہ سپلیمنٹری کرنا چاہ رہے ہیں جی، سپلیمنٹری جی۔

<u>جناب نثار احمد</u>: شکریه سپیکر صاحب، چیف منسټر صاحب مهمندو ته چه کوم د مزدورانو په مد کښې کوم اعلانات کړی وو او هلته ئے د یو کس د پاره پنځو سو زرو روپو اعلان کړے وو د میاشتے، د ماهانه، د هغے مونږ خیر مقدم کوؤ، یو ډیر ښه عمل ئے کړے دے خو دے سره چه زه ستاسو توجه یو داسے اهمه دغه ته راوړم چه یو کس رشید نوم ئے چه د هغه نه مور شته، نه ئے پلار شته، دهغه پنځه کاله کم، پینځو کالو نه کم درے بچی پاتے شو، د هغه هیڅ رشته دار نشته او د هغه نه خپل کور شته، هغه هم په حادثه کښې شهید شوے دے، زه د دے هاؤس په وساطت وزیر اعلیٰ صاحب ته اپیل کومه چه مهربانی د اوکړی هغه د پاره د هم دغسے وظیفه مقرر کړی څنګه چه د هغه بل یو کس د پاره شوے ده، بلکه د ټولو د پاره که لږه لږه مقرر شی، ښه خبره به وی خو دغه یو ډیر عاجز بے دغه پاتے شوے، بے وسه۔

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> Concerned Minister, to respond, Kamran Bangash Sahib. کامران بنگش صاحب کا مائیک آن کریں۔

<u>جناب کامران خان بنگش (معاون خصوصی برائے بلدیات و اطلاعات)</u>: تھینک یو مسٹر سپیکر، احمد کنڈی صاحب نے جو کوسچن پوچھا ہے 34 نمبر کا، ڈیپارٹمنٹ کے مطابق وہ 34 نہیں ہیں بلکہ 46 لوگوں کو Terminate کیا گیا اور نیچے ڈیٹیل بھی دے دی گئی ان کی جو انہوں نے سروے اور Track

recordان کا منگوایا ہوا ہے اور اس میں مسٹر سپیکر، نیب کی طرف سے بھی انکوائری ہے، یہ Illegal recruitmentاور اس طرح کے معاملات میں Involved تھے، یہ Already accountability courtمیں بھی ہے اور امن کے خلاف جو Departmental Appellate Committeeانہوں نے ڈیٹیل انکوائری کی تھی، اس کی وجہ سے ان کو Terminate کیا گیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، احمد کنڈی صاحب۔

جناب احمد کنڈی: سر، میری اس میں گزارش یہی ہے، جو کلاس فور ملازمین ہیں 26، چلیں اگر کسی کی Fakeڈگری ہے ہم اس کو Protect نہیں کرنا چاہتے ہیں لیکن یہ جو کلاس فور ملازمین ہیں، ان کو اگر Thoroughlyہماری سٹینڈنگ کمیٹی دیکھ لے، اگر یہ کمیٹی میں چلا جائے کیونکہ اس میں مجھے نہیں لگتا جو اس میں Ageکے کوئی اتنے مسائل ہیں اور اگر ہیں بھی سہی تو ہم اس کے لئے کوئی Recommendationکر لیں تو میرے خیال میں یہ صوبائی حکومت کی بھی توقیر بڑھے گی اس سے اور میرے خیال میں بہتر ہو گا کیونکہ کلاس فور ملازمین ہیں، اگر یہ مجھ سے ایگری کرتے ہیں تو میرے خیال میں بڑا اچھا ہو جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کامران بنگش صاحب۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت و افرادی قوت)(جواب معاون خصوصی برائے بلدیات نے دیا): مسٹر سپیکر صاحب، میں یہ ریکویسٹ کروں گا آپ کی آنریبل چیئر سے کہ جو کنسرنڈ منسٹر ہیں شوکت یوسفزئی صاحب، ان کے ساتھ احمد کنڈی صاحب بیٹھ جائیں، ان کا Thoroughlyریکارڈ کو چیک کر لیں۔ میرے خیال سے یہ اپیلیٹ کمیٹی میں کیا ہوا ہے اور اس کی پوری جانچ پڑتال کے بعد ان کوTerminate کیا گیا تو ان کے اوپر ان کے ساتھ ڈسکشن کر کے، اگر پھر بھی یہ Satisfy نہیں ہوتے تو پھر دوبارہ اسمبلی میں آکر اس کو سٹینڈنگ کمیٹی کو ریفر کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: احمد کنڈی صاحب۔

جناب احمد کنڈی: ٹھیک ہے سر، شوکت صاحب ہیں نہیں، کامران صاحب Commitment کر لیں، ڈیٹیل مجھے اگر Provide کر دیں تاکہ اس پہ ہم ورکنگ کر لیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے، کامران صاحب، ان کے ساتھ بیٹھیں، شوکت صاحب کو کہیں اور ان کو تمام ڈیٹیلز ہیں وہ Provide کر دیں۔

Special Assistant to Chief Minister (Information and Local Government): Yes, Sir.

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو۔ کوئسچن نمبر7442، شگفتہ ملک صاحبہ۔

* 7442 _ محترمہ شگفتہ ملک: کیاوزیرآبکاری و محاصل ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیایہ درست ہے کہ خیبرپختونخواریونیواتھارٹی محکمہ خزانہ کے حوالے کردی گئی ہے؛

(ب) اگر(الف) کا جواب اثبات میں ہوتو مذکورہ اتھارٹی کن وجوہات کی بنیاد پر محکمہ خزانہ کے حوالے کی گئی ہے، نیز مذکورہ اتھارٹی کی منتقلی سے محکمہ آبکاری و محاصل کو فائدہ یانقصان ہوگا، تفصیل فراہم کی جائے؟

سید غازی غزن جمال (معاون خصوصی برائے آبکاری و محاصل): (الف) ہاں جی، یہ درست ہے کہ خیبرپختونخواریونیواتھارٹی محکمہ خزانہ کے حوالے کردی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ اتھارٹی کو محکمہ خزانہ کی سفارشات پر صوبائی حکومت نے محکمہ خزانہ کے حوالے کیاہے، اس عمل پر محکمہ آبکاری و محاصل سے کوئی مشورہ نہیں کیاگیا تھا، جہاں تک نفع نقصان کا تعلق ہے اس کے بارے میں فنانس محکمہ سے تفصیل حاصل کی جائے گی۔

محترمہ شگفتہ ملک: سپیکر صاحب، یو خو ما چې دا کوم تپوس کړے وو نو ما د وجوهات تپوس کړے وو چې څه وجه ده چې دا KPRA چې دے دا فنانس ډیپارټمنټ ته، بل په دې جواب کښې تاسو اوګورئ، د دې ډیپارټمنټ خپله ډیر ګیله مند دے او هغه جواب ئې هم چې کوم راکړے دے نو د هغې نه پته لګی چې د هغوی زړه نه دے خو دا ډیپارټمنټ ترې په زور زما په خیال اغستے شوے دے۔ بل د دې ډیپارټمنټ چې کله د ایکسائز سره وو نو هغه وخت کښې زما په خیال د دې ریونیو هم ډیره ټهیک وه، Already په فنانس ډیپارټمنټ دومره زیات Burdenدے، دا Extra burdenدوئ اخستے دے چې پوره کولې نشی نو یو خو دې ماته لږ دا هم اووائی، زمونږه چې کوم اسسټنټ صاحب دے چې کوم د دې نه مخکښې تاسو سره وو، نو د دې څومره ریونیو چې تاسو Collectکړې ده؟

Mr. Deputy Speaker: Concerned Minister, to respond.

معاون خصوصی برائے آبکاری و محاصل: تهینک یو جناب سپیکر۔ جناب سپیکر صاحب، دا زما د راتلو نه مخکښې دا Decisionشوے وؤ، ما کوم معلومات کړی دی،

بالکل لږ غونډې، I agree, the answer could have been better worded
Wording د لته کېږي ټهيک نه دے خو هغوی دا خبره کوی چې مونږه په ډيکښې، ډيپارټمنټ په ډيکښې د ايکسائز ډيپارټمنټ ډيکښې هغه Input نه وو اخستے شوے، دا Decision چې کوم دے فنانس طرف نه ريکويسټ راغلے وؤ، دا Policy level decision وو خو ما کوم خپل لږ غونډې هوم ورک کړے دے د ماډل، په پنجاب کښې هم PRA چې کوم دے هم فنانس سره دے، هغه ځائې کښې هم او د هغې کافی ښه رزلټس راغلی دی، نو Possibly د هغې وجې نه کيدې شی دوئ کړی وی، ورسره د فنانس Experience of running authorities يا Independent board، نو هغه د ايکسائز نه زيات دے نو May be that is why دا Decision د دوئ اخستے وی، نو زما په خيال کښې هغه به دا وی، ريکويسټ دا وی چې که دا فنانس ته کوئسچن ريفر شی نو They will be able to give more concrete evidence چې دا ولې هلته موو شوے دے؟ کوم د ريونيو دوئ خبره اوکړه، زمونږه Last کله دا ايکسائز سره KPRA وو نو زمونږه فائنل ريوينو 10 بلين وه، نو ريونيو لحاظ سره خو Even in Finance, infact improvement کښې شوے دے اوس دې کال کښې، نو ريوينو خو I think, is not argument کوم نه جوړيږی But Finance can, I think, give a better answer، که دا کوئسچن هغوی ته ريفر شی نو They will be able to respond.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی میڈم۔

محترمہ شگفتہ ملک: داسې ده جی، يو خو که دا ماته لږ اووئيلی شی چې پکار خو دا ده چې يو ډيپارټمنټ بل ډيپارټمنټ ته ځی نو د هغې ډيپارټمنټ منسټر وی، د هغې سيکرټری وی، د هغې ډی جی وی، نو پکار خو دا ده جی چې په Coordination باندې د دې نه خو دا پته لګی، د دې جواب نه چې دا کليئر دے چې دغه ډيپارټمنټ سره ايکسائز نه په اعتماد کښې اغستے شوے دے، نه د هغوی سره څه قسمه مشوره شوې ده، نو دا هم يوډير زياتے دے، زما په خيال په جمهوری حکومتونو کښې دا نه کيږی۔ بل دا ده چې فنانس کښې دا ټول ايشوز چې دی دا اوس هغوی سره دے نو که تاسو Kindly دا کميټئ ته ريفر کړئ نو د

فنانس ډیپارټمنټ چې څومره زما کوئسچنز دی یا څومره انفارمیشن دی نو هغې ته ریفر کړئ، کمیټی ته۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میډم، چې څنګه منسټر صاحب اووئیل چې دا تاسو فنانس ډیپارټمنټ ته ریفر کړئ نو دا کوئسچن زه فنانس ډیپارټمنټ ته ریفر کومه او د دې جواب دې فنانس ډیپارټمنټ تفصیل سره ورکړی، تهینک یو۔

محترمہ شگفتہ ملک: اوکے۔

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

7028 _ جناب عنایت اللہ: کیا وزیر اوقاف ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) حکومت نے صوبائی سالانہ ترقیاتی پروگرام برائے مالی سال 19-2018 میں نئے اور جاری منصوبوں کے لئے رقم مختص کی تھی؛

(ب) مذکورہ مالی سال کے دوران پہلے سے جاری پروگرام کے تحت منصوبوں کے لئے ضلع وار کتنی رقوم فراہم کی گئی ہیں، نیز مذکورہ مالی سال کے دوران اے ڈی پی میں شامل نئے منصوبوں کے لئے جاری شدہ رقوم کی ضلع وار مالیت کیا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمد ظہور (معاون خصوصی برائے اوقاف ومذہبی امور): (الف) جی ہاں۔

(ب) حکومت نے صوبائی سالانہ ترقیاتی پروگرام برائے مالی سال 19-2018 میں نئے اور جاری منصوبوں کے لئے کل 207.749 ملین روپے کی رقم مختص کی تھی جس میں 160.985 ملین روپے کی رقم جاری منصوبوں کے لئے جبکہ 46.764 ملین روپے کی رقم نئے منصوبوں کے لئے جاری ہوئی تھی۔ مذکورہ مالی سال کے دوران پہلے سے جاری اور نئے منصوبوں کے لئے جاری شدہ رقوم کی ضلع وار مالیت کی تفصیل درج ذیل ہے؟

مالی سال 19-2018 کے دوران پہلے سے جاری اور نئے منصوبوں کے لئے جاری شدہ رقوم کی ضلع وار مالیت کی تفصیلات:

نمبر شمار	ضلع	جاری منصوبے	نئے منصوبے
1	بنوں	04.62 ملین	32.50 ملین
2	چارسدہ	04.424 ملین	-

3	پشاور	23.589 ملین	-
4	مردان	1.300 ملین	01.50 ملین
5	ملاکنڈ	3.00 ملین	02.00 ملین
6	نوشہرہ	75.919 ملین	00.500 ملین
7	بٹگرام	0.600 ملین	-
8	سوات	07.501 ملین	
9	صوابی	02.00 ملین	
10	لکی مروت	05.70 ملین	
11	مانسہرہ	03.388 ملین	
12	ایبٹ آباد	13.212 ملین	02.698 ملین
13	ہری پور	1.30 ملین	00.50 ملین
14	بونیر	10.32 ملین	
15	چترال	1.517 ملین	02.698 ملین
16	تورغر	1.00 ملین	00.50 ملین
17	دیر لوئر	1.00ملین	
18	شانگلہ	1.00ملین	
19	کوہاٹ	0.130ملین	00.50ملین
20	ہنگو	0 ملین	02.00ملین
21	ڈی آئی خان	0 ملین	01.566ملین
22	کرک		01.50ملین
	ٹوٹل	160.985ملین	46.764ملین

7359 _ سردار اورنگزیب: کیا وزیر اوقاف ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حکومت نے صوبہ بھر میں مساجد کے پیش امام کے لئے ماہانہ مقرر کیا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ضلع ایبٹ آباد میں کتنی جامع مساجد کے پیش امام کو وظیفہ دیا جاتا ہے، نیز ماہانہ وظیفہ کتنا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمد ظہور (معاون خصوصی برائے اوقاف و مذہبی امور): (الف) جی ہاں، صوبائی حکومت نے جامع مساجد کے آئمہ کرام کے لئے ماہانہ اعزازیہ مقرر کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

(ب) صوبائی حکومت نے آئمہ جامع مساجد اور اقلیتی مذہبی پیشواؤں بشمول ضلع ایبٹ آباد کے 1032 آئمہ جامع مساجد (جھنڈا الف) کے لئے ماہانہ دس ہزار فی کس اعزازیہ دینے کا فیصلہ کیا ہے (جھنڈا ب) تا حال اس مقصد کے لئے کوئی رقم مختص نہیں کی گئی اس لئے کسی بھی پیش امام کو ماہانہ اعزازیہ نہیں دیا جاتا ہے، البتہ رقم کی تقسیم کے لئے محکمہ اوقاف خیبر پختونخوا نے اکاؤنٹنٹ جنرل آفس پشاور کی مشاورت سے Fund Flow Mechanism تیار کر کے محکمہ خزانہ خیبر پختونخوا کو برائے منظوری ارسال کیا ہے جو کہ زیر غور ہے۔ (جھنڈا۔ج)۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

اراکین کی رخصت

جناب ڈپٹی سپیکر: آئٹم نمبر 3: یہ چھٹی کی درخواستیں آئی ہیں، وہ ہاؤس کے سامنے پیش کرتا ہوں:
جناب فضل حکیم صاحب، ایم پی اے 18 ستمبر؛ جناب فہیم احمد خان صاحب، ایم پی اے 18 ستمبر؛ جناب فیصل امین گنڈاپور صاحب، ایم پی اے 18 ستمبر؛ جناب محمد اقبال وزیر صاحب، ایم پی اے 18 ستمبر؛ جناب محمد عاطف خان صاحب، ایم پی اے 18 ستمبر؛ نوابزادہ فرید صلاح الدین صاحب، ایم پی اے 18 ستمبر؛ جناب ریاض خان صاحب، ایم پی اے 18 ستمبر؛ جناب افتخار علی مشوانی صاحب، ایم پی اے 18 ستمبر؛ جناب انور زیب خان صاحب، ایم پی اے 18 ستمبر؛ محترمہ عائشہ نعیم صاحبہ، ایم پی اے 18 ستمبر؛ میاں شرافت علی، ایم پی اے 18 ستمبر؛ جناب عنایت اللہ خان صاحب، ایم پی اے 18 ستمبر؛ بیرسٹر سلطان محمد خان صاحب، وزیر قانون 18 ستمبر؛ جناب محب اللہ خان صاحب، منسٹر 18 ستمبر؛ محترمہ ملیحہ علی اصغر خان صاحبہ، ایم پی اے 18 ستمبر؛ جناب شفیق شیر آفریدی صاحب، ایم پی اے 18 ستمبر 2020۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The leave is granted.

(شور)

جناب سپیکر: ایجنڈا پورا ہونے دیں، اس کے بعد۔

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> Item No.7: Mr. Waqar Ahmad Khan Sahib, to please move his call attention notice No. 1284. Waqar Ahmad Khan, Sahib.

<u>جناب وقار احمد خان:</u> شکریہ جناب سپیکر صاحب، میں وزیر برائے محکمہ ابتدائی وثانوی تعلیم کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ میرے حلقہ پی کے 7 گاؤں ہزارہ میں تقریباً دو سال پہلے نیا تعمیر شدہ گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول (GGPS) بالمقابل جنازہ گاہ ہزارہ مکمل ہو چکا ہے، اس سکول کے علاوہ آس پاس کے علاقے میں بچیوں کی تعلیم کے لئے کوئی دوسرا سکول نہیں ہے جس کی وجہ سے علاقے کی بچیوں کو کافی مشکلات کا سامنا ہے۔ مجھے بڑے افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑ رہا ہے کہ صوبائی حکومت اور محکمہ تعلیم کی غفلت کی وجہ سے ابھی تک اس نئے تعمیر شدہ سکول کو نہ تو ضروری سٹاف مہیا کیا گیا ہے اور نہ ہی روزمرہ استعمال کی ضروری سہولیات وغیرہ، لہذا حکومت بچیوں کی تعلیم کے اس مسئلے کو سنجیدگی سے لے اور میرے حلقے نیابت کے لوگوں کو ان کے بنیادی حق سے محروم نہ کیا جائے۔ متعلقہ حکام بالا کسی تاخیر کے بغیر احکامات جاری کریں تاکہ بچوں کا مستقبل محفوظ ہو سکے اور ان کے جائز مطالبات کو فی الفور پورا کیا جا سکے۔

جناب سپیکر صاحب، میری ایک ریکویسٹ ہے، اس طرح ایک دو تین سکول اور بھی ہیں میرے ایریا میں، میں نے منسٹر صاحب سے بات بھی کی ہے، ایک طرف ہماری حکومت کا نعرہ ہے "تعلیمی ایمرجنسی" اور دوسری طرف سات سال ہو گئے ہیں، گرلز ہائی سکول ہے، وہ ابھی تک فنکشنل نہیں ہوا ہے، چار سال ہو گئے ہیں تو تانو بانڈہ میں گرلز پرائمری سکول ہے، اس کا Dispute چل رہا ہے لینڈ کا، پولیس ڈیپارٹمنٹ سے، وہ ابھی تک حل نہیں ہوا ہے، ٹینڈر ہوا ہے اور ایک سکول یونین کونسل کا نجو میں کنٹونمنٹ کی حدود میں آیا ہوا ہے اور وہ سکول ابھی تک تین سال ہو گئے ہیں اس کے لئے متبادل سکول کا بندوبست نہیں کیا گیا ہے، چر گوشا ہے وہ علاقہ، وہ بچے بھی کافی دور جاتے ہیں اور کرائے کی بلڈنگ میں پڑھتے ہیں، تو میری یہ ریکویسٹ ہے منسٹر صاحب سے کہ یہ مسئلہ جو ہے نا، تعلیمی ایمرجنسی کو عملی جامہ پہنایا جائے اور ان مسائل کو جلد از جلد حل کیا جائے تاکہ بچوں کو تعلیم کی سہولت میسر ہو۔ شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> اکبر ایوب صاحب۔

جناب اکبر ایوب خان (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): جی شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، میرے محترم بھائی وقار خان نے جو کال اٹینشن نوٹس ادھر اٹھایا ہے، اس کی جناب سپیکر، SNE Approved ہو گئی ہے اور آج ٹیچرز اور سٹاف بھی Depute کر دیا ہے، جناب سپیکر، یہ وزیر اعلیٰ صاحب نے ایک خصوصی کمیٹی بنائی ہے جس کو وہ خود چیئر کرتے ہیں، یہ ان تمام اداروں کے لئے ہیں جو کافی عرصے سے مکمل پڑے ہیں، سکولز ہو گئے، کالجز ہو گئے، ہاسٹلز ہو گئے اور ہر پندرہ دن کے بعد وزیر اعلیٰ صاحب خود اس کی میٹنگ کر رہے ہیں، فنانس بھی ہمارے ساتھ تعاون کر رہا ہے، ان شاء اللہ تعالیٰ ایک مہینے کے اندر اندر یہ تمام SNEs ہو جائیں گی اور یہ تمام ادارے ان شاء اللہ کھول دیئے جائیں گے۔ باقی وقار خان نے جو میری ان سے پہلے بھی اس پہ ڈسکشن ہوئی ہے، یہ کوئی ٹیکنیکل پرابلمز ہیں اس میں، میں نے ان کو ریکویسٹ کی ہے، Monday یا Tuesday کو بیٹھ جائیں گے اور ڈیٹیل میں جا کے ان شاء اللہ، وہ ریکویسٹ کر رہے تھے مجھے کہ کمیٹی میں بھیج دیں، میں نے کہا جی ہم ان مسئلوں کو حل کرنا چاہتے ہیں، کمیٹی میں صرف بڑا ٹائم لگ جائے گا، ہم ان شاء اللہ ان کے ساتھ بیٹھ کے ان تمام پرابلمز کو ان شاء اللہ حل کریں گے ان شاء اللہ تعالیٰ، جناب سپیکر صاحب۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وقار خان صاحب۔

Mr. Waqar Ahmad Khan: Agreed, Sir. Thank you, ji.

Mr. Deputy Speaker: Mr. Shafiq Afridi, MPA, to please move his call attention notice No. 1329. Shafiq Afridi, Sahib.

جناب شفیق آفریدی: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، میں وزیر برائے ریلیف کی توجہ باڑہ میں دوبارہ آبادکاری جیسے ایک اہم مسئلے کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔ میرا حلقہ پی کے۔107 ایک سو پچاس کلومیٹر طویل وعریض باڑہ اور وادی تیراہ دو تحصیلوں پر مشتمل ہے۔ جناب سپیکر، میرا حلقہ بھی شمالی وزیرستان اور جنوبی وزیرستان کی طرح دہشت گردی اور دہشت گردی کے خلاف مختلف ملٹری آپریشنز کی وجہ سے بہت زیادہ متاثر ہو چکا ہے، دہشت گردی کے خلاف جنگ میں باڑہ کی عوام نے بے پناہ جانی و مالی قربانیاں دی ہیں، سرکاری املاک کا پورا انفراسٹرکچر تباہ ہو چکا ہے، اچانک انخلا کی وجہ سے لوگوں کے گھر بار کے علاوہ پرائیویٹ کاروبار جس میں تاجر برادری، انڈسٹریز، زراعت، مال و مویشی سے وابستہ لوگوں کے مکمل اثاثہ جات تباہ ہو چکے ہیں، سالانہ ترقیاتی فنڈز اور ADP کے ذریعے ترقیاتی کام ہو رہے ہیں جو بالکل ناکافی ہیں، بلکہ ضرورت بہت زیادہ ہے۔ اس لئے آپ کی وساطت سے صوبائی حکومت سے گزارش کی جاتی ہے کہ

شمالی وزیرستان اور تورغر کالاڈھاکہ کی طرز پر باڑہ کے لئے بھی سپیشل امدادی پیکج کی منظوری دی جائے تاکہ بنیادی انفرادی انفراسٹرکچر کی بحالی کے ساتھ ساتھ باڑہ کی عوام ایک بار پھر اپنے پاؤں پر کھڑی ہو سکے۔
جناب سپیکر، جس طرح اور Merged districts میں دہشت گردی کی ایک لہر چلی تھی، اس میں باڑہ سب سے زیادہ متاثرہ علاقہ ہے اور وہاں پر پورا انفراسٹرکچر تباہ ہے، تو جو روٹین کے ادھر کام ہو رہے ہیں تو اس سے بالکل یعنی وہ ناکافی ہیں اور لوگوں کا روزگار بھی تباہ ہو چکا ہے تو اس لئے ضروری ہے کہ سپیشل امدادی پیکج دیا جائے۔ ادھر باڑہ مارکیٹ ایک تاریخی مارکیٹ ہوا کرتی تھی لیکن ابھی وہ بالکل مفلوج ہے، ادھر لوگوں کے پاس سرمایہ نہیں ہے اور جو ٹرانزٹ ٹریڈ آتی ہے، بارڈر کی طرف سے جو ایک ٹرانزٹ ٹریڈ آتی تھی، وہ بھی بالکل بند ہے اور یہی باڑہ مارکیٹ جو ایک تاریخی مارکیٹ تھی، اس کے نام سے پورے ملک میں باڑہ مارکیٹیں آباد ہیں لیکن وہی مارکیٹ جو شروع میں پورے ملک سے لوگ ادھر آتے تھے وہ بالکل بند ہو چکی ہے تو اس لئے ضروری یہ بھی ہے کہ جو بارڈر پہ ٹرانزٹ ٹریڈ آتی تھی، وہ بھی باڑہ کے لئے کھول دی جائے۔ تھینک یو۔

<u>Mr. Deputy Speaker</u>: Concerned Minister, to respond please. Akbar Ayub, Sahib.

<u>وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم</u>: جی شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، شفیق خان نے جو بات ادھر کی ہے وہ بالکل جائز بات ہے، اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ باڑہ تحصیل بہت زیادہ War on terror کے دوران Affect ہوئی ہے۔ جناب سپیکر، ایک پروگرام Relief and rehabilitation کا ملٹری کے تعاون سے چل رہا ہے جو Billion of rupees کا ہے، اس میں بھی باڑہ تحصیل شامل ہے اور اے آئی پی میں بھی باڑہ تحصیل شامل ہے لیکن میں جناب سپیکر، ان سے اتفاق کرتا ہوں کہ خصوصی طور پہ جو انہوں نے باڑہ مارکیٹ کی بات کی ہے، کارخانوں مارکیٹ کا اس وقت ذکر ہی نہیں ہوتا تھا جب باڑہ مارکیٹ تھی اور جس طرح انہوں نے کہا ہے، پورے پاکستان میں ہر شہر میں ایک باڑہ مارکیٹ بنی ہوئی ہے لیکن اصل باڑہ مارکیٹ بالکل تباہ حال ہے جناب سپیکر، اس کے لئے میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ ان شاء اللہ ہم اتھارٹیز کے ساتھ، وزیر اعلیٰ صاحب کے ساتھ خصوصی طور پر بیٹھ کے اس باڑہ مارکیٹ کو نمبر ون Priority دے کر اس کو بحال کرنے کی کوشش کریں گے اور جناب سپیکر، یہ جو اے آئی پی ہے This is the special package for the merged districts، یہ تقریباً One thousand billion rupees کا پیکج ہے تو ان شاء اللہ تعالیٰ اس کو اگر صحیح طریقے سے ہم نے Implement کر دیا تو

مجھے امید ہے ان شاء اللہ تعالیٰ کسی قسم کی جس طرح کام ابھی بالکل Full swing میں ہے، پہلا سال سوا سال لگا ہے جناب سپیکر، پلاننگ میں اور ان چیزوں میں اور ابھی Full swing میں ہے، Merged districts میں کام شروع ہے، مجھے پوری امید ہے، ان شاء اللہ تعالیٰ ہم ان کے ساتھ بیٹھ کے جوان کی Priorities ہوں گی ان کو Prioritize کر کے ہم باڑہ تحصیل کو ان شاء اللہ باقی Settled districts کے ساتھ برابر لانے کی کوشش کریں گے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> امید ہے شفیق صاحب، آپ کو تفصیلی جواب مل گیا اور آپ Satisfy ہوں گے اس سے، جی۔

<u>جناب شفیق آفریدی:</u> سر، میں منسٹر صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اس نے ہمارے وہ تحفظات سن لئے اور نوٹ کر دیئے لیکن سر، صرف یہ وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ یہ جو سپیشل پیکج ہے، جس طرح شمالی وزیرستان میں مارکیٹیں تباہ ہوئی تھی، تاجروں کے جو Assets تھے وہ تباہ ہوئے تھے، جو گھر لوگوں کے تباہ ہوئے تھے، زراعت کا جو کاروبار تھا وہ تباہ ہوا تھا، یہ سپیشل پیکج سر اس کو As a compensation، وہ Compensation بھی اس سپیشل پیکج کے ذریعے دیا گیا ہے تو AIP اور ADP سے تو جو انفراسٹرکچر ہے، وہ تو بحال ہو رہا ہے لیکن ایک تو میرا حلقہ جی، پشاور جو ہے، نارتھ کی طرف پشاور ہے اور اس طرف نازیان افغانستان ہے، کرم، کوہاٹ، یہ تین ضلعوں کے برابر ایک حلقہ ہے، تو وہ بھی بالکل جس طرح منسٹر صاحب نے بتایا کہ اس میں Priority ہم دیں گے لیکن اس کے ساتھ جو لوگوں کے Assets تباہ ہوئے ہیں، اس کے Compensation کی اگر بات ہو جائے تو بہتر رہے گا۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> شفیق صاحب، آپ بھی گورنمنٹ سے ہیں اور ہمارے اکبر ایوب صاحب بھی گورنمنٹ سے ہیں، انہوں نے آپ کو تفصیلی جواب دے دیا ہے، آپ ان کے ساتھ بیٹھیں، جو مشکلات ہوں گی وہ تمام حل کریں گے ان شاء اللہ، تھینک یو۔

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ مجریہ 2020 کا متعارف کرایا جانا

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> Item No. 8, Item No. 8: Janab Kamran Khan Bangash Sahib, on behalf of the honorable Chief Minister, to please introduce before the House the Khyber Pakhtunkhwa, Public Private Partnership Bill, 2020.

<u>Mr. Kamran Khan Bangash (Special Assistant Chief Minister for Local Government):</u> Thank you, Mr. Speaker. I, on behalf of

honorable Chief Minister, request to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Public Private Partnership Bill, 2020, in the House.

Mr. Deputy Speaker: The Bill stand introduced. Item No. 9, please start discussion on the-----

(Interruption)

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ جی۔

جناب سپیکر کی جانب سے اعلان

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک ضروری اعلان میں کرتا ہوں۔ معزز اراکین اسمبلی! مورخہ 17 ستمبر 2020 کو جناب محمود احمد بیٹنی صاحب نے ضلع ٹانک میں ایک بچی کے قتل کے بارے میں ایک مسئلہ اٹھایا تھا، اس سلسلے میں محکمہ داخلہ کی طرف سے رپورٹ موصول ہوئی ہے جس کو اراکان اسمبلی میں تقسیم کر دیا گیا ہے جو آپ کے سامنے ٹیبل پر رکھ دی گئی ہے، آپ سب پڑھ سکتے ہیں۔ تھینک یو۔

صوبہ میں تعلیمی صورتحال پر بحث

Mr. Deputy Speaker: Item No. 9: Please start discussion on the state of education in the Province.

جناب بلاول آفریدی: جناب سپیکر، میں نے پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں ایجنڈا ختم کر لوں پھر اس کے بعد پوائنٹ آف آرڈر سب کو دوں گا۔ "آرڈر آف دی ڈے" ایک منٹ جی۔ جناب سردار، جناب سردار حسین بابک صاحب۔

جناب بلاول آفریدی: جناب، مجھے موقع دیں پوائنٹ آف آرڈر پر کہ میں-----

جناب ڈپٹی سپیکر: پوائنٹ آف آرڈرز کافی ہیں، کافی ممبران نے کہا ہے، پھر وہی ایجنڈا لمبا ہو جاتا ہے جی، کم از کم ایجنڈا کمپلیٹ ہو جائے، میں کہہ رہا ہوں آپ کو میں موقع دوں گا لیکن ایجنڈا کمپلیٹ ہو جائے۔

جناب سردار حسین: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔

جناب محمود احمد خان: سر، اس رپورٹ پر بھی بات کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی جی، سردار حسین بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: شکریہ جناب سپیکر، میں جو آج کا ٹاپک ہے اس پر شروع کرنے سے پہلے جناب سپیکر، یہ جو اجلاس ہے ابھی جو جاری ہے جناب سپیکر، د اپوزیشن په ریکویزیشن باندې دا اجلاس تاسو را بللے دے جناب سپیکر، پکار خو دا وه جناب سپیکر، چې دا

اجلاس مونږه ریکویزیشن کړے دے او د دے په شا زمونږ مقصد دا وو چه بجټ اجلاس اوشو او په بجټ باندې ډیر ډیبیټ اوشو، د حکومت له طرف نه Commitmentsهم اوشو، بیا بیا مونږه یاد دهانی هم اوکړه، په فلور آف دی هاؤس هم حکومت یقین دهانی اوکړه، Sittingsهم حکومت سره اوشو چې هغوی یقین دهانی اوکړه جناب سپیکر، ماته هم داسے لګی چې، مجھے ایسا لگ رہا ہے کہ اس صوبے میں مارشل لاء ہے مارشل لاء، اسمبلی کے اندر بھی مارشل لاء ہے، کنٹرولڈا سمبلی ہے، کنٹرولڈ، کوئی ممبر اگر اٹھتا ہے پوائنٹ آف آرڈر پر یا مختلف موشنز کے اوپر جناب سپیکر، ہم یہی دیکھ رہے ہیں کہ ان کو Snub کیا جاتا ہے، رولزViolate کئے جا رہے ہیں جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، یہ اسی ملک کی بدبختی ہے کہ آئین کو روندا جا رہا ہے جناب سپیکر، اور ہمارا ایک ہی مطالبہ ہے کہ آئین پر چلنا چاہیئے، بد قسمتی ہماری ہو سکتی ہے جناب سپیکر، کیا کہہ سکتے ہیں، اسمبلی کا ماحول ایسا ہے جس طرح یہ کوئی حکومتی اسمبلی ہو، یہ صوبائی اسمبلی نہیں ہے، بار بار جب ہم اس کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہیں، تو میں بڑے دکھ کے ساتھ کہہ سکتا ہوں بڑے دکھ کے ساتھ، افسوس کے ساتھ جناب سپیکر، کہ آپ نے، میں نے، ہم سب نے جوOath اٹھایا ہے کلمہ پڑھ کر کلمے کے بعد جوOath ہم نے اٹھایا ہے آئین پاکستان کی رو سے، اسیOath میں ہم نے عہد کیا ہے کہ نہ ہمFavour کریں گے، اور نہ ہمFear (محسوس) کریں گے، نہ ہم اقرباء پروری کے شکار ہوں گے اور نہ ہم خوف اور مصلحت کے شکار ہوں گے لیکن یہاں پر ہم دیکھ رہے ہیں، کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ اپوزیشن کی ریکویزیشن پر بلایا گیا اجلاس، سٹارٹ سے لیکر آج تک، میرا پوائنٹ آخری پوائنٹ ہوتا ہے، یہ Nepotism نہیں ہے؟ یہ اسی Oath کی خلاف ورزی نہیں ہے؟ یہ آئین کو روندنے کے مترادف نہیں ہے؟ جناب سپیکر، میں صرف ریکارڈ پر لانا چاہ رہا تھا، یہ ہماری بد قسمتی ضرور ہو سکتی ہے لیکن میری طرح اور ان سب سیاسی کارکنوں کی طرح ان شاء اللہ ہم اپنی جدوجہد جو ہے جناب سپیکر، وہ جاری رکھیں گے اور ہر فورم پر ماورائے آئین اقدامات کے خلاف اپنی کوشش اور جدوجہد جناب سپیکر، وہ ہم جاری رکھیں گے۔ جناب سپیکر، آج تعلیم کے حوالے سے بات پر، مجھے یاد ہے 2013 میں یہاں پر سراج الحق صاحب وزیر خزانہ تھے تو اپنے پہلے بجٹ اجلاس میں جب پی ٹی آئی کی حکومت 2013 میں بنی تو اسی سیٹ پر کھڑے تھے اور تقریر کر رہے تھے، انہوں نے تعلیمی ایمرجنسی کے نفاذ کا اعلان کیا تھا، میں یہ بھی پوچھنا چاہوں گا، کیا وہ تعلیمی ایمرجنسی ختم ہوئی ہے یا نہیں؟ اس کا جواب ضرور جناب سپیکر، مجھے ملنا چاہیئے۔ جناب سپیکر، اٹھارہویں ترمیم کے بعد تعلیم پراونشل سبجیکٹ بن گئی ہے لیکن ہم اب یہی کہہ

رہے ہیں کہ پی ٹی آئی کو حکومت دینا اٹھارہویں ترمیم کو رول بیک کرنا تھا، جب ہم یہی کہہ رہے ہیں کہ پی ٹی آئی کو ریاستی اثراندازی کے ذریعے، اسٹیبلشمنٹ کی مداخلت کے ذریعے، تمام اداروں کو Politicizeکرنے کے بعد پی ٹی آئی کو اقتدار میں لانے کا مقصد ہی یہی تھا کہ Eighteenth Amendment کو رول بیک کیا جائے جناب سپیکر، تعلیم کی آج بات ہو رہی ہے، اگر تعلیم صوبائی معاملہ ہے، سبجیکٹ ہے تو پھر کیا فیڈرل تعلیمی منسٹر کو ہونا چاہیئے جناب سپیکر؟ نہیں، ہم آج بھی دیکھ رہے ہیں کہ ہر ماہ وہ اجلاس بلا رہا ہے، تمام صوبوں کے وزراء جارہے ہیں، وہاں سے اعلان ہو رہا ہے کہ سارے ملک میں یکساں نصاب ہوگا، بابا، کس آئین کی بات کر رہے ہو؟ آئین پاکستان کی اگر آپ بات کرتے ہیں تو اسلام آباد کے پاس اب یہ اختیار نہیں رہا، اسلام آباد کو آئین نے یہ اختیار نہیں دیا، آئین نے اختیار پشاور کو دیا ہے، آئین نے اختیار لاہور کو دیا ہے، آئین نے اختیار کوئٹہ کو دیا ہے، آئین نے اختیار کراچی کو دیا ہے جناب سپیکر، تو کیا یہ ماورائے آئین اقدامات نہیں ہیں جناب سپیکر؟ جناب سپیکر، میں پوچھنا چاہتا ہوں صوبائی حکومت سے، اساتذہ کی بھرتی کے لئے جعلی ٹیسٹنگ ایجنسیز کا صوبے میں آنا، اربوں روپیہ ہڑپ کرنے کے علاوہ اور کوئی طریقہ نہیں تھا، یہ کہاں ممکن ہے جناب سپیکر، کہ آپ PST یا CT یا DM یا SST، آپ AT، آپ TT جتنے ڈسٹرکٹ کیڈرز کی، ٹیچرز کی اپوائنٹمنٹ آپ ٹیسٹنگ ایجنسیز سے کروا رہے ہیں؟ یہ کون ماننے کو تیار ہوگا جناب سپیکر، کہ کسی Candidate کے، کسی Applicant کے تمام اکیڈمکس کے سو نمبرز ہوتے ہیں اور وہ جعلی ٹیسٹنگ ایجنسیز صرف ٹیسٹ کے اس کو سو نمبرز دے رہی ہیں جناب سپیکر، کھلے عام بولیاں لگ رہی ہیں، تمام ممبران کو پتہ ہے، CT کی ایک قیمت ہے، PST کی ایک قیمت ہے، عوامی نیشنل پارٹی پر الزام لگایا جارہا ہے کہ ہم نے کرپشن کی ہے، عوامی نیشنل پارٹی پر یہ الزام لگ رہا ہے کہ ہم نے سفارشوں پر بھرتی کی ہے، میں منسٹر تھا، میں چیلنج کرتا ہوں اسی ہاؤس کو، اسی حکومت کو کہ مجھے ایک بندہ بتائیں جو کرپشن کی بنیاد پر بھرتی ہوا ہو یا جو اقرباء پروری کی بنیاد پر بھرتی ہوا ہو؟ ہاں یہ Criteria ہم نے بنایا تھا جناب سپیکر، کوئی Applicant ہے یا کوئی Candidate ہے، اس کے میٹرک کے نمبروں کو، اس کے ایف اے، ایف ایس سی کے نمبروں کو، اس کے بی اے، بی ایس سی کے نمبروں کو، اس کے ایم اے، ایم ایس سی کے نمبروں کو، اس کے ایم فل کے نمبروں کو، اس کے پی ایچ ڈی کے نمبروں کو اور اس کے گولڈ میڈل کے نمبروں کو ملا کر ہم نے خالصتاً اکیڈمک کی بنیاد پر بھرتیاں کی ہیں، آیا کوئی مجھے بتا سکتا ہے کہ کوئی فرد یا کوئی حکومت کسی Candidate کے اکیڈمکس کے نمبر چینج کر سکتا ہے جناب سپیکر؟ نہیں،

یہ سو نمبر جو بوگس، جعلی ٹیسٹنگ ایجنسیز کو انہوں نے اختیار دیا ہے، لوگ جا کر سفارشیں کرتے ہیں، لوگ جا کر پیسے دیتے ہیں، آگے پیچھے ہو رہے ہیں جناب سپیکر، جناب سپیکر، ٹیسٹ کے نمبر نہیں ہونے چاہئیں۔ اگر ٹیسٹ ضروری ہے تو صحیح حکومتی ٹیسٹ لائیں لیکن ٹیسٹ کے نمبر نہیں ہونے چاہیئں جناب سپیکر، یہ ہمیں بتایا جائے جب ہم چوکیدار بھرتی کرتے ہیں تو اس کا ٹیسٹ ضرور لیتے ہیں تاکہ وہ Psyche case تو نہیں ہے، وہ Mentally صحیح ہے کہ صحیح نہیں ہے؟ ٹیسٹ ہونا چاہیئے جناب سپیکر، انٹرویو ہونا چاہیئے لیکن ایک نمبر نہیں ہونا چاہیئے جناب سپیکر، میں صرف ایک ایجنسی کا نام لے رہا ہوں جس کا نام ہے NTS، پچھلے تین سال میں صرف NTS نے اسی صوبے کے غریب بچوں اور بچیوں سے 55 ارب روپیہ Collect کیا ہے جناب سپیکر، یہ مک مکا نہیں ہے؟ جناب سپیکر، یہ ایجنسی کس کی ہے، باقی ایجنسیز کس کی ہیں؟ تیسری ایجنسی کس کی ہے؟ چوتھی ٹیسٹنگ ایجنسی کس کی ہے؟ یہ بھی بتایا جائے اور اس کی انکوائری ہونی چاہیئے جناب سپیکر کہ یہ ایجنسیاں کس کی ہیں، کس کی ملکیت ہیں، کس کی Ownership ہے، کس کی پارٹنرشپ ہے جناب سپیکر؟ کرپشن کا جو ماحول گرم ہوا ہے جناب سپیکر، اس کو پوچھنا چاہیئے، احتسابی ادارے تو نہیں پوچھ رہے ہیں، اسی حکومت نے احتساب کمیشن بنایا تھا، وہ احتساب کمیشن بلین ٹری سونامی نے، مالم جبہ نے، ٹیسٹنگ ایجنسیز نے، ٹیڈو نے مل کر اسی پی ٹی آئی کے احتساب کمیشن کو ہڑپ کر لیا جناب سپیکر، اگل دیا جناب سپیکر، ختم ہو گیا جناب سپیکر، تو آج ہم ضرور، چونکہ قومی ادارہ ہے، ضرور ان سے یہ مطالبہ کریں گے جناب سپیکر کہ ان ٹیسٹنگ ایجنسیز کی کرپشن کو نوٹ کیا جائے، اس کی انکوائری کی جائے، پوچھا جائے، حکومت سے بھی یہی التجاء اور مطالبہ ہو گا جناب سپیکر کہ آپ نے ٹیسٹ اگر رکھنا ہے، ایک نمبر ٹیسٹ کا نہ رکھیں جناب سپیکر، یہ اس صوبے کے غریب بچوں اور بچیوں کے ساتھ زیادتی ہے جناب سپیکر، ہنڈرڈ پرسنٹ آپ ٹیچرز کی اپوائنٹمنٹ جو ہے وہ اکیڈمک پر رکھیں تو میرے خیال میں نہ Nepotism ہو گی اور نہ کرپشن کے راستے جو ہیں جناب سپیکر وہ کھلیں گے۔ جناب سپیکر! عوامی نیشنل پارٹی نے اسی صوبے میں "روخانہ پختونخوا" کا انعقاد کیا تھا، آج آٹھواں سال ہے کہ ہم حکومت میں نہیں ہیں، میں پھر بھی حکومت کو چیلنج کرتا ہوں کہ آپ اٹھائیں "روخانہ پختونخوا" کی کرپشن، مجھے بتائیں۔ انہوں نے 2013 میں واؤچر سکیم شروع کی ہے جناب سپیکر، مجھے امید ہے ان شاء اللہ کہ میرا ایماندار منسٹر اٹھے گا اور وہ خود کہے گا کہ وہ واؤچر سکیم کروڑوں روپیہ کی کرپشن کی نذر ہو گئی ہے۔ ابھی مجھے نہیں معلوم کہ وہ واؤچر سکیم چل رہی ہے کہ وہ بند ہو رہی ہے؟ تمام پرائیویٹ تعلیمی اداروں کو وہ پینڈنگ،

وہ جو Liability انہوں نے طے کی ہے کہ نہیں کی ہے؟ سٹینڈنگ کمیٹیوں میں ہم نے دس اجلاس کئے ہیں جناب سپیکر، ایک ارب سے زائد، ایک ارب سے زائد کرپشن کا شکار، اس Duplication کی کیا ضرورت تھی؟ اس حکومت کو کیوں اسی چیز میں دلچسپی ہے کہ جو پروگرام خواہ کسی حکومت نے ماضی میں شروع کیا ہو جناب سپیکر، ان کو جاری رکھنا چاہیئے، اگر وہ صوبے کے مفاد میں ہو لیکن واؤچر سکیم انہوں نے شروع کی، "روخانہ پختونخوا" پروگرام ہم نے شروع کیا تھا، ان کی وہ واؤچر سکیم جو ہے وہ Duplication تھی، وہ Closed ہو گئی ہے کرپشن کی وجہ سے اور ہمارا "روخانہ پختونخوا" پروگرام وہ آگے چلنے نہیں دے رہے ہیں جناب سپیکر، "ستوری د پختونخوا" پروگرام جو ہم نے شروع کیا تھا، انہوں نے نام چینج کر دیا ہے جناب سپیکر، ایسا نہیں ہونا چاہیئے جناب سپیکر، "ستوری پختونخوا" تو وہ پروگرام تھا یعنی سرکاری اداروں پر Parents کا اور طلباء کا اعتماد بحال رکھنا تھا جناب سپیکر، ہر ایک بورڈ سے بیس ٹاپ پوزیشن ہولڈرز، آرٹس میں اور سائنس میں، ان کو ہم ماہانہ وظیفہ دیا کرتے تھے جناب سپیکر، مجھے امید ہے کہ ان شاء اللہ یہ حکومت اسی پروگرام کو جناب سپیکر جاری رکھے گی۔ عوامی نیشنل پارٹی نے "نوے سحر لیپ ٹاپ سکیم" شروع کی تھی جناب سپیکر، ظاہر ہے ہمارا صوبہ دہشتگردی کا مارا ہوا صوبہ ہے، ہماری معیشت تباہ ہے، ہمارے تمام کاروباری جو ادارے ہیں یا جو ہماری Activities ہیں جناب سپیکر، وہ ماند پڑ گئی ہیں جناب سپیکر، انہی غریب لوگوں کو اٹھانے کے لئے ہم نے "نوے سحر لیپ ٹاپ پروگرام" کا آغاز کیا تھا جناب سپیکر، اسی حکومت نے آ کے یعنی میں یہ نہیں کہتا ہوں کہ 2018 کی حکومت نے، 2013 میں بھی ان لوگوں کی حکومت بنی تھی جناب سپیکر، انہوں نے آ کے وہ پروگرام جناب سپیکر بند کر دیئے۔ جناب سپیکر، پچھلے آٹھ سال میں مجھے پی ٹی آئی کے ایم پی ایز بتائیں کہ ان کے حلقوں میں کتنے پرائمری سکول بنے، کتنے مڈل سکول بنے، کتنے ہائر سیکنڈری سکول بنے، کتنے سکولوں میں بنیادی سہولیات پی ٹی آئی کی حکومت نے پہنچائی ہیں؟ انہوں نے آ کے دو ہزار سے زائد مکتب سکولز جناب سپیکر بند کئے ہیں، مکتب سکول وہ سکول ہوتے ہیں جناب سپیکر، جو ہر محلے میں ہوتے ہیں، مسجد میں ہوتے ہیں، جو چھوٹے چھوٹے بچے ہوتے ہیں جو آدھا کلو میٹر اور کلو میٹر سفر نہیں کر سکتے ہیں جناب سپیکر، دو ہزار سے زائد مکتب سکول انہوں نے Close کر دیئے جناب سپیکر، ہم ان کو ریکویسٹ کرنا چاہتے ہیں، حالت ان کی کیا ہے جناب سپیکر، یہ ان کی بجٹ بک ہے، ان کی بجٹ بک ہے، میں تھوڑا سا سکیموں کا ذکر کر لوں گا، ایک سکیم میں انہوں نے کہا ہے کہ Reconstruction of Three Hundred Government Schools,

Hundred Primaries, Hundred Middle, Hundred Highاور اس کی ٹوٹل کاسٹ جو ہے سات ہزار 700 ملین ہے ٹوٹل کاسٹ، میں مالی حالت کی بات بتا رہا ہوں جناب سپیکر، کہ ایک طرف یہ لوگ مکتب سکولز بند کر رہے ہیں، دوسری طرف جناب سپیکر ان کی مالی حالت پوزیشن کیا ہے کہ ایک سکیم کی اگر سات ہزار 700 ملین لاگت ہے، اس کی ایک سال میں ایلوکیشن جناب سپیکر وہ پچاس ملین ہے، Calculate کر لیں کہ اس ایک سکیم نے ساٹھ سال میں مکمل ہونا ہے ساٹھ سال میں، جناب سپیکر، یہ ایک سکیم کی بات ہے جناب سپیکر، ان کو سوچنا چاہیئے۔ اسی طرح میں باقی سکیمز کی بھی آپ کو ذکر کر لوں جناب، اس میں تو ٹائم لگے گا لیکن مالی حالت اسی صوبے کی یہی ہے، پھر کیا ضرورت ہے کہ جو سسٹم چل رہا ہے جو دو ہزار مکتب سکولز چل رہے ہیں، اگر آپ نئے سکول بنا نہیں سکتے ہیں، آپ کے پاس پیسہ نہیں ہے، صوبہ اس پوزیشن میں نہیں ہے جناب سپیکر کہ ان کو نہیں کرنا چاہیئے اور یہ جناب سپیکر، ان کو اپنے ان تمام فیصلوں پہ جناب سپیکر سوچنا چاہیئے۔ جناب سپیکر، عوامی نیشنل پارٹی نے ساری دنیا کی تاریخ آپ اٹھائیں، ساری دنیا میں ایسی ریاست نہیں ہے جہاں اپنے بچوں اور بچیوں کو مادری زبان کے علاوہ کسی اور زبان میں پڑھایا جاتا ہے یا سکھایا جاتا ہے، ہم نہیں سمجھتے، ہم نے، عوامی نیشنل پارٹی نے Regional Languages Authority بنائی، جب ہم مادری زبان کی بات کرتے ہیں، صرف پشتو کی بات نہیں کرتے ہیں، ہم ہندکو کی بات کرتے ہیں، ہم کوہاٹ کی بھی بات کرتے ہیں جناب سپیکر، ہم صوبے میں جتنی Regional languages ہیں ان تمام Languages کے لئے جناب سپیکر، ہم نے Regional Languages Authority بنائی، یعنی جن جن Regional languages کا وہ گرائمر نہیں تھا قاعدہ نہیں تھا جناب سپیکر، ہم نے چالیس رکنی کمیٹی بنائی تھی، انہوں نے ان تمام زبانوں کے قاعدے پہ کام کیا، ان کے گرائمر پہ کام کیا اور ہم نے ان تمام مادری زبانوں کو سرکاری حیثیت دی جناب سپیکر، انہوں نے آ کے دوبارہ تعلیم کو پرائی زبان میں لاگو کرنے کی کوشش کر دی جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، ہمیں بتایا جائے کہ صوبے میں کتنے جو یہ رائج تھے، جو Regional Institutes of Teaching Education ہیں جناب سپیکر، وہ کیوں غیر فعال ہیں جناب سپیکر؟ ہمیں یہ بتایا جائے، ہم نے یہ بھی سنا ہے کہ صوبے میں جو 23 RITE یہ تو ٹیچرز ٹریننگ کے لئے ہیں جناب سپیکر، ان کو نہ صرف غیر فعال کر دیا گیا ہے بلکہ ابھی ہمارے علم میں آیا ہے کہ ان تمام اداروں کو جناب سپیکر، یہ لوگ Close کر رہے ہیں۔ جناب سپیکر، ابھی اسی گورنمنٹ کے دو سال نہیں ہوئے لیکن اب بھی ہم یہ سن رہے ہیں، ہر دفعہ ایجوکیشن کا منسٹر چینج کیا جا

رہا ہے، چینج کیا جارہا ہے جناب سپیکر، یہ تو ایک وژن کے ساتھ آئے تھے، ہم یہی سنتے تھے جناب سپیکر کہ پوری ٹیم کے ساتھ آئے ہیں، ہم یہی سنتے تھے جناب سپیکر صاحب کہ یہ پوری تیاری کے ساتھ آئے ہیں، ہمیں یہی پڑھایا اور سنایا جاتا تھا اور ہمیں یہ کہا جاتا تھا جناب سپیکر کہ ہم نے پوری پلاننگ کی ہے، پوری تیاری کی ہے، عوام کے مسائل کا ادراک ہے، نشاندہی ہے، اس کا حل ہے جناب سپیکر، حالت جناب سپیکر، ابھی ان کی یہ ہو گئی ہے، دیکھا جائے جناب سپیکر، ہم یہی کہنا چاہتے ہیں جناب سپیکر، کبھی آ جاؤں تو سکولوں پہ سکولوں کے جو بورڈز ہوں گے۔ ان پہ جو مونوگرام ہوں گے وہ انتہائی متنازعہ مونوگرام لگائیں گے جناب سپیکر، کیا ہم پوچھ سکتے ہیں کہ جو این جی اوز جو مالیاتی اداروں نے ہمارے صوبے میں تعلیم کی مد میں جو اربوں روپیہ دیا، انہوں نے پی سی میں اور باقی بڑے بڑے قیمتی اور مہنگے ترین کرایوں پہ یہ جو دفاتر لئے ہیں، یہ بتایا جائے کہ آیا یہ کٹوتی اسی گرانٹ ان ایڈ سے ہو گی یا ڈائریکٹ ان اداروں نے یہاں پہ آ کے اپنے خرچے سے اتنے اتنے مہنگے ترین جگہوں پہ آفیسز لئے ہیں اور اپنے Employees جناب سپیکر، وہ انہوں نے Hire کئے ہیں جناب سپیکر، میں اتنا ٹائم لینا نہیں چاہ رہا جناب سپیکر، جتنے ہمارے ماڈل سکولز تھے، ان کا نام چینج کر دیا ہے، جندول میں ہم نے باچا خان ماڈل سکول بنایا، اب کم از کم جو وزیر صاحب میرے سامنے کھڑے ہیں، وہ اسی صوبے کے خاندانی بندے ہیں، ظاہر ہے ہم احترام رکھتے ہیں ہر ایک فرد کا، لیکن اس خاندان کا تو ہم سارے احترام کرتے ہیں جناب سپیکر، اب باچا خان کو کوئی، یعنی ان کو جاننا چاہیئے، باچا خان نے اس زمانے میں، انگریز کے زمانے میں بغیر حکومتی اور ریاستی امداد کے اسی صوبے میں 117 سکول کھولے تھے جناب سپیکر، 117، 117 سکولز کے لئے انہوں نے ڈونرز تلاش کئے تھے، وہ Donate کرتے تھے، ٹیچرز Hire کئے تھے جناب سپیکر، باچا خان اور خدائی خدمت گاروں نے Curriculum خود بنایا تھا اور صرف Curriculum نہیں تھا، Co-curriculum بنایا تھا، اس وقت کے باچا خان سکولوں میں جو ڈرامے ہوا کرتے تھے جناب سپیکر وہ مثالی ڈرامے تھے جناب سپیکر، جناب سپیکر، کم از کم ایک انسان نے آزادی کی تحریک میں اتنی قربانیاں دی ہوں، اسی مٹی میں اور اسی سرزمین میں تعلیم اور شعور پھیلانے کے لئے، تعلیم اور شعور بہم پہنچانے کے لئے انگریز کے زمانے میں اپنی جائیدادیں، ان کی ضبط ہوئیں جناب سپیکر، 37 سال انہوں نے جیل کاٹی جناب سپیکر، وہ نظر بند رہے جناب سپیکر، انہوں نے ساری زندگی اسی قوم کے لئے وقف کی ہے، مجھے یہ سمجھ نہیں آ رہی ہے کہ حکومت کس ہاتھ سے اور کس

منہ سے اس عظیم ہستی کے نام کے ماڈل سکولوں کے نام جناب سپیکر وہ چینج کر رہی ہے؟ جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بابک صاحب، کہ لږ شارټ کړئ ځکه چې جمعه ورځ هم ده، ټول ممبران به خبرے کوی جی۔

جناب سردار حسین: اوکے جی، جناب سپیکر، میں وائنڈاپ کرتا ہوں، میں ریکویسٹ کرتا ہوں جناب سپیکر کہ یہ وہ صوبہ ہے، جہاں پہ ریاستی سطح پہ، ریاستی سطح پہ ہمارے Curriculum کے ساتھ کھلواڑ کیا گیا تھا، افغانستان میں روس کو شکست دینے کے لئے امریکہ کی ایماء پہ میرے اس بد قسمت صوبے کے Curriculum کے ساتھ کھلواڑ کھیلا گیا تھا اور ہمارے بچوں اور بچیوں کو یہ تعلیم دے دی جا رہی تھی کہ ایک کلاشنکوف جمع ایک کلاشنکوف Equal to two kalashnikov، جناب سپیکر، یہ وہ صوبہ ہے، ہم نے جناب سپیکر، اپنے Curriculum کو Revise کرنا ہے جناب سپیکر، Revisit کرنا ہے جناب سپیکر، ہم نے اپنے نصاب کو خالصتاً اپنے معاشرے کے، اپنی دینی، اپنی سیاسی اور اپنے تاریخی حوالے سے جو خیانت ہے، جو خیانت تھی، ہم سب نے مل کے اس Curriculum کو ان شاءاللہ بنانا ہے۔ مجھے امید ہے، تعلیم کے حوالے سے میں یقین دلاتا ہوں حکومت کو کہ کوئی اپوزیشن نہیں ہے لیکن یہ جو جندول کا سکول بند پڑا ہے جناب سپیکر، میرے گاؤں میں باچا خان ماڈل سکول ہم نے بنایا ہے ڈونرز کی مدد سے، صوبے کا ایک آنا نہیں ہے جناب سپیکر، پچھلے نو مہینوں سے ان کی تنخواہیں بند ہیں جناب سپیکر، پچھلے نو مہینوں سے، پچھلے تین سال سے اس کی چادر دیواری گر گئی ہے جناب سپیکر، میں دو دفعہ یہاں بولا ہوں لیکن ہمارے پاس تعلیم کے لئے کوئی رقم ہی نہیں ہے، ہماری ترجیحات میں تعلیم شامل ہی نہیں ہے جناب سپیکر، جناب سپیکر، اس طرح نہیں چلے گا، اس طرح نہیں چل سکتا جناب سپیکر، صوبے کو مالی دشواری ضرور ہے، مالی مشکل ضرور ہے جناب سپیکر، گلہ تو تب ہوتا جب صوبے کے معاملات میں اپوزیشن، میں یقین دلاتا ہوں کہ حکومت سے ہم دو قدم آگے ہوں گے صوبے کے ایشوز کے حوالے سے کہ ان لوگوں کو کیا مسئلہ ہے؟ ان کو آگے آنا چاہئیے، ان کے پاس CCI کا فورم ہے، ان کی مرکزی حکومت ہے، ہم ان کے ساتھ ہیں جناب سپیکر، ان کو پوچھنا بھی چاہئیے اور ان کو ضرور ان تمام مشکلات اور ان تمام مسائل پہ جناب سپیکر ضرور ان کو سوچنا بھی چاہئیے اور ان کا حل بھی جناب سپیکر نکالنا چاہئیے۔ جناب سپیکر، میں صرف ایک منٹ اضافی لیتا ہوں، آج میرے صوبے کی تمام یونیورسٹیاں مالی طور پہ دیوالیہ ہو گئی ہیں، آج میرے صوبے کی سولہ

یونیورسٹیاں، وائس چانسلرز اور پرو وائس چانسلر کی آج آسامیاں خالی ہیں جناب سپیکر، آج ہماری یونیورسٹیوں کو بدنام کیا جارہا ہے جناب سپیکر، یہ ان کو کریڈٹ جاتا ہے کہ خان عبدالولی خان یونیورسٹی پاکستان میں ریکنگ کے حوالے سے فرسٹ پوزیشن پہ جناب سپیکر آئی ہے، یہ کریڈٹ اسی حکومت کا بھی ہے اور یہ سارے صوبے کا کریڈٹ ہے جناب سپیکر، جناب سپیکر، ان کو ضرور، ضرور اپنی سیاسی وابستگی سے نکلنا ہوگا اور اپنے صوبے کی مشکلات کو جناب سپیکر دیکھنا ہوگا تب جاکے ہمارے صوبے کے یہ مسائل حل ہوں گے۔ تھینک یو ویری مچ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار یوسف صاحب، سردار یوسف صاحب کا مائیک کھولیں۔

سردار محمد یوسف زمان: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، اس سے پہلے کہ میں تعلیمی حالت پر بحث میں حصہ لوں، آپ کی وساطت سے ایک اہم مسئلے کی طرف حکومت کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ حالیہ جو بارشیں ہوئی تھیں، ان بارشوں کی وجہ سے میں صرف اس سے پہلے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار صاحب، وہی بات ہوتی ہے، پھر ہمارے آنریبل باقی ایم پی ایز کہتے ہیں کہ آپ پارلیمانی لیڈرز کو پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنے کے لئے دے دیتے ہیں اور ہمیں نہیں دیتے۔

سردار محمد یوسف زمان: میں نے اسی۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ، ایک منٹ، آپ اس پہ بات کریں تعلیم پہ، اس کے بعد پوائنٹ آف آرڈر کر لیں دوسری بات، جی شکریہ جی۔

سردار محمد یوسف زمان: Right, right, thank you, ji جناب سپیکر، شکریہ۔ جناب سپیکر، یہ جو ایک اہم مسئلہ جس حوالے سے آج اس اسمبلی میں بات ہو رہی ہے اور تعلیم وہ بنیادی ضرورت ہے جہاں قومیں ترقی بھی کرتی ہیں، ملک ترقی کرتا ہے اور علاقے ترقی کرتے ہیں، بنیادی جو چیز ہے وہ تعلیم ہے اور اسی وجہ سے اس حوالے سے اپوزیشن کے ایجنڈے میں یہ جو ٹاپک شامل کیا ہے اس کا مقصد ہی یہی تھا کہ صوبائی حکومتوں کی ذمہ داری ہے، اٹھارہویں ترمیم کے بعد جو کہ Wholly solely ذمہ داری ایجوکیشن ہے یا ہیلتھ ہے یا باقی محکمے ہیں، یہ صوبوں کو چلی گئی، اس کو خوش قسمتی سمجھیں بد قسمتی سمجھیں، میرا اپنا پوائنٹ آف ویو میرا ذاتی ہو سکتا ہے، شاید اس وقت تک جو اٹھارہویں ترمیم جو لوگ لارہے تھے، انہوں نے ملک کے یا علاقوں کے مفاد میں یہ فیصلہ کیا ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ اس وجہ سے یہاں آج تک جو تعلیم ہی کی۔ ایجوکیشن کی وجہ سے اصلاحات نہیں ہو سکیں اور پورے ملک میں جو اصلاحات

ہونی چاہئیں تھیں وہ نہیں ہو سکیں۔ بالآخر آج کل میں سن رہا ہوں کہ ان کے مرکزی جو وزیر تعلیم ہیں وہ بڑا ڈھنڈورا بھی یہ کر رہے ہیں، یکساں نظام تعلیم، یکساں نصاب تعلیم، اس حوالے سے بات کر رہے ہیں، اللہ کرے اگر وہ اس پر پورے اتر سکیں اور اللہ کرے کہ یہ نظام جو پوری قوم کے لئے ایک ہو اور نصاب بھی پوری قوم کے لئے ایک ہو تو یہ بڑی خوشی کی بات ہو گی لیکن یہ تجربہ ہی ہو رہا ہے جناب سپیکر، تعلیم کے حوالے سے بھی، پہلا تجربہ یہ ہوا کہ اٹھارہویں ترمیم کے ذریعے صوبوں کو دے دی گئی کہ وہاں کی مقامی زبانیں بھی اس میں شامل کی جائیں، اس کے لئے پہلے کوئی تیاری نہیں کی، کوئی اس کا اہتمام نہیں کیا کہ کس قسم کا نصاب ہو گا اور کیا اس میں چیزیں شامل ہوں گی؟ لیکن Devolve کر کے یہ صوبوں کو اختیارات تو دے دیئے، اب جو نصاب ہے خیبر پختونخوا کا، پنجاب کا، سندھ کا، بلوچستان کا مختلف اور اس حوالے سے جو ایک پاکستانی قوم کو پاکستانی قوم بننا چاہیئے تھا وہ شاید ابھی تک نہیں، پاکستانی کی حیثیت سے اس کی پہچان نہیں ہو سکی۔ ہم تو پہلے بھی تھے، پختون بھی ہیں، پنجابی بھی ہیں، سندھی بھی ہیں، بلوچی بھی ہیں لیکن 73 سال میں ہم پاکستانی نہیں بن سکے اور اس کی بہت ساری وجوہات ہیں، ہر حکومت آتی ہے وہ اپنی منشا اور مقصد کے مطابق وہ جو اصلاحات کے نام پر جو تبدیلیاں لاتی ہے جس سے ملک اور قوم کو نقصان بھی ہوتا ہے اور فائدہ بھی ہوتا ہے لیکن یہ ایک علیٰحدہ بحث ہے جس پر کسی وقت اگر بات کی جائے، اس فورم پر بات کی جائے جہاں اس کی ضرورت ہے لیکن اس وقت جو صوبے میں صورتحال ہے، ابھی سردار حسین بابک صاحب نے بڑی تفصیلاً بات کی ہے جو جتنی بھی ایجنسیاں ٹیسٹ وغیرہ لیتی ہیں، ظلم تو یہ ہے کہ وہ بھی پوری اس معیار پر نہیں اتر سکیں اور وہاں پر بھی کرپشن ہی کا آغاز ہو گیا، جس کرپشن کو روکنے کے لئے اگر محکمہ تعلیم ہی میں کرپشن کا آغاز کیا جائے تو باقی آپ خود سوچ سکتے ہیں کہ کس میدان میں، کس فورم، کسی اور شعبے میں کس طریقے سے کرپشن کو روکا جا سکتا ہے؟ جب بچہ سکول میں تعلیم حاصل کرتا ہے، کالج میں ایک صاف شفاف اعتماد کے ساتھ جاتا ہے تو وہ بڑے سہانے خواب دیکھتا ہے لیکن جب Practically جس وقت وہ نوکریوں کے لئے پھرتا ہے اور وہ جو اس کی تعلیمی صلاحیت ہے وہ اس کے مطابق اپنا حق رکھتا ہے کہ اسے اس کے مطابق سروس مل سکے لیکن بدقسمتی سے وہاں پر بھی اگر اس طرح کی ایجنسیاں بنا کر اور ٹیسٹ وغیرہ لے کر، نمبر دے کر اگر ان کو نوکریاں دی جاتی ہیں اور پوسٹیں دی جاتی ہیں تو یہ بہت بڑا ظلم اور زیادتی ہے۔ باقی اس طرح کی جتنی بھی ایجنسیاں ہیں، انہوں نے جو ایک ذریعہ پیدا کیا ہوا ہے، آپ کے سامنے ہمارے سامنے بھی ہے، اس پر حکومت کی ذمہ داری بنتی ہے کہ اس پر نوٹس بھی لے اور اس کی اصلاح کے

لئے کام کرے۔ جناب سپیکر، میں مزید تفصیل میں نہیں جانا چاہتا، Repetition بھی نہیں ہونی چاہیئے لیکن جہاں ایک بنیادی حکومت کی ذمہ داری بنتی ہے کہ جن علاقوں میں سکول نہیں ہیں وہاں سکول بنائے جائیں، منظوری دی جائے اور جہاں پر اگر کمی بیشی کو سکول تعمیر کرنے سے پورا نہیں کیا جا سکتا، وہاں مکتب یا مسجد سکول چلائے جا رہے تھے لیکن اس حکومت نے وہ مسجد اور مکتب سکول بند کئے اور اس سلسلے میں میری سیکرٹری صاحب سے بھی ملاقات ہوئی، منسٹر صاحب سے بھی، تو انہوں نے تو یہ یقین دہانی کرائی کہ دوبارہ وہ کھول دیئے جائیں گے لیکن ابھی تک بھی میرے حلقے میں تقریباً چار ایسے مکتب سکول ہیں وہ نہیں کھولے گئے۔ دوسری بات کہ 2005 کے زلزلے میں، 2005 کا جو زلزلہ تھا اس میں ہزارہ بری طرح متاثر ہوا، پورے ہزارے کا اور خاص طور پر ضلع مانسہرہ میں چودہ سو سکول گرے، چودہ سو سکول ایک ضلع میں گرے اور 2005 سے لیکن آج 2020 ہے، پندرہ سال میں ساڑھے چار سو سکول ابھی تک نہیں بن سکے، یہ ذمہ داری کس کی تھی؟ یہ صوبائی حکومت کی ذمہ داری تھی، پہلی حکومت ہو چاہے یا اب یہ حکومت جو سات سال سے چل رہی ہے، سات سال اس حکومت کے بھی ہو گئے اور ان سات سال میں وہاں پر فیڈرل گورنمنٹ سے جو گرانٹ ملی تھی، اس کے مطابق بھی پانچ سو سکول مکمل ہونے تھے لیکن مکمل وہ پانچ سو سکول بھی نہیں ہوئے، میں یہ بات اس لئے کہنا چاہتا ہوں، جہاں ہم اپنے حلقوں میں جاتے ہیں اور جہاں ضلع میں جاتے ہیں، چھوٹے چھوٹے بچے جہاں پرائمری سکول میں ہیں یا مڈل سکول میں ہیں، وہاں کھلے آسمان کے نیچے وہ بیٹھے ہوئے تعلیم، اور سردیوں میں تو پھر جا ہی نہیں سکتے، تو یہاں سے جب ہم بات کرتے ہیں تو کہتا ہے یہ تو اس وقت ایرا کی Disposal پر تھے، جناب والا، ایرا ایک ادارہ بنا اور زلزلہ کے بعد بنا اور اس کا اپنا جو وقت تھا وہ مکمل کیا، اس کے بعد یہ ذمہ داری تو صوبائی حکومت کی ہے، جو ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ ہے وہ کس سے متعلق ہے؟ لیکن انہوں نے اس کی کوئی پرواہ نہیں کی، اب بھی جب بات کی جاتی ہے، کہتے ہیں یہ تو جی ایرا نے بنانے تھے، بھئی ایرا نے بنانے تھے، اس کے ساتھ پیرا بھی تھا، پیرا تو صوبائی حکومت کا تھا اور اس نے یہ کیوں مکمل نہیں کیا ہے؟ یہ میں ایک ضلع کی بات کرتا ہوں، ضلع مانسہرہ ہے، ایبٹ آباد ہے، بٹگرام ہے، اس کے ساتھ شانگلہ ہے، کوہستان ہے، تورغر ہے، بہت سارے یعنی ابھی تک جو دور دراز جو پہاڑی علاقے ہیں، ان میں سکول نہیں بنے جناب، اس لئے میں تو یہ کہوں گا کہ جو ہمارے ماشاء اللہ ایجوکیشن کے منسٹر ہیں، ان کا تعلق بھی ہزارہ سے ہے، ان کو بھی اچھی طرح علم ہے لیکن اس دفعہ بھی جب ہم ADP میں دیکھتے ہیں تو Reconstruction میں جی ہر حلقے کے لئے میرا خیال ہے ایک

ایک سکول ہے جی، پرائمری یا کوئی ایک مڈل ہے یا کوئی ایک ہائی سکول ہے، اب وہاں پر اگر اس Ratio سے دیکھا جائے تو میرا خیال ہے اگلے پندرہ سال میں بھی وہ سکول نہیں بن سکتے، تو میں یہ گزارش کروں گا کہ جہاں زلزلہ زدہ علاقے تھے یا جس طرح ابھی فاٹا کی بات کی، وہاں پر جہاں دہشتگردی تھی تو وہاں تو بری طرح یہ سکول بھی متاثر ہوئے (تالیاں) وہاں پر ہیلتھ کی جو Facility ہے، وہ بھی متاثر ہوئی ہے، اس کو تو Priority دینی چاہیئے، اس کو تو باقی یعنی جتنے بھی اے ڈی پیز ہیں ان سے ہٹ کر Priority basis پر ان کو مکمل کرنا چاہیئے تھا لیکن ابھی تک اس کو مکمل نہیں کیا جا سکا، مجھے پتہ ہے، یہ بعض ٹائم تو یہی ہو جاتا ہے، آخر میں اٹھ کر کہتے تھے، آپ کا وقت تھا جی، اس وقت نہیں ہوئے، مسلم لیگ کی بات کرتے ہیں، نون کی بات کرتے ہیں لیکن مسلم لیگ (ن) کی حکومت صوبے میں تو نہیں تھی، پچھلے سات سال تحریک انصاف کی حکومت ہے، اس سے پہلے اے این پی کی حکومت، اس سے پہلے ایم ایم اے کی حکومت تھی، ہماری تو پندرہ بیس سال حکومت ہی صوبے کی نہیں رہی، اگر رہی بھی لیکن موجودہ حکومت اس کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ ان علاقوں میں جہاں Need basis پر اگر یہ Facilities کی ضرورت ہے تو ان کو پورا کرنا چاہیئے، تو اس لئے میں یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ خدارا ان علاقوں کو زیادہ ترجیح دی جائے، جس طرح جو میرا حلقہ پی کے۔34 ہے، سیرن ویلی ہے، کونچ ویلی ہے، اس کے ساتھ کاغان ویلی ہے، اس کے ساتھ ہی جو مطلب تناول کا ایریا ہے اور تورغر، باقی ہزارہ، تو ان کے لئے خصوصی گرانٹ دی جائے تاکہ وہ سکول مکمل ہو سکیں اور اس کے ساتھ ہی جہاں پر دور دراز علاقوں میں کیونکہ ٹیچرز یہاں انہوں نے پچھلے دنوں، میں ایک مثال دیتا ہوں، میرے اپنے گاؤں میں جناب سپیکر، جو ہائر سیکنڈری سکول ہے، ہائی سکول، اس کی تقریباً چودہ پوسٹیں خالی رہیں، اب وہاں پر سائنس کا ٹیچر ہی نہیں ہے تو بچے کہاں پڑھیں گے اور اس کے لئے مجھے بڑی خوشی ہوئی، یہاں سے آرڈر بھی ہو گیا کہ تقریباً دس ٹیچرز کا آرڈر ہو گیا لیکن ایک مہینے کے بعد مجھے پتہ چلا ابھی تو سکول کھلے ہی نہیں تھے لیکن سب کی ٹرانسفر کر دی، یہ تو تعلیمی حالت ہے کہ ٹرانسفر/پوسٹنگز بغیر کسی وجہ کے اور کسی کی سفارش پر کر دی جاتی ہے؟ تو یہ ادارے کس طرح چلیں گے، یہ سکول کس طریقے سے چلیں گے، تعلیم بچے کس طریقے سے حاصل کریں گے؟ اور یہ ان علاقوں میں خاص طور پر جو کہ دور دراز Far-flung areas ہیں، ان میں یعنی تعلیم کے لئے جو ٹیچرز ہیں یا لیکچرر ہیں، ان کو یعنی ایسے علاقوں میں بھیج دیا جاتا ہے جہاں ان کو Facilities ہوں جہاں ان کو آرام ہو تو

جہاں حکومت کی ایک ذمہ داری ہے کہ ان اداروں میں، ان سکولوں میں ٹیچرز کی تعیناتی کی جائے اور اس کے لئے ان کو پابند بھی کیا جائے، اس کے ساتھ ہی۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وائنڈاپ کریں جی، وائنڈاپ۔

سردار محمد یوسف زمان: جی جی، میں صرف جو ایک روزمرہ ہمارے سامنے جو واقعات پیش آتے ہیں، میں اس بارے میں بات کر رہا ہوں، باقی تو تعلیمی اصلاحات کے بارے میں بہت لمبی چوڑی بات کرنے کی ضرورت بھی ہے اور کرنی بھی چاہیئے اور صوبے جو اس کے لئے ان کی ذمہ داری بنتی ہے لیکن جو روزمرہ واقعات پیش آتے ہیں، اب جو کورونا کی وجہ سے یہ سارے سکول اور تعلیم متاثر ہوئے، بری طرح متاثر ہوئے لیکن اب جو سکول کھلے ہیں، آپ خود اندازہ لگائیں کہ کل ہی میرا خیال ہے میں ٹی وی پر دیکھ رہا تھا کہ سولہ سکول بند کئے کے پی کے میں، سولہ سکول جو SOPs پر وہ پورے نہیں اتر رہے تھے تو وہ بند کر دیئے، تو یہ حکومت اس کی طرف توجہ نہیں دے رہی تھی، یہ یعنی صرف کے پی کے میں، اس سے بھی زیادہ ہوں گے باقی، اسلام آباد میں ایک تھا، کسی دوسری جگہ ایک تھا لیکن ہمارے صوبے میں سب سے زیادہ سکول بند ہوئے ہیں، تو اس طرف خصوصی توجہ دینی چاہیئے، جو کمی بیشی اگر کورونا کی وجہ سے ہوئی ہے، جو بچے متاثر ہوئے ہیں یا ان کو Facility نہیں ملی تو وہ کمی بیشی حکومت خصوصی توجہ دے کر وہ پوری کر سکتی ہے اور کرنی بھی چاہیئے۔ جناب سپیکر، اس کے ساتھ ہی جو یونیورسٹی کی بات کی ابھی، بڑی اچھی بات ہے، میں یہ پہلے بھی ذکر کر چکا ہوں، اس سے پہلے کئی دفعہ میں حکومت کے نوٹس میں یہ بات لایا ہوں کہ سب کے ساتھ برابری کا سلوک کیا جائے، جہاں ادارہ ہے جہاں سکول ہوں، یہ قومی ادارہ ہے، یہ کسی ایک شخص کے، کسی ایک ایم پی اے، کسی ایک ایم این اے کے نہیں ہیں، جہاں یونیورسٹیوں کی بات آتی ہے تو جہاں پر کسی کو اگر زیادہ سہولت فراہم کی جائے گی، فنڈنگ کی جائے گی، سٹاف دیا جائے گا تو وہاں پر تعلیم بھی زیادہ بہتر طریقے سے دے سکتے ہیں، ہزارہ یونیورسٹی کی ہمارے پاس مثال ہے کہ پچھلے کتنے ہی سال گزرے ہیں لیکن صوبائی حکومت کی طرف سے ہزارہ یونیورسٹی کو کوئی گرانٹ نہیں ملی اور یہ کو نسچن بھی ہوا تھا، اس کے بعد HEC نے جو بھی اگر صوبوں کو یونیورسٹیوں کو اگر گرانٹ دی جاتی ہے، وہ تو سب کو دی جاتی ہے لیکن اس کے برعکس کئی دوسری یونیورسٹیوں کو خصوصی گرانٹ دی گئی ہے لیکن ہزارہ یونیورسٹی کو کیوں محروم رکھا گیا ہے؟ یہ ہزارہ کے ساتھ سلوک ہو رہا ہے، ہم بعض اوقات بات کرتے ہیں، ہم اللہ کے فضل و کرم سے یہ دعوے سے کہہ سکتے ہیں۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شارٹ، شارٹ کریں جی۔

سردار محمد یوسف زمان: کہ ہزارہ کے عوام نے پاکستان کے بنتے وقت بھی، پاکستان کے بعد بھی، اب بھی پاکستان ہی کی حمایت میں ہمیشہ آواز اٹھائی ہے اور بھرپور حصہ لیا ہے لیکن یہ جو سوتیلی ماں جیسا سلوک کیا جاتا ہے یہ کیوں کیا جاتا ہے ؟یہاں پر۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وائنڈاپ کریں جی۔

سردار محمد یوسف زمان: جی، میں کر رہا ہوں جی، یہاں پر یعنی یہ تشویش پائی جاتی ہے ہزارے کے لوگوں میں کہ یہ ساری صورتحال ہمارے سامنے ہوتی ہے اور پھر اس کے بعد اگر ہم کوئی بات کرتے ہیں تو اس حوالے سے یہ بات ہوتی ہے کہ نہیں جی، آپ کو تو بہت ساری پہلے یہ ترقی ہو گئی ہے، کونسی ترقی ہو گئی ہے ؟اگر تھی بھی تو 2005 کے زلزلے کی وجہ سے تباہی بربادی ہوئی ہے جس کی وجہ سے سکول سب سے زیادہ متاثر ہوئے ہیں، اس وجہ سے میری یہ گزارش ہو گی کہ چاہے وہ پرائمری سکول ہے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وائنڈاپ کریں جی، وائنڈاپ کریں جی۔

سردار محمد یوسف زمان: مڈل سکول ہے، ہائی سکول ہے، یونیورسٹی ہے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو جی۔

سردار محمد یوسف زمان: ان میں تعمیر کرنے کے لئے بھی گرانٹ دی جائے اور اس کے ساتھ جو سٹاف ہے وہ بھی تعینات کیا جائے تاکہ وہ سکول صحیح طریقے سے چل سکیں اور اس کے ساتھ ایک بات جو کہ یکساں نصاب تعلیم یا یکساں نظام تعلیم کے لئے میری یہ گزارش ہے کہ ایک ڈیبیٹ رکھی جائے اس اسمبلی میں۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وائنڈاپ کریں جی، اس پہ پہلے بھی آپ بات کر چکے ہیں، وائنڈاپ کریں جی۔۔۔۔۔

سردار محمد یوسف زمان: جی، جی!

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ پہلے بھی یکساں تعلیم پہ بات کر چکے ہیں، وائنڈاپ کریں جی۔

سردار محمد یوسف زمان: جی جی، تو میری بات یہ تھی کہ میری ایک تجویز ہے کہ اس پہ بھی ڈبیٹ رکھی جائے تاکہ ہر شخص کا، ہر ممبر معزز ممبر کا ایک Point of view سامنے آئے اور اس کی سفارشات مرکز کو بھی بھیجی جائیں، اس وقت اگر مرکز بہت سنجیدہ یہ کام لے رہی ہے، سنجید گی ہے تو کم از کم اس حکومت کی طرف سے اس اسمبلی کی طرف سے سفارشات ان کو بھی بھیجی جا سکیں، بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو جی، تھینک یو۔ خوشدل خان صاحب، خوشدل خان صاحب، (قطع کلامیاں) میں پوائنٹ آف آرڈر سب کو دے رہا ہوں، آپ اپنی باری کا، اسی پہ آپ اپنا نام لکھیں جو میں نے نام لکھے ہیں، اس کے اندر آئے گا ایسا نہیں ہوگا۔ جی خوشدل خان صاحب۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: آپ کو میں نے کہا کہ اسمبلی کا اجلاس ختم ہونے کے بعد پھر آپ پوائنٹ آف آرڈر کر لیں، ابھی نہیں ہو سکتا ہے، رولز میں کوئی پروونژن نہیں آپ یہاں Expression نہیں کر سکتے ہیں آپ جاکر باہر کر لیں۔ سپیکر صاحب، بہت بہت شکریہ آپ کا، آج کا جو موضوع ہے سبجیکٹ ہے صوبے کی تعلیمی حالات جو کہ بہت اہمیت کی حامل ہے اور یہ ایک روایت بھی ہے کہ ہر معاشرے، ہر ضلع، ہر صوبے، ہر ملک کے لئے تعلیم لازمی ہے اور اس کے بغیر کوئی معاشرہ ترقی نہیں کر سکتا، نہ کوئی خوشحالی آتی ہے اس کے بغیر اور ہمارا آئین جو 1973 ہے، میں نے تو سپیکر صاحب، یہ دل میں کہا تھا کہ میں آپ کے سامنے نہ کبھی رولز کا حوالہ دوں گا، نہ قانون کا حوالہ دوں گا، نہ آئین کا حوالہ دوں گا، کیونکہ نہ آپ اس پر عمل کرتے ہیں اور نہ ہماری حکومت عمل کرتی ہے لیکن میں مجبوراً چونکہ وکیل بھی ساتھ ہوں، یہ میری ڈیوٹی بنتی ہے کہ میں آئین کو مطلب ہے ریفر کر لوں، قانون کو ریفر کر لوں تاکہ ریکارڈ پر آ جائے۔ ہمارے آئین کے آرٹیکل 25(a)، آرٹیکل 37، آرٹیکل 38، یہ کہہ رہے ہیں، تینوں آرٹیکلز جو آئین کے ہیں یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ ریاست کی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ تمام Citizens کو تعلیم سے نوازا کرے اور اس طرح پھر ہماری تعلیمی بنیاد جو ہوتی ہیں وہ پانچ یہاں پر سیکٹرز ہیں، پرائمری سکول، سیکنڈری سکول، ہائر سیکنڈری سکول، کالج یونیورسٹی اور ایک ہمارے ٹیکنیکل کالجز ہیں، ٹیکنیکل ایجوکیشن اس کو کہہ دیں بے شک، سر، اگر آپ دیکھ لیں، ہماری آزادی کو 74 سال ہونے والے ہیں، 74 سال ہو چکے ہیں لیکن اس زمانے سے لے کر اب تک ہمارے پرائمری سکول کا کیا حال ہے؟ وہی دو کمرے، ایک چوکیدار اور دو ٹیچرز میل یا فیمیل لوگ ہیں اور جہاں بھی ضرورت نہیں ہوتی ہے وہاں پر ہم لگا دیتے ہیں اپنے ووٹرز کو خوش کرنے کے لئے اور اس کا پھر نتیجہ یہ ہے کہ بین الاقوامی سطح پر اگر ہم دیکھ لیں، جو ممالک چاند اور ستاروں پر حکمرانی کرتے ہیں تو انہوں نے تعلیم کو ترجیحات میں شامل کیا ہے، تعلیم اور پھر وہ تعلیم جو پرائمری ہے، آپ اگر امریکہ کا بجٹ لے لیں، انگلینڈ کا بجٹ لے لیں، جرمنی کا بجٹ لیں تو زیادہ تر بجٹ کا حصہ پرائمری ایجوکیشن کی طرف ہوتا ہے، سیکنڈری اور یہ دوسری مطلب بعد میں ہوتی ہے لیکن ہمارے بچوں کو کیونکہ ایک بچے کے دماغ کی مثال ایک سفید کاغذ کی طرح ہوتی ہے اور وہ سفید کاغذ پر آپ جو لکیر کھینچتے ہیں خواہ وہ ٹیڑھی ہو،

سیدھی ہو تو ذہن پر وہ نقش ہو جاتی ہے لیکن افسوس کی بات ہے کہ کسی نے، کسی حکومت نے بھی اس کی طرف کوئی توجہ نہیں دی کہ آیا ہم یہ سب کچھ کس طرح تبدیل کریں گے ؟اس میں کس طرح اصلاحات لائیں گے ؟ پھر یہ ہے کہ ہم تعلیمی ایمرجنسی بھی لگاتے ہیں، ہم اصلاحات کی بات کرتے ہیں لیکن مجھے بتا دیں کہ آخر یہ دو کمرے، دو ٹیچرز، ایک چوکیدار سے کب ہم ہمارے بچوں کا، اور پھر وہ ٹیچر آپ اندازہ لگائیں، اگر وہ شرقپور اور بڈھ بیر میں ایک ٹیچر ہو، یہاں سے جاتی ہے تو ان کو وہ Facilities نہیں ہوتی ہیں ٹرانسپورٹیشن کی کہ وہ وقت پر پہنچ جائیں اور بچوں کے ساتھ ہوں۔ تو سر، جب تک ہم اس کو ترجیحات میں شامل نہیں کریں گے تو ہم ترقی بھی نہیں کر سکتے۔ آتے ہیں سیکنڈری تعلیم پر ہم آتے ہیں، اب بھی میں بتادیتا ہوں کہ ایسے ہائی سکولز ہیں کہ وہاں پر ہیڈماسٹرز نہیں ہیں، ایسے ہائی سکولز ہیں کہ وہاں پر پرنسپل نہیں ہیں، وہاں پر مطلب سائنس ٹیچرز نہیں ہیں، وہاں پر آرٹس کے ٹیچرز نہیں ہوتے ہیں، میں نے تین چار دفعہ Applications لکھی ہیں، لیٹر لکھے ہیں ڈی ای او کے نام پر، ڈائریکٹر کے نام پر، میرے پاس ان کی کاپیاں ہیں کہ ہمارے سکول میں اتنے ٹیچرز کم ہیں، سائنس کے ٹیچرز نہیں ہیں، فزکس کے ٹیچرز نہیں ہیں، بیالوجی کے ٹیچرز نہیں ہیں لیکن اس کی کسی نے وہ کوئی نہیں کیا اور دیکھتے ہیں تو آئے دن بھرتیاں ہوتی ہیں۔ جب ہمارے ہمارے آفیسرز انٹرسٹ نہیں لیتے ہیں، ہماری اتھارٹیز انٹرسٹ نہیں لیتی ہیں تو کس طرح نظام ٹھیک ہوگا؟ اب آجایئے یونیورسٹیوں کی طرف میں آرہا ہوں۔ پہلے بھی میں نے اس پر کال اٹنشن پیش کیا تھا، چھ یونیورسٹیز اب بھی مستقل وائس چانسلر کے بغیر ہیں، کیا جب ایک کانسٹی ٹیوٹ کا سربراہ نہیں ہوتا ہے، جب مستقل طور پر ان کی تقرری نہیں ہوتی ہے تو اس انسٹی ٹیوشن کا کیا حال ہوگا؟ اور پھر وہاں ان کے رجسٹرار کو دیکھیں، وہ جونیئر آدمی کام کرتے ہیں، رجسٹرار ہوتے نہیں ہیں، کنٹرولر نہیں ہوتے ہیں، وہ جونیئر لوگ کام کرتے ہیں، آپ سلیکشن نہیں کرتے ہیں، یہ یہاں پر مجھے جواب میں کہا تھا یہاں خلیق الرحمان صاحب نے کہ ہم نے شروع کیا ہے، میں ان سے پوچھتا ہوں کہ وائس چانسلر کا جو Tenure ہوتا ہے، Tenure کی اپوائنٹمنٹ ہوتی ہے اور آپ کو پتہ ہے کہ ان کا Tenure فلاں، مطلب ہے سال میں فلاں مہینے کو ختم ہو رہا ہے تو آپ کی ڈیوٹی بنتی ہے، یہ آپ کی ایجوکیشن کی ڈیوٹی بنتی ہے کہ آپ اس سے پہلے چھ مہینے وہ پراسیس شروع کریں تاکہ تاریخ آتے ہی آپ کا وائس چانسلر کھڑا ہو۔ میں نے اس سے کہا کہ اب بھی ہمارے جو ڈائریکٹر کالجز ہیں، اب بھی وہ پوسٹ خالی ہے اس پر ایک جونیئر کام کرتا ہے، تو کیا، وہ ہم پھر کس طرح کہتے ہیں کہ ہم نے اصلاحات لائی ہیں؟ ہم پھر ترقی کرتے ہیں، ہم صرف

یہ کہتے ہیں کاغذات میں کہ کبھی بی اے کو ختم کرتے ہیں، بی ایس سی کو ختم کرتے ہیں، اس کی جگہ پر بی ایس لاتے ہیں، اس کی جگہ پر بی ایس لاتے ہیں لیکن حالات وہی ہوتے ہیں اور ہمارے وہ سٹوڈنٹس کنفیوزڈ ہو جاتے ہیں۔ جناب عالی، میں آتا ہوں فنی تعلیم، ٹیکنیکل پر، وہ تو ہم نے ایئر فورس کو گروی دیا ہے، اس کا تو بیڑا غرق ہو چکا ہے، اب پریویس گورنمنٹ میں اس کا ایکٹ پاس کر لیا ہے اور ہمارے ٹیکنیکل جتنے بھی انسٹی ٹیوشنز ہیں، ان میں کالجز ہیں، اب وہ ایئر فورس کے کمانڈر چلاتے ہیں، کیا ہم میں اتنی بھی وہ نہیں ہے، صلاحیت نہیں ہے، کیا ہم ہر ایک ادارے ان کے حوالے کرتے ہیں، کیا یہ ہمارے جو اتنے آفیسرز ہیں، اتنے قابل لوگ ہیں، ہمارے صوبے میں قابل لوگ نہیں ہیں، یہ بھی نہیں کہ ہمارے صوبے میں قابل آفیسرز نہیں ہیں؟ لیکن اس کو آپ موقع نہیں دیتے، میں آپ کو مثال پیش کرتا ہوں، پریویس حکومت نے مطلب یہاں پی ٹی سی کے لئے، یہاں سی ٹی کے لئے، بی ایڈ کے لئے پروفیشنل کوالیفکیشن ہوا کرتی تھی رولز میں، پریویس حکومت نے اس میں ترمیم کر کے پالیسی بنائی کہ اس کو ختم کر دیا اور Appointments اکیڈمک پر کی ہیں، کیا جن لوگوں نے بی اے، بی ایڈ کیا ہے، جنہوں نے ایم ایڈ کیا تھا، جنہوں نے پی ٹی سی کی ٹریننگ کی تھی، تو وہ کہاں گئے؟

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: خوشدل خان صاحب، وائنڈ اپ کړئ جی۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈووکیٹ</u>: تو جناب، مطلب ہے۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: وائنڈ اپ کړئ جی۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈووکیٹ</u>: ګوره، بہر حال Anyhow میں اس کو ختم کروں گا، جیسے آپ کی مرضی ہے لیکن میں آپ کو مثال دیتا ہوں، یہ منسٹر صاحب تشریف فرما ہیں، اس حکومت کی ترجیحات میں دیکھیں، میں آپ کے نوٹس میں سر، بات لارہا ہوں، 18-2017 میں گورنمنٹ ہائی سکول ارمڑ بالا جو کہ اشتیاق ارمڑ کا گاؤں بھی ہے، ان کا حلقہ بھی رہ چکا ہے، اب میرے حلقے میں ہے، Reconstruction میں اس کو ڈالا گیا تھا جو Old dilapidated construction تھی، اس کو Demolish کیا ہے لیکن ابھی تک سر، ابھی وہ نہیں بن سکا، اب فنڈ نہیں ہے، کیا نہیں ہے؟ مطلب ہے آپ اس کا پوچھ لیں، میں دو تین مہینے پہلے گیا تھا، بچے صحن میں میٹرک کے اور نہم کلاس کے بچے صحن میں، کیا یہ مقابلہ کر سکتے ہیں؟ کورونا سے پہلے میں گیا تھا، کیا ہم پھر ان لوگوں کے ساتھ مقابلہ کر سکتے ہیں؟ تو سر، ہمیں چاہیئے کہ ہم

تعلیم کی طرف توجہ دے دیں، بچوں کی خاطر پرائمری تعلیم پر دے دیں کیونکہ اس سے ہمارا معاشرہ بڑھ کر مقابلہ کر سکتا ہے۔ تھینک یو، سر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو جی، نثار مہمند صاحب!

جناب نثار احمد: شکریه سپیکر صاحب، د تعلیم په حواله باندې چې مونږه دعوې کوؤ چې تعلیم زمونږه اولین ترجیح ده خو په هغې کښې مونږ دومره په وروستو روان یو چې د ټولو نه اول خو زه د دې خبرې ډیر وضاحت غوښتل غواړمه چې د Covid-19په حواله باندې چې کله آن لائن کلاسز وو او کلاسز کیډل نو د ایکس فاټا پینځلس زره سټوډنټس د ټهرې جی، فور جی په وجه باندې د آن لائن کلاسز نه پاتې شو او اوس چې کله سکولونه او یونیورسټیانې او کالجونه کهلاؤ شو، هلته ټیسټونه شروع دی، هغه تاسو ماله جواب راکړئ چې آیا هغوی به هغه ټیسټونه پاس کړې شی که به نه کړې شی؟ ځکه چې هغوی فیل شو، دا یو ډیر لوئې ظلم په دې حواله باندې د ایکس فاټا سره دا اوشو۔ زما په ضلع کښې یو د جینکو ډګری کالج دے، د هغې صورتحال دا دے چې هغې هاسټل کښې، د هغې هاسټل چې دے ټی ایم اے اخوت، صدائے امن، سی این ایف سی، هغوی راغلل او هغوی قبضه کړے دے، زمونږ ټیچرانې Out of college hostel هغه په پردو کورونو کښې پاتې کیږی، لیچکرانې، ځومره لویه مسئله ده، بیا د هغې سره Related په دغه کالج کښې په دغه هاسټل کښې د هغوی کلاس فور نشته، هغه ئې هم ورته نه دی ورکړی۔ دغسې هاسټل جوړ دے په 2004کښې حکومت زمکه اخستې وه او په 2011-12کښې جوړ شوے دے، تر اوسه پورې هغې کښې کلاس فور نشته دے او د هغې سره سره په دغه کالج کښې ځوار لس کلاس فور دی، ځوار لس کلاس فورو کښې دغې ته، د هغوی تنخواه، د ځوار لس کلاس فورو تنخواه تر د اوسه پورې زه پرون هم هائر ایجوکیشن ته تلے وومه، د یو کال نه زه وایم چې د دوئ تنخواه په اکاؤنټ باندې کړئ ځکه چې هغې کښې صرف او صرف درې کسه عارضی کار کوی د جینکو په کالج کښې، ځومره د افسوس خبره ده، د پښتو معاشره ده، جینکئی بازار ته نه شی تللې، باقی د یو لسو کلاس فورو تنخواه د هغې سړی جیب ته هم داسې روانې دی او دیکښې درې عارضی کښینولې دی، دا صورتحال زما د تعلیم داسې دے۔ د هغې سره یو کالج زما بل

ډګری جوړ وو په 2011 کښې، خو تر ننه پورې ئې دا پته اونه لګیده، ما پرې کوئسچن هم جمع کړے دے، کوئسچن نه راځی چې دا جوړ کړے کوم ډیپارټمنټ دے؟ کله پکښې فورسز پراته وی، کله پکښې سټور وی، کله پکښې پولیس لیوی پرته وی، د هغې صورتحال دا دے، دغه زمونږ د تعلیم حال دے، تر اوسه پورې زما کوئسچن په هغې باندې نه راځی چې هغه دا اوښائی چې دا کالج جوړ کړے چا دے؟ د دې بلډنګ کوم ډیپارټمنټ جوړ کړے دے او چرته تلے دے؟ د دې سره زما سره خوا کښې زما په Constituency کښې چې هغه ووخت پینځویشت کلی وؤ، د چارسدې د اړخ نه دوه سکولونه جوړ دی، یو سکول From the first day، د وړومبئ ورځې نه هغه حجره ده او د هغې نومونه دی د مالکانو شاهد او فدا، هغه د حجرې په شکل استعمالوی. بل سکول ورته د جینکو ورکړے دے، هغې کښې ئې ځان ته د همسایه کډا اچولې ده، تر اوسه پورې د هغې سکول کوئسچنې مې هم جمع کړی دی، په هغه سکول باندې مونږه آفسز ته هم لاړو، دا پته او نه لګیده چې دا حجره ولې ده او دا بل سکول کښې کور ولې دے، کډه په کښې ولې پرته ده؟ دغسې ټیسټنګ اینجسیانې چې دی، زما تجویز دے چې دا دې حکومت په خپل هغه کښې واخلی، ما د یو دغه نه تپوس اوکړو چې تاسو ټیسټنګ ایجنسیانئ چې تاسو نه ګورنمنټ دا کنټریکټ اخلې، څه درکوی؟ نو هغه اوخاندل، هغه وئیل مونږ له څه راکوی بلکه مونږ نه اخلی ځکه د یو غریب سړی سټوډنټ، د هغه نه تاسو پینځ سوه، اووه سوه پورې یا څوار لس سوه روپئ هغه جمع کړی په لکهونو پنځوس شپیته زره کسان جمع کړی بیا ورته دوباره اووائی چې هغه ټیسټ کینسل شو، نورې جمع کړئ، نو پکار دا ده چې د دې ذمه واری ګورنمنټ واخلی او که کوی نو هغوی له دې کنټریکټ ورکړی، پیسې دې ورکړی چې دا ستاسو دومره پیسې شوې، که دغه دغه نه وی نو هغوی بیا د هغې نه پس دوکانونه کهلاؤ کړی دی د هغوی ایجنټس ګرځی او خلقو ته وائی چې تاسو دومره دومره راکړئ، مونږ به ستاسو پوزیشن دا دا راولو، نو دا څومره د افسوس خبره ده، یو سړے په اکیډمک کښې په زرګونو نمبرې واخلی، د هغه ریکارډ ښه وی، هغه قابل ترین انسان وی خو غریب وی یا هغه سره هغه پیسې نه وی، هغه په هغه ټیسټ کښې د هغې نه پاتې شی، نو څومره د افسوس

خبره ده، پکار دا ده چې دا ټیسټنګ ایجنسیانې ختمې شي او د دې دا معلومات اوشي چې دا کنټریکټس چا چا سره دي، دا ایجنسیانې چا چا جوړې کړې دي؟ د دې په شا د چا چا لاس دے، ولې دا سې کیږي؟

جناب ڈپٹی سپیکر: وائنډ اپ کړئ جی۔

جناب نثار احمد: نو زه په دېکښې جی، بله یو ضروري دا ده چې دا نوے کال شروع دے، ټیکسټ بک دا مخکښې په عام بازار کښې ملاویدو نو څه نا څه به ګزاره وه، اوس چې سرکار ځان ته کړل نو په سکولونو کښې ټیکسټ بک نه ملاویږي او که ملاؤ هم شي نو سیټ کمپلیټ نه وي، نو سټډي د ماشوم متاثره وي، استاذ ورته د کوم ځائې نه راوړي، مور پلار ئې د کوم ځائې نه راوړي؟ مارکیټ کښې نه دي Available او د سرکار حال دا دے چې هغوی بکس نه شي رسولې، د دې سره چې دے زما په هغه کښې یو پولی ټیکنیک کالج دے، ضلع کښې، په هغې کښې سټاف نشته، ټیوټا ته چې ورشې هغوی وائي نن کوؤ سبا کوؤ، هلته سټاف نشته، هلته چې دے زما په ضلع کښې دومره لوئې معدنیات دي، که هلته ټیکنیکل هغه ورشی Skill نو لکه د سیالکوټ به په هر کور کښې او په هر بیټهک کښې یو وړه وړه کارخانه اولګی خو که حکومت دغې ته هغه خپل ګډ ګورننس مخکښې کړي، خپل ښه سوچ او فکر مخکښې کړي او که نه دغسې زمونږ حالات وي چې کله مونږ ټیوټا چکر لګوؤ او کله مونږ د هغه ډائریکټریټ چکر لګوؤ او تراوسه پورې په هغې کښې هیڅ داسې څه نشته۔ ډیره مننه، شکریه۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو۔ شارٹ بات کیا کریں تمام ممبر، چونکہ جمعے کا دن ہے، جمعہ کی نماز کے لئے بھی جانا ہو گا۔ جناب میر کلام صاحب، میر کلام صاحب۔

جناب میر کلام: تھینک جناب سپیکر، آج ایک انتہائی اہم ٹاپک پر بات ہو رہی ہے پورے صوبے کی، تو جناب سپیکر، میں To the point بات کرنا چاہتا ہوں، چونکہ ٹائم بھی کم ہے، دوسرے ساتھیوں نے بھی بات کرنی ہے۔ جناب سپیکر، ایک تو یہ ہے کہ آئین کے آرٹیکل (f) 25 کے تحت ہمارے پورے ملک میں جتنے بھی بچے ہیں، ان کو بنیادی تعلیم حاصل کرنے کا حق حاصل ہے لیکن جناب سپیکر، آج کے دن تک 72 یا 73 سال ہو گئے ہیں کہ ہم ان کے لئے تعلیم کو پہنچانے میں یا ان کو دینے میں ناکام رہے ہیں۔ جناب سپیکر، قبائلی یا Merged districts میں ایک الارمنگ سیچویشن ہے جناب سپیکر کہ کئی دن

پہلے UNDP،USAidاور لوکل گورنمنٹ، ان تینوں نے مشترکہ ایک سروے کیا ہے، اس میں کہا گیا ہے کہ ضم شدہ اضلاع میں 122 کونسلوں میں لڑکیوں کے لئے کوئی بھی تعلیمی ادارہ نہیں ہے، 122 کونسلوں میں لڑکیوں کے لئے کوئی تعلیمی ادارہ نہیں ہے۔ جناب سپیکر، اس سے زیادہ افسوس کی بات کیا ہو سکتی ہے کہ 122 کونسلوں میں ایک بھی سکول نہ ہونا، میں تو سمجھتا ہوں کہ یہ ظلم کے اوپر ہی ظلم ہے۔ جناب سپیکر، جب مرجر ہوا تھا، اس کے بعد ہمارے ساتھ یہ وعدہ ہوا تھا، باجوڑ سے لے کر جنوبی وزیرستان تک پورے Merged districts کے ساتھ کہ آپ کی جو کوٹہ سیٹیں ہیں یہ پورے ملک میں وہی کے وہی رہیں گی اور اس بعد وہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ یہ ڈبل ہو جائیں گی لیکن جناب سپیکر، ہم دیکھ رہے ہیں ایک مہینے سے، یہ یونیورسٹیاں یا تو شروع ہیں یا تو شروع ہی نہیں ہیں کہ اس میں جناب سپیکر، بہاؤالدین ذکریا یونیورسٹی ملتان، جی سی یونیورسٹی فیصل آباد اور دوسری یونیورسٹیز میں ایکس فاٹا کے جو سٹوڈنٹس تھے جو وہاں پر سکالرشپ پر گئے تھے یا ان کی جو Seats تھیں، ان کو بھی کم کر دیا گیا اور جو پہلے سے وہاں پہ ایڈمٹ سٹوڈنٹس تھے ان سے بھی ابھی فیس مانگی جا رہی ہے جناب سپیکر، تو اس کا سختی سے نوٹس لینا چاہیئے منسٹر صاحب کو کہ ہم نے ان دس سال کے اندر ان لوگوں کے ساتھ وعدہ بھی کیا تھا اور ہم نے مانا بھی تھا کہ ان کے ساتھ دس سالوں میں یہ ایسا نہیں ہوگا۔ اس کے بعد جناب سپیکر، ہمارے نصاب کی اگر ہم بات کر لیں، یہاں تو بہت ساری باتیں ہوئی ہیں لیکن نصاب پر اتنی بات نہیں ہوئی جناب سپیکر، سب سے پہلے تو میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جناب سپیکر، اس صوبے کے نصاب میں پشتو کو کئی بار شامل کر کے دوبارہ نکالا گیا ہے تو جناب سپیکر، یہ ہمارا آئینی حق ہے کہ یہاں پہ پشتو میں ہماری تعلیم ہونی چاہیئے، پشتو ایک لازمی مضمون ہونی چاہیئے جناب سپیکر، دسویں جماعت تک پشتو کا پہلے سے لازمی تعلق ہے لیکن ابھی اس کو ختم کر دیا گیا ہے، تو جناب سپیکر، ہمارے بچے پہلے اپنے گھر میں پشتو سیکھ لیتے ہیں، پھر میٹرک تک آ جاتے ہیں تو وہ اردو سیکھ لیتے ہیں، پھر جب ماسٹر کر لیتے ہیں تو انگلش سیکھ لیتے ہیں۔ جناب سپیکر، کورس میں جو باتیں ہوتی ہیں وہ اس سے بالکل رہ جاتی ہیں، تو جناب سپیکر، میری گزارش ہوگی کہ پشتو کو نصاب میں شامل کیا جائے۔ چونکہ آئین کے آرٹیکل 251 کے تحت کسی طبقہ جس کی الگ زبان اور ثقافت ہو، اسے فروغ دینے کے لئے ادارے قائم کرنا حکومت کی ذمہ داری ہوتی ہے، جناب سپیکر، ہمارے نصاب میں ہم سب نے دیکھا ہوگا

جناب ڈپٹی سپیکر: وائنڈ اپ کریں جی۔

جناب میر کلام: تھینک یو سپیکر صاحب، اگر اب دیکھا جائے، ہمارے چھوٹے بچوں سے آپ پوچھ لیں تو میر تقی میر اس کو یاد ہو گا، مرزا غالب اس کو یاد ہوا گا لیکن جناب سپیکر، خوشحال خٹک اس کو یاد نہیں ہو گا، رحمان بابا یا حمزہ شنواری اس کو یاد نہیں ہو گا جناب سپیکر، اس طرح کے جو ہمارے ہیروز ہیں وہ کسی ہمارے سٹوڈنٹ کو یاد نہیں ہیں جناب سپیکر، یہ ایسے نہیں ہے کہ یہ غیر ارادی فعل ہو رہا ہے جناب سپیکر، ان کو قصداً نکالا گیا ہے ہمارے نصاب سے۔ جناب سپیکر، اگر آپ یہاں پر ہزار بچوں کو بٹھائیں تو ان سے پوچھ لیں کہ صنوبر حسین مہمند کون تھا؟ حاجی ترنگزئی صاحب کون تھا؟ عجب خان آفریدی کون تھا؟ فقیر ایپی حاجی مرزا علی خان وزیر کون تھا؟ ملا پوونداکون تھا؟ پیر روشان کون تھا؟ اور باچا خان یا خان سعید کون تھا؟ تو جناب سپیکر، ان کو یہ پتہ نہیں ہے، تو یہ ہمارے صوبے کے ساتھ، ہمارے سٹوڈنٹس کے ساتھ، ہمارے مستقبل کے ساتھ ہمارے کلچر کے ساتھ، ہماری روایات کے ساتھ اور یہاں سے جو یہ ہمارے صوبے کی جو ذمہ داریاں ہیں ان کو یہ جناب سپیکر Affect کر رہے ہیں، تو میری ریکویسٹ یہ ہو گی کہ اسپیشلی Merged districts میں جو تعلیمی ادارے ضرب عضب یا راہ نجات یا آپریشنوں سے تباہ ہو گئے ہیں یا ان میں سٹاف کی کمی ہے تو جناب سپیکر، ان کو دوبارہ سے فعال کیا جائے اور ان میں جس طرح کی بھی کمی ہے یا بلڈنگ کی کمی ہے یا دوسری چیزوں کی کمی ہے تو جناب سپیکر، اس کو کمپلیٹ کریں۔ آخری بات جناب سپیکر، کہ وہاں پہ مدرسے میں آپ نے ٹیچر زلئے تھے تو جناب سپپکر، چودہ مہینے ہو گئے کہ ان اساتذہ کو تنخواہ نہیں مل رہی ہے، تو جناب سپیکر، اگر اس پر منسٹر صاحب سنجیدگی سے غور کر لیں تو مہربانی ہو گی۔ تھینک یو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو۔ احمد کنڈی صاحب۔

جناب احمد کنڈی: شکریہ سپیکر صاحب۔ بڑا اہم موضوع ہے، کم وقت ہے اور کافی باتیں اعداد و شمار کے حوالے سے ہو چکی ہیں، اٹھارہویں ترمیم کے حوالے سے ہو چکی ہیں، میں ذرا سی صرف جنرل سی بات کروں گا جناب سپیکر، اگر آپ غور کریں تو سکولوں کی تعداد بھی بڑھ رہی ہے، بجٹ بھی بڑھ رہا ہے، یونیورسٹیوں کی تعداد بھی بڑھ رہی ہے لیکن معیار دن بدن گرتا جا رہا ہے اور صرف صوبائی حکومت اس میں موردِ الزام نہیں ہے، ہم سب اس میں موردِ الزام ہیں، جتنے بھی اس ایوان ہم لوگ بیٹھے ہوئے، چاہے کرسیوں پہ بیٹھے ہوئے ہیں چاہے گیلری میں بیٹھے ہوئے ہیں کیونکہ ہم وہ علم دوستی کا ماحول پیدا نہیں کر سکے اپنے معاشرے میں اور نہ ہی ہم اپنی آنے والی نسلوں کو کچھ ایسی چیز دے رہے ہیں جو کہ

ہمارے بزرگوں کی، ہمارے اسلاف کی میراث تھی۔ ہمارا جو گولڈن پیریڈ تھا جناب سپیکر، اس میں حکمت پہ، طب پہ، سائنس پہ، الجبرا پر، جیومیٹری پہ ہمارے بڑے بڑے مفکرین کام کرتے تھے، ان کی کتابیں آج بھی مشہور ہیں۔ بدقسمتی ہے جو ہم وہ ماحول پیدا نہیں کر سکے جس کی وجہ سے ہمارا معاشرہ علم کے حوالے زبوں حالی کا شکار ہے اور میں صرف، آپ کا بڑا کم وقت لوں گا اور ان کے ہائر ایجوکیشن منسٹر بھی بیٹھے ہوئے ہیں، تعلیم کے منسٹر بھی بیٹھے ہوئے ہیں، صرف ان کا جو آئیڈیل ہے، ہمارے پورے ملک کا جو آئیڈیل حضرت علامہ اقبال رحمتہ علیہ، جن کی تقریریں، جن کی مثالیں یہ لوگ انتخابی کیمپنوں میں دیتے تھے، جس کی شاہین کی مثالیں یہ نوجوانوں کو دیتے ہیں جس کا مینڈیٹ لے کر پھر اس کے کندھوں چڑھ کے ان ایوانوں تک پہنچے، یہ اس شخص کو، ہمارے روحانی باپ کو یہ لوگ بھول چکے ہیں۔ جناب سپیکر، حضرت شوکت علی نے، علی گڑھ میں ایک پروگرام رکھا، وہ اولڈ سٹوڈنٹس علی گڑھ مسلم سوسائٹی کا، اور حضرت علامہ اقبال صاحب کو انہوں نے دعوت دی، وہ اس دعوت میں جا نہیں سکے لیکن انہوں نے ایک خط بھیجا جو نظم کی صورت میں تھا، وہ میں ان کی نذر کرنا چاہتا ہوں، مجھے امید ہے، جو ہماری اسلامی دنیا کا عروج و زوال تھا، اس پہ انہوں نے بڑی مفکرانہ آٹھ دس لائنیں لکھی ہیں اور میرے خیال میں اگر یہ وزراء اور ہم سب لوگ اس میں اگر فکر کر لیں تو میرے خیال میں ہم اس زبوں حالی سے باہر نکل سکتے ہیں اور اس کا ٹائیٹل تھا "خطاب بہ نوجوانان اسلام" جو ہماری اسلامی دنیا کی جو ہماری میراث تھی، ہمارا گولڈن پیریڈ تھا، ہمارے جو مفکر تھے وہ کہتے ہیں:

ے
کبھی اے نوجواں مسلم تدبر بھی کیا تو نے
وہ کیا گردوں تھا تو جس کا ہے اک ٹوٹا ہوا تارا
تجھے اس قوم نے پالا ہے آغوش محبت میں
کچل ڈالا تھا جس نے پاؤں میں تاج سر دارا
تمدن آفریں خلاق آئین جہاں داری
تمدن آفرین خلاق آئین جہاں داری
وہ صحرائے عرب یعنی شتربانوں کا گہوارا
اگر چاہوں تو نقشہ کھینچ کر الفاظ میں رکھ دوں
مگر تیرے تخیل سے فزوں تر ہے وہ نظارا

تجھے آباء سے اپنی کوئی نسبت ہو نہیں سکتی
کہ تو گفتار، وہ کردار، تو ثابت، وہ سیارا
گنوادی ہم نے جو اسلاف سے میراث پائی تھی
ثریا سے زمین پر آسماں نے ہم کو دے مارا
حکومت کا تو کیا رونا کہ وہ اک عارضی شے تھی
نہیں دنیا کا آئین مسلم سے کوئی چارا
یہ آخری شعر بڑا غور طلب ہے۔
مگر وہ علم کے موتی، کتابیں اپنے آباء کی
جو دیکھیں ان کو یورپ میں تو دل ہوتا ہے سیپارا

جناب سپیکر، وہ علم کے موتی کیا تھے، وہ یورپ میں انہوں نے کیا دیکھا تھا جناب سپیکر، وہ جو ہماری میراث تھی جو ہمارے اسلاف تھے، جو ہمارے بزرگ تھے جنہوں نے نویں صدی میں، دسویں صدی میں، گیارہویں صدی جنہوں نے حکمت پہ، طب پہ، فلسفے پہ، میتھمیٹکس پہ، الجبراء پہ کام کیا، آج بھی ابن سینا کی کتاب جو نویں صدی میں لکھی گئی تھی Canon of Medicine، آج بھی پڑھائی جاتی ہے یورپ میں، آج بھی "The Book of Healing" ابن سینا کی پڑھائی جاتی ہے جس سے ہم واقف نہیں ہیں، ابن خلدون کا مقدمہ آج بھی وکلاء کو پڑھایا جاتا ہے جس سے ہم واقف نہیں ہے، ہم آنے والی نسل کو نہیں دے رہے ہیں وہ چیز، آج بھی فریدالدین عطار کی کتاب The Conference of the Birds جو ہے یورپ میں اس پہ تحقیق ہو رہی ہے لیکن ہم اس سے واقف نہیں ہیں۔ الخوارزمی نے نویں صدی میں جناب سپیکر، جس کو فادر آف الجبراء کہا جاتا تھا جناب سپیکر، ہم اس سے واقف نہیں ہیں، یہ ہماری میراث تھی۔ ابن رشد کی کتاب ہے جس کو ارسطو کا نام دیا گیا تھا، اسلامی دنیا کا وہ مولانا جلال الدین رومی جس کو حضرت علامہ اقبال اپنا پیر تصور کرتے ہیں، اس کی مثنوی سے ہم واقف نہیں ہیں، ہم آنے والی نسل کو وہ کتابیں نہیں دیں گے تو جناب سپیکر، اس زبوں حالی سے ہم نہیں نکل سکتے۔ جناب سپیکر، وہ شیخ سعدی، وہ حافظ شیرازی جو ہماری میراث تھے، وہ ہمارا گولڈن پیریڈ تھا، حضرت علامہ اقبال کی اگر نصیحتوں پہ بھی یہ لوگ عمل کریں جو شاہین کی مثالیں نوجوانوں کو دیتے رہے تھے اپنی انتخابی تقریروں میں، تو میں کہتا ہوں ہم اس طرف جا سکتے ہیں، ہماری سمت تبدیل ہو سکتی ہے اور ہم وہ علم دوستی کا ماحول بنا سکتے ہیں جو ان کا

آئیڈیل تھا لیکن یہ اپنے تمام انتخابی نعرے بھول چکے ہیں، اپنے تمام علم دوستی ماحول بنانے کے جو وعدے انہوں نے کئے تھے وہ آج یہ لوگ بھول چکے ہیں۔ اگر یہ اسی اقبال کی نصیحت پہ بھی یہ وزراء عمل کرنا شروع کر دیں، ہماری حکومت کرنا شروع کر دیں تو جناب سپیکر، ہم اس زبوں حالی سے نکل سکتے ہیں۔ آخر میں میں صرف یہ ہی ان کو کہوں گا، خدارا جو ہمارے اسلاف کی ہماری میراث تھی اس پہ توجہ دیں اور خاص کر یہ وزراء بیٹھے ہوئے ہیں تو کم از کم اگر اور کچھ نہیں کر سکتے، ان کی کتابیں نمائش کے طور پہ بھی اپنے دفتروں میں رکھ لیں تو آنے والے جو کم از کم تعلیم کے جو سٹوڈنٹس ہوں گے وہ ان سے سبق سیکھیں گے، استاد ان سے سبق سیکھیں گے اور ہم ایک علم دوست معاشرہ بنانے میں کامیاب ہوں گے، شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو۔ تمام ممبرز سے میں پھر ریکویسٹ کروں گا کہ دو دو منٹ میں اپنی بات مکمل کریں جی۔ حافظ عصام الدین صاحب۔

حافظ عصام الدین: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ O خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ۔ جناب سپیکر صاحب، آج انتہائی اہم موضوع ہے تعلیم، تعلیم کے حوالے، اہمیت کے حوالے سے تو اتنی بات ہی کافی ہے کہ سب سے پہلے اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے جو اپنے محبوب سرکار دو جہاں ﷺ پہ جو وحی آئی، وہ تعلیم کے متعلق تھی، وہ سیکھنے کے متعلق تھی کہ انسان شعور پیدا کرے، انسان اپنے ارد گرد کے ماحول کو پہچانے، انسان تعلیمات وحی کو پہچانے۔ سب سے پہلے تو میں تعلیم کے حوالے سے مدارس کے کلیدی کردار کا بھی ذکر کروں گا، چونکہ اس معاشرے میں جو حکومتی بجٹ، حکومتی فنڈ کے بغیر جو اس معاشرے کا ایک وسیع تر غریب طبقہ جو مدارس نے سنبھالا ہے، وہ اس پوری ملت پر خصوصاً ملت اسلامیہ پر اور خصوصاً اسلامی جمہوریہ پاکستان پر یہ مدارس کا احسان ہے، میں ان ذمہ داروں سے کہوں گا کہ ہمیں تو ان مدارس کی تعریفیں کرنی چاہئیں اور آج کتنا افسوس کا مقام ہے کہ جب تعلیم کے بارے میں بحث ہو تو انگلیاں بھی مدارس پر اٹھائی جاتی ہیں، یہ تو وہ مدارس ہیں کہ نہ تو کبھی ان کے اساتذہ، ان کے مدرسین روڈوں پر تنخواہوں کو لینے کے لئے احتجاجاً نکلے یا کبھی نہ تو حکومت سے فنڈ کا مطالبہ کیا، بس غریب عوام کے کم تعاون پر، غریب عوام ایک کثیر تعداد میں ان بچوں کو صرف تعلیمی زیور سے ہی نہیں آراستہ کرتے ہیں بلکہ تعلیم سے جو زیادہ ضروری چیز ہے، اخلاق کی زیور سے آراستہ کرتے ہیں، تو یہ مدارس کا احسان ہمیں ہرگز نہیں بھولنا چاہیئے، اس کا ہمیشہ تذکرہ بھی ہونا چاہیئے۔ ساتھ ساتھ میں اس بات کا بھی ذکر کروں گا کہ فاٹا میں جو آپریشن ہوا، اس سے جو سب سے زیادہ متاثر ہوئے، میرے سکول کالج کے

ساتھ ساتھ اس سے جو زیادہ متاثر ہوئے وہ میرے مدارس ہوئے، میرے وہ مدارس جن پر کروڑوں پیسہ خرچ ہوا تھا، ایک ایک روپیہ جو غریب عوام سے جمع کیا گیا تھا واپسی پہ جاکر ہمیں ایک اینٹ بھی نہیں ملی، ایک اینٹ بھی ہمیں دیکھنے کو نہیں ملی کہ وہ کدھر گیا، وہ کہاں غائب ہو گیا، وہ معلوم ہے سب کچھ کہ کون لے گیا، کدھر گیا؟ تو یہ ہم رونا روتے رہیں گے تو میری یہ اس فلور پر سے آپ کے توسط سے جتنے بھی ذمہ دار ادارے ہیں، وہاں کام کر رہے ہیں، گزارش ہو گی کہ وہاں جن مدارس کو نقصان پہنچا ہے تو ان مدارس کا باقی تعاون نہ کریں، جو تعمیرات تباہ ہوئی ہیں، ان کا معاوضہ تعمیرات کو دیا جائے کیونکہ وہ انہی کے ہاتھوں سے تباہ ہوئی ہیں۔ باقی میں ذکر کروں گا کہ میرے حلقے میں پچاس سے زیادہ سکول غیر فعال ہیں، ابھی تک وہ غیر فعال ہیں، ہمیں تو وجہ سمجھ نہیں آتی ہے، ماشاءاللہ منسٹر صاحب بڑے فکر مند ہیں، وہ ہمارے ساتھ کافی تعاون کرتے ہیں، بات بھی سنتے ہیں لیکن یہ فلور پر بات کرنے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ جو باقی ذمہ دار ہیں، پوری قوم تک ہمارا پیغام پہنچے، پوری قوم یہ سمجھ لے کہ یہ علاقہ پسماندہ ہے، تو سکول فعال نہیں ہو رہے، اس کی وجہ ہمیں سمجھ نہیں آتی۔ 2013 سے جو وہاں خصوصاً ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ میں بوگس بھرتیوں کا جو بازار گرم رہا وہ تصور میں نہیں آسکتا کہ کتنی بوگس بھرتیاں ہوئی ہیں؟ وہاں جو ایک بار کوئی آفیسر کسی دفتر میں آتا ہے تو وہ اس پوسٹ کو اپنا میراث سمجھتا ہے، اس سے پھر کوئی یہ کہہ نہیں سکتا ہے کہ آپ تو کافی عرصہ یہاں رہے، ابھی میرے حلقے میں دو کالجز ہیں وہ کیوں غیر فعال ہیں؟ سیکیورٹی فورسز کو اور الحمد للہ ہم اگر انہیں کوئی بجٹ میں کمی ہے تو ہم بھی سفارش کرتے ہیں، انہیں مزید بجٹ دیا جائے لیکن یہ تعلیمی جگہیں جو ہزارہا محنتوں کے باوجود وہاں کوئی تعلیمی درسگاہ بنتی ہے تو اس کے بعد وہ درسگاہ اپنا مقام ٹھہرانا اور اس کو اپنی رہائش کا جگہ بنانا یا اس کو مورچے کی جگہ بنانا، وہ تو مناسب نہیں ہے۔ لدہ ہمارا کالج ہے۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: وائنڈ اپ کریں جی۔

<u>حافظ عصام الدین</u>: مختصر جی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: وائنڈ اپ کریں جی۔

<u>حافظ عصام الدین</u>: سب سے زیادہ جو تعلیمی حوالے سے نقصان ہے وہ ہمارے فاٹا کا ہے، تو لدہ کالج ہمارا غیر فعال ہے، منسٹروں سے گزارش ہے سب سے، آپ کے توسط سے گزارش ہے کہ خدارا اسے فعال کیا جائے۔ مزید یہ کہ یہ جو فاٹا پراجیکٹ ملازمین مدارس کو جو دیئے تھے، ایک ایک ٹیچر دیا تھا کہ وہ وہاں بچوں

کو سکول کی تعلیم پڑھائیں گے، تقریباً چودہ مہینے ہو گئے اور انہیں کوئی تنخواہیں نہیں ملیں، تو گزارش ہے کہ انہیں تنخواہیں دے دی جائیں اور انہیں Permanent کیا جائے۔ اس سے زیادہ افسوسناک بات سپیکر صاحب، وہ یہ ہے کہ ہمیں تو اس حکومت سے بڑی توقعات تھیں، فاٹا کے حوالے سے، تو یہ پہلے سے متحرک تھی کہ ہم فاٹا کے پسماندہ لوگوں کو بہت زیادہ سہولیات دیں گے، ہمارے وہ بے چارے معصوم بچے جن کے والد مزدوری کرتے ہیں، دیہاڑی کرتے ہیں لیکن اس کی مزدوری اور دیہاڑی صرف وہ بچے کی خاطر ہوتی ہے، میرا بچہ یہ پڑھے گا، یہ پھر بڑی جگہ تک پہنچے گا، پھر اس ملک اور اس کی ترقی کے لئے کام کرے گا۔ جو پنجاب کی یونیورسٹیوں میں سابق حکومت نے، وفاقی حکومت نے فاٹا کے سٹوڈنٹس کے لئے جو کوٹہ مقرر کیا تھا، افسوس ہے کہ ابھی وہ کوٹہ فاٹا کے سٹوڈنٹس سے چھینا جا رہا ہے، ہمارے سارے سٹوڈنٹس، ملتان میں ہوں یا بہاولپور میں ہوں یا جی سی فیصل آباد میں ہوں، وہاں پر احتجاج میں بیٹھے ہیں، ہمیں تو آپ سے یہ توقع ہے کہ وہ کوٹہ تو بحال کیا جائے، مزید یہ تو پختونوں کی حکومت ہے تو مزید فاٹا کے غریب عوام کے لئے وہ کوٹہ بڑھایا جائے، فری تعلیم میں اضافہ کیا جائے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> وائنڈ آپ کریں جی، وائنڈ اپ کریں۔

<u>حافظ عصام الدین:</u> مزید ایک تجویز میری یہ ہے کہ یہ جو تعلیم سے زیادہ اخلاقیات کی اس دور میں ضرورت ہے تو سکولوں میں تعلیم کے ساتھ ساتھ اخلاقیات پر بھی توجہ دی جائے۔ کتنے افسوس کی بات ہوتی ہے کہ بہت بڑے لیول تک بھی لوگ پہنچتے ہیں لیکن "الحمد و قل ھواللہ" کی پھر ان میں کمزوری ہوتی ہیں، نہیں آتی، عام عوام کے سامنے بھی یہ چیزیں آتی ہیں، تو اسلامیات کے پیریڈ کے ساتھ ساتھ ایک پیریڈ نماز کا بھی رکھا جائے سکول میں، باقاعدہ نماز کا، ہماری عبادات میں جو عبادات اللہ کی طرف سے ہم پر فرض ہوئی ہیں، سب سے بڑی عبادت، اہمیت والی عبادت نماز ہے، تو نماز کے نام سے ایک پیریڈ مقرر کیا جائے، اس میں "الحمد و قل ھواللہ"، یہ ساری نماز کے متعلق یہ چیزیں شامل ہوں۔ شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> تھینک یو جی، تھینک یو جی۔ جناب عاقب اللہ خان صاحب، عاقب اللہ خان، شارٹ باتیں کریں کیونکہ نماز کا ٹائم ہے۔ عاقب اللہ خان صاحب کا مائیک آن کریں۔

<u>جناب عاقب اللہ خان:</u> اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ۔ شکریہ جناب سپیکر، ایک اہم موضوع پہ جناب سپیکر، بات ہو رہی ہے تعلیم، تعلیم ایک ایسی چیز ہے جو

انسان کو یا انسانی معاشرے کو زمین سے آسمان تک پہنچاتی ہے، تعلیم ویژن دیتی ہے، تعلیم سوچ دیتی ہے، صحیح اور غلط کی پہچان دیتی ہے۔ جناب سپیکر، میں نے اپنے جو میرے بھائی ہیں، میرے آنریبل کولیگز ہیں، ان کی باتیں، ان کی مطلب جو Suggestions ہیں وہ میں نے سنیں لیکن ان میں سے کسی نے بھی استاد پر بات نہیں کی، استاد ایک ایسا کردار ہے، ایک ایسا رول ہے جو معاشرے کو اپ گریڈ کرتا ہے، جو انسان کو اٹھاتا ہے، جو انسان کو ویژن دیتا ہے، جو انسان کو سوچ دیتا ہے، اس پر کسی نے بھی بات نہیں کی۔ یہاں پر جناب سپیکر، بات ہوئی یکساں نظام تعلیم کی، میں یکساں نظام تعلیم کی طرف آ رہا ہوں لیکن جو استاد کی اہمیت ہے، میں تھوڑا اس پر بات کرنا پہلے مناسب سمجھوں گا کہ جناب سپیکر، 2013 سے پہلے ہمارا جو سسٹم تھا، پروف کے ساتھ میں بات کر سکتا ہوں کہ سسٹم میں ایسے ٹیچرز موجود تھے جو میٹرک میں سات سات دفعہ فیل ہوئے تھے، وہ ہمارے سسٹم میں موجود تھے، وہ ٹیچرز تھے، وہ بچوں کو پڑھا رہے تھے۔ چونکہ میرا تعلق خود، ایک سرکاری سکول سے میں پڑھا ہوں، میں نے میٹرک بھی سرکاری سکول سے کیا ہوا ہے، میری پرائمری ایجوکیشن بھی سرکاری سکول سے ہے، میرا جو سائنس ٹیچر تھا، سائنس ٹیچر تھا، وہ مجھے چار سبجیکٹس پڑھاتا تھا، یہ میں 93-1992 کی میں بات کرتا ہوں، وہ مجھے کمیسٹری بھی پڑھاتا تھا، وہ مجھے فزکس بھی پڑھاتا تھا، وہ مجھے Mathematic بھی پڑھاتا تھا، وہ سائنس کے جتنے سبجیکٹس تھے، وہ مجھے، ہمارے انجینئر صاحب، جس ٹائم میں یونیورسٹی میں تھا تو یہ بھی اس وقت یونیورسٹی میں تھے، اس کو اس بات کا بخوبی علم ہوگا، اگر ایک بندہ ایف ایس سی میں پری انجینئرنگ میں ایڈمیشن لیتا ہے، پری انجینئرنگ میں، تو وہ بائیو سے پھر Untouched رہتا ہے، اس کا لیول ہمارے سائنس ٹیچر کا لیول بائیو میں، میں بائیو کی بات کر رہا ہوں اس کا لیول اور سٹوڈنٹس کا لیول میٹرک میں ایک جیسا ہوتا ہے، تو پھر کس طرح وہ ایک بچے کو وہ کلیئر کرے گا، ایک بچے کو وہ کس طرح پڑھائے، بیالوجی کی بات کر رہا ہوں، کس طرح وہ بچے کو کلیئر کرے گا؟ میرا سوال ایک یہ ہے، دوسرا جناب سپیکر، میں یکساں نظام تعلیم کی طرف آ رہا ہوں، یکساں نظام تعلیم پر بات ہو رہی ہے، سسٹم میں جو ٹیچرز موجود تھے، ان کی Capability اتنی نہیں تھی کہ ان پر وہ سسٹم ہم لانچ کر سکیں، ہماری پی ٹی آئی کی گورنمنٹ نے الحمدللہ میں فخر سے کہتا ہوں، میں فخر سے کہتا ہوں کہ Eighty thousand plus teachers انہوں نے Induct کئے، ان میں ایم فل بھی ہیں، ان میں PHD بھی ہیں، ان میں ماسٹر بھی ہیں، اب ان شاء اللہ ہم کوشش کر رہے ہیں We are going to launch، یکساں نظام تعلیم کی طرف ہم آ رہے ہیں، ان شاء اللہ ہم لانچ کریں گے۔ باقی

میرے بھی، میں آتا ہوں، میں ایک بات کلیئر کروں، ادھر جو بھی بندہ موجود ہے، وہ گیلری میں موجود ہے یا وہ اپوزیشن سے ہے، میرے لئے سارے قابل احترام ہیں، میرے لئے Respectable ہیں، میں یہ سمجھتا ہوں کہ دوسروں کی عزت میں اپنی عزت سمجھتا ہوں، میرا مقصد کسی کی دل آزاری نہیں ہے لیکن میرے ذہن میں بھی کچھ سوالات جنم لیتے ہیں اور چاہتا ہوں کہ وہ سوالات میں کرلوں۔ میں اس دن آیا تھا تو یہاں پر ایک بات ہوئی تھی ریاستی دخل اندازی کی، معلوم اور نامعلوم کی بات ہوئی تھی، جناب سپیکر، میرا تعلق، میں اپنی بات کو تھوڑا Explain کرنے کے لئے اپنے علاقے کی طرف جارہا ہوں، میرا تعلق صوابی سے ہے، صوابی میں میرے گاؤں کا نام ہے مرغز، جناب سپیکر، میں چونکہ ایک عوامی بندہ ہوں، میں جنازوں میں مختلف قبرستانوں میں جاتا رہتا ہوں، ہمارے گاؤں کا جو قبرستان ہے، اس میں بہت ساری قبریں ایسی ہیں کہ ان پر پاکستان کے جھنڈے لگے ہوئے ہیں، پاکستان کے جھنڈے لگے ہوئے ہیں، ان میں دو کا تعلق، اس میں دو کا تعلق، دو بندوں کا تعلق ایسا ہے، ایک میرا کلاس فیلو تھا جو میرے ساتھ پرائمری میں، میرے ساتھ سکول میں پڑھا تھا اور دوسرے کا تعلق ہمارے محلے سے تھا، مجھ سے دو تین سال سینیئر تھا۔ جناب سپیکر، وہ اپنے ملک کے لئے اپنی ملک کی سرحدوں کی حفاظت کے لئے وہ لڑ رہے تھے، وہ شہید ہوئے، ان کی تابوت ہمارے گاؤں میں آگئیں، میرا سوال اس سسٹم میں یہ ہے کہ کیا ان کے بچے نہیں تھے، کیا ان کے والدین نہیں تھے، کیا ان کے دوست نہیں تھے، کیا ان کے عزیز واقارب نہیں تھے، ان کو کس نے وہاں پر شہید کیا، کونسے ایسے لوگ تھے ادھر جو موجود تھے اور اپنی سٹیٹ کے خلاف، اپنے اس ملک کے خلاف کھڑے ہوگئے اور ہمارے بچوں کو اور ہمارے نوجوانوں کو انہوں نے شہید کیا؟ ایسے تو مجھے اس سوال کا جواب مل جائے گا۔ باقی میرا آنریبل سردار محمد یوسف صاحب یہ میرے ساتھ ایم این اے بھی رہے ہیں، میں اس کی بہت قدر کرتا ہوں، میرے لئے Respectable ہے لیکن میں ان کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ وفاق میں دو سال ہماری حکومت کو ہوئے ہیں، میں اس کو ایک چیز، فاٹا، فاٹا کا مطلب آپ کو سر پتہ ہے لیکن تھوڑی اس کے لئے میں وہ کرتا ہوں، Federally Administered Tribal Area، جتنی بھی فنڈنگ ہوتی ہے وفاق سے ہوتی ہے، یہ جو آنریبل ایم پی اے آپ کے ساتھ بیٹھے ہوئے، اس کے والد صاحب میرے ساتھ ایک ساتھ رہے ہیں، ان کا جو اپوزیشن کا جو احتجاج تھا وہ میرے ریکارڈ میں ہے، مجھے پتہ ہے وہ کیا چاہتے تھے؟

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: ایجوکیشن کی بات کریں، ایجوکیشن کی۔

جناب عاقب اللہ خان: میں ایجوکیشن کی طرف آرہا ہوں، یہ چیزیں میں نے نوٹ کی ہیں، تو آپ نے یہ سات سال کا کہا جناب سپیکر صاحب، ان کی تقریباً تیس سال حکومت رہی ہے، تیس سال میں آپ ہم کو، جو ہمارا منسٹر صاحب ہے وہ آپ کو بتادے گا کہ کیا کیا ہے ہم نے؟ وہ آپ کو بتادے گا، اس کے پاس ڈیٹیلز ہوں گی، اس کے پاس انفارمیشن ہو گی، فاٹا کے لئے جو ہماری پلاننگ ہے وہ بتادے گا۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وائنڈاپ کریں، وائنڈاپ کریں۔

جناب عاقب اللہ خان: لیکن یہ ہمیں بتادیں، اگر یہ ہمیں بتادیں، آپ لوگوں کی جو تیس سالہ حکومت رہی ہے، آپ لوگوں نے فاٹا کے لئے کیا کیا ہے؟۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وائنڈاپ کریں۔

جناب عاقب اللہ خان: فاٹا کے ہاسپٹلز کے لئے، اس کے ایجوکیشنل اداروں کے لئے، اس کے تعلیمی اداروں کے لئے، مجھے پتہ ہے فاٹا کے جو لوگ ہیں ان میں پوٹینشل ہے، میرے کلاس فیلو رہے ہیں، بہت زیادہ ٹیلنٹ ہے اس فاٹا کے علاقوں میں، آپ لوگوں نے ان کے لئے جو کیا ہے اس کا بھی ہمیں پتہ چل جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وائنڈاپ کریں، نماز کا ٹائم ہو رہا ہے، نماز کا، وائنڈاپ کریں جی، نماز کا ٹائم ہو رہا ہے، وائنڈاپ کریں جی۔

جناب عاقب اللہ خان: چلو میں اپنی تقریر وائنڈاپ کرتا ہوں، وائنڈاپ کرتا ہوں لیکن میرے ذہن میں جناب سپیکر، بہت سارے سوالات جنم لیتے ہیں، تعلیم کے بغیر انسان اس طرح ہے کہ وہ اندھا ہے، میرے خیال میں میں ادھر سے جو ہمارے منسٹر صاحب ہیں اس کو بھی ریکویسٹ کرتا ہوں، ہو سکتا ہے کہ Deficiencies ہوں گی، ہم کوشش کریں گے کہ جو Deficiencies ہیں جو کمیاں ہیں وہ ہم پوری کریں، ان شاء اللہ ہماری ترقی، باقی جناب سپیکر، اگر میری باتوں سے میرے آنریبل ایم پی ایز کو تھوڑی بہت تکلیف پہنچی ہو تو میں معذرت چاہتا ہوں۔ السلام علیکم۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آصف خان صاحب، آصف خان صاحب، Lapsed۔ وزیر زادہ صاحب، دو منٹ میں جی کریں اس لئے کہ نماز کا ٹائم ہو رہا ہے، دو منٹ میں۔

جناب وزیر زادہ (معاون خصوصی برائے اقلیتی امور): شکریہ جناب سپیکر، میں آج کے اس اہم موضوع پر میں شروع کروں گا، خوشدل خان صاحب محترم ایم پی اے صاحب کی بات سے، انہوں نے

خوب کہااور اپنی گزشتہ حکومتوں کا اصل چہرہ ہمیں دکھادیا کہ پرائمری سکولوں میں صرف دو کمرے ہوا کرتے تھے اور ابھی بھی ہیں، یہ جو اتنے سالوں میں یہ صحیح کہہ رہے ہیں کہ صرف دو کمرے ہوا کرتے تھے، پرائمری سکول میں، یہ بھی ان کو پتہ ہونا چاہیئے کہ ہماری حکومت جب آئی تو ہماری حکومت نے یہ فیصلہ کیا اور عملی طور پر اس کا آغاز بھی کر دیا کہ اب پرائمری سکولوں میں اب ہم چھ کمرے بنا رہے ہیں اور ان میں آفسز بھی بنوا رہے ہیں، یہ اگر پہلے اپنی حکومتوں میں سوچتے تو دو کمرے نہ ہوتے بلکہ چھ کمرے پانچ کمرے ہوتے جناب سپیکر، اور میر کلام صاحب نے جو کہا کہ ان کے علاقے میں 128 یونین کونسل میں کوئی سکول نہیں ہے، یہ کس نے؟ فاٹا تو ابھی Merged districts کے پی میں آگیا ہے، اس سے پہلے تو انہی کی حکومت تھی جو یہاں پر ہمارے اپوزیشن کے نمائندے بیٹھے ہیں، یہ بھی بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے اور۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ وزیر زادہ صاحب، آپ اپنی بات کریں، آپ جواب نہ دیں ان لوگوں کو، جواب منسٹر صاحب دیں گے۔

معاون خصوصی برائے اقلیتی امور: جی جی، جناب سپیکر صاحب، ہماری حکومت میں، ہماری حکومت میں۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ وائنڈ اپ کریں، آپ وائنڈ اپ کریں کیونکہ نماز کا ٹائم ہو رہا ہے جی۔

معاون خصوصی برائے اقلیتی امور: جناب سپیکر صاحب، مجھے ایک دو منٹ بات کرنے دیں اس پر، جناب سپیکر صاحب۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ہر کوئی دو دو منٹ کرنا چاہ رہا ہے تو ٹائم ختم ہونے والا ہے جی۔

معاون خصوصی برائے اقلیتی امور: جناب سپیکر، 2013 سے ابھی تک جو ہماری حکومت آئی ہے، اساتذہ کی حاضری ہم نے Ensure کرائی ہے اور ان کی حکومت نے تو NGOs میں اساتذہ ہوا کرتے تھے، وہ باہر NGOs میں،

جناب ڈپٹی سپیکر: وائنڈ اپ کریں جی۔

معاون خصوصی برائے اقلیتی امور: سعودی عرب میں کام کرتے تھے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو جی، تھینک یو۔ جناب بہادر خان صاحب، جناب بہادر خان صاحب، دوہ منٹه خبری کوئ جی۔

جناب بہادر خان: بالکل، دوه منته کښې بالکل۔ شکریه سپیکر صاحب، د ایجوکیشن یو اهم جز دے او دا چې په کوم وطن کښې نه وی یا په کومه علاقه کښې نه وی نو یقیناً چې هغه ترقی نه کوی، نو د منسټر په دغه کښې دا راوالم، یو باچا خان ماډل سکول چې هغه د دریو کالو نه بند دے او اوس ترې سیکیورټی پولیس لرې کړې ده او خالی پروت دے، په هغې کښې ګاډی والاړ دی، په هغې کښې بلډنګ دے، که دا څه هم خراب شو نو د دې ذمه وار به هم تاسو یئ۔ بل زمونږه په 2013 کښې یو درې څلور هائی سیکنډری سکولونه جوړ شوے دی، سینکشن ئې شوے دے او سټاف ورله نه ورکوئ نو د خدائے په خاطر دا څلور شپږ کاله هغه بلډنګونه خراب شول، یو میاں کلے، منډا ډنډو شاه ده، مسکینے دے او درنګال دے، هائی سیکنډری سکولونه په دیکښې فیمیل، دا دوه فیمیل دی او دوه میل دی، دا جوړ شوی دی او اته کاله اوشو چې هم داسې بند پراته دی، دا خرابیږی، دې ته سټاف ورکول دی، پکار ده چې سټاف ورکړئ۔ داسې په کالجونو کښې په کالج کښې پلوسو کالج کښې فیمیل کالج دے، په هغې کښې د اپریشن په وخت کښې سیکیورټی فوجیان پاتی شوی دی او د نشت برابر شوے دے، فیمیل ځوانې جینکئ پکښې سبق وائی، هغه خراب شوے دے، نه ئې فرنیچر شته دے، شیشې ئې ماتې دی، نه ئې کلاس روم او نه څه په هغې کښې د اوسیدو څه بندوبست شته دے، هاسټل او قیصه دا لږ برابرول ستاسو ذهن کښې راولو۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریه جی، ٹھیک شوه، مهربانی۔

جناب بہادر خان: د دې سپیکر صاحب، دا یو خبره ضرور کومه۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ښه جی۔

جناب بہادر خان: چې په هغې کښې ډیر داسې سکولونه دی چې په هغې کښې د اوبو بندوبست نشته دے، په هغې کښې د فرنیچر او د ناستے بندوبست نشته، ډیر داسې دی چې هغه بیرته Repair کول غواړی، هغه را اولوئیګی، په هغې کښې د هغې څه بندوبست نشته، ماشومانو ته خطره ده، د دې ټولو زه دا درخواست کومه چې په تفصیل سره دا چې څنګه مونږه کمیټئ ته بعضې

کوئسچنې حواله کړې دی، په هغې کښې په تفصیل په دې بحث اوشی، دا ډیر یو اهمه اداره ده، پکار ده چې دې له مونږه د ټولو نه زیاته توجه ورکړو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب اکبر ایوب صاحب۔

جناب اکبر ایوب خان (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، بہت ہی اہم موضوع ہے آج تعلیم کا اور میں سب سے پہلے ہمارے اپوزیشن کے جتنے بھی بھائیوں نے سوالات اٹھائے ہیں، ان میں کافی میں وزن بھی ہے جناب سپیکر، اور میں اس بات کا بھی اعتراف کرنا چاہوں گا کہ ہماری جتنی اپوزیشن ہے، خصوصی طور پہ تعلیم کی طرف ان کا بہت پازیٹو ہمیشہ رویہ رہا ہے، ہمیشہ اچھی Suggestions ان کی طرف سے آئی ہیں، جس طرح بابک صاحب نے کہا ہے، سب نے ہمیشہ کوشش کی ہے کہ سیاست کو ایک سائیڈ پہ رکھیں کیونکہ بچے ہمارے ہم سب کے مشترکہ ہیں، ان کا تعلق کسی سیاسی جماعت سے نہیں ہے، ان کا جوانٹرسٹ ہے، میں سمجھتا ہوں کہ اس گورنمنٹ کی کیا بلکہ اس ہاؤس کی سب سے زیادہ Priority ہونی چاہیئے جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، ادھر پہلے اپوزیشن کی طرف سے کچھ سوالات اٹھائے گئے ہیں، میں Important issues ان کا جواب دینا چاہوں گا اور پھر کچھ میں اور چیزیں بتاؤں گا جو ہم نئی چیزیں کرنے کے لئے جارہے ہیں۔ جناب سپیکر، ٹیسٹنگ سروسز کے بارے میں میرے بھائی بابک صاحب نے یہ سوال اٹھایا، یہ کسی سے ڈھکا چھپا نہیں ہے جناب سپیکر کہ پچھلے ادوار میں بے شک بابک صاحب منسٹر ایجوکیشن رہے ہیں اور انہوں نے بہت اچھے Steps بھی لئے ہیں لیکن اس سے پہلے بھی بہت ادوار گزرے ہیں، کس طریقے سے ٹیچرز بھرتی کئے جاتے تھے، کیا Criteria ہوتا تھا؟ Criteria جناب سپیکر، ایک ہی ہوتا تھا، کسی کے خاندان کے سب سے زیادہ ووٹ ہیں، یہ میرے فیملی کے ممبرز بھی اور ادھر اور بہت لوگ ہیں جن کے آباء واجداد اس ہاؤس میں Serve کر چکے ہیں، یہ Criteria ہوتا تھا اور ابھی جب سے ہم ٹیسٹنگ سروس کے تھرو، جناب سپیکر، بے شک پبلک سروس کمیشن کے تھرو یا ٹیسٹنگ سروس کے تھرو جو بھی ٹیچرز ریکروٹ ہورہے ہیں، ان کی کوالٹی میں زمین اور آسمان کا فرق ہے، میں جناب سپیکر، Normally جب بھی میرے پاس فارغ ٹائم ہوتا ہے، یہ ضروری نہیں ہے کہ میں کیمرہ اور میڈیا والے ساتھ لے کر جاؤں لیکن میں سکولز میں چکر لگاتا رہتا ہوں، لیکن میں سکولز میں چکر لگاتا رہتا ہوں، یقین کریں میں ان جو نئے ٹیچرز ہمارے ریکروٹ ہو رہے ہیں، ان کی کوالٹی سے میں Impress ہوتا ہوں جناب سپیکر، جناب سپیکر، ٹیسٹنگ کے بارے میں انہوں نے کہا کہ جی صرف آپ ان کی کوالیفکیشن کے اوپر نمبر دے دیں، ٹیسٹنگ جناب سپیکر کرنے کا مقصد یہ ہے کہ لاکھوں بے

روزگاری ہے، اس ملک میں جناب سپیکر لاکھوں Candidates apply کرتے ہیں، یہ Possible نہیں ہے کہ ان لاکھوں Candidates کے ایک ایک کے ہم انٹرویوز لیں اور ایک ایک کی ہم کوالیفکیشن دیکھیں جناب سپیکر، یہ Basically ایک شارٹ لیسٹنگ کا پراسیس ہے، جب وہ پراسیس مکمل ہوتا ہے، ہم ایک Baseline marks رکھ لیتے ہیں جی، ان نمبروں سے اوپر والوں کے ہم انٹرویوز لیں گے اور ان کو Scrutinize کریں گے جناب سپیکر، اور پھر باقاعدہ ہر ڈسٹرکٹ میں جناب سپیکر سکروٹنی کمیٹی ہے اور پھر وہ ان کی کوالیفکیشن کے مطابق ان کی مارکنگ کرتے ہیں اور ان کو ریکروٹ کیا جاتا ہے۔ اور جناب سپیکر، ابھی تقریباً چار ماہ پہلے تقریباً بارہ ہزار ٹیچرز ہم نے اس صوبے میں ریکروٹ کئے ہیں، یقین کریں Being Education Minister میرے پاس ایک شخص اس ہاؤس سے آیا ہو جی کہ یہ بھرتی غلط ہوا ہے؟ میرے پاس کوئی بھی نہیں آیا، اگر کوئی چھوٹی موٹی چیز کے لئے آیا ہے تو جب ہم نے جواب مانگا ہے، اس میں Clarification مل گئی ہے، اگر کوئی ایسا کیس ہوتا جناب سپیکر، میں نے ڈیپارٹمنٹ میں There is no tolerance policy on this، ریکروٹمنٹ کے اوپر کوئی آئیں بائیں وہ میں بالکل برداشت نہیں کرتا جناب سپیکر، اگر کوئی مجھے چیز ملتی تو آپ کو ایکشن نظر آتا، ایک پراسیس ہے چل رہا ہے۔ انہوں نے خصوصی طور پر ایک کمپنی کا نام لیا ہے جناب سپیکر، ابھی ہم ان شاء اللہ تعالیٰ ہمارا تقریباً ایگریمنٹ ہو گیا جناب سپیکر، ہم Settled districts میں تقریباً پچیس ہزار ٹیچرز اگلے کافی عرصے سے ہماری تیاری ہوئی تھی لیکن کوویڈ کی وجہ سے سلسلہ آگے نہیں چل سکتا تھا، پچیس ہزار مزید ٹیچرز ریکروٹ کئے جائیں گے، اسی طرح تقریباً پانچ ہزار ٹیچرز Merged districts میں ریکروٹ کئے جائیں گے۔ (تالیاں) اور اسی طرح جناب سپیکر، تقریباً تین ہزار جن کو ہم ابھی سکول لیڈرز کہتے ہیں، ASDOs مزید ہم ریکروٹ کر رہے ہیں جناب سپیکر، آج تک جناب سپیکر، تقریباً ایک ASDO تقریباً Seventy سکولز کو دیکھ رہا ہے، یہ تین ہزار ریکروٹ ہونے کے بعد جناب سپیکر، یہ Seventy سکولز ایک ASDO ان کی مینجمنٹ کرے گا اور ان پہ نظر رکھے گا اور اس کو Eventually ہم جا کے تین سکولز پہ لے آئیں گے جہاں ایک سکول لیڈر ہو گا جو تین سکولز کے تمام معاملات دیکھے گا اور First hand information یہ ان کو Digitally equipped کیا جائے گا ڈیپارٹمنٹ کو First hand operational position daily basis کے اوپر ان شاء اللہ آئے گی۔ جناب سپیکر، یہ جو پراسیس کیا گیا ہے، یہ Procurement process کے تھرو گزری ہیں تمام کمپنیز اور جس کا سب سے Lowest rate آیا

ہے، اس کو ہم نے دیا ہے۔ جو مجھے معلوم ہے جناب سپیکر، میں میں نے کافی پتہ بھی کیا، اس بارے میں NTS جو ہے ایک No loss no profit ادارہ ہے ایک گورنمنٹ ادارے کی Subsidiary ہے لیکن پراسیس سب کے لئے اوپن تھا، سب نے اس میں حصہ لیا اور وزیر اعلیٰ صاحب کی، ہمارے منسٹر ہائر ایجوکیشن بیٹھے ہوئے ہیں، خصوصی ہدایات پر میں نے اور انہوں نے ہم نے مل بیٹھ کے ایک میٹنگ کی ہے اور ہماری کوشش ہے کہ جو ہمارا اپنا صوبائی ادارہ ہے ایٹا، اسے اس کی Capacity مزید بڑھائی جائے، اس کو مزید مضبوط کیا جائے تاکہ ہمیں اپنی جتنی بھی Recruitments ہیں اس صوبے کی، وہ پبلک سروس کمیشن کرے یا ایٹا کرے۔ ان شاء اللہ مجھے امید ہے چھ مہینے، آٹھ مہینے، سال کے اندر اندر ہمیں باہر کی کسی کمپنی کو Hire نہیں کرنا پڑے گا ان شاء اللہ تعالیٰ۔ جناب سپیکر، مکتب سکول کی یہاں بات ہوئی، میں نے تقریباً مہینہ پہلے Already directions ڈیپارٹمنٹ کو دے دی ہیں کہ جتنے مکتب سکولز بند کئے گئے ہیں ان سب کو کھولا جائے، اگر کسی کا مکتب سکول Still بند ہے، آپ مجھے اپنی لسٹ دے دیں، میں بابک صاحب سے بالکل Agree کرتا ہوں، ان کو بند نہیں کرنا چاہیئے۔ ایک پروگرام چلا تھا جناب سپیکر، کہ مکتب سکول کو ریگولر پرائمری سکول، لیکن جناب سپیکر، وہ ہم بنا رہے ہیں لیکن اس میں ٹائم لگے گا۔ ہمارے حالات فنانشل حالات ایسے نہیں ہیں کہ ہم Overnight سارے بنا سکیں۔ اس کے ساتھ ساتھ جناب سپیکر، میں نے ایجوکیشن فاونڈیشن کے تحت، یہ میں تمام ممبران کو بتانا چاہتا ہوں، میں نے ایک ہزار کمیونٹی سکولز Approve کئے ہیں، جس جس کے میں نے، بہت سارے ممبرز تھے، ان کی لسٹ لے لی ہے، وہ ہم پھر ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ ان کی فیزیبلٹی کریں گے، جہاں جہاں کمیونٹی سکول کی ضرورت ہے، کمیونٹی سکول کا Criteria ہے کہ ایک کلومیٹر کے اندر آپ کا ریگولر سکول نہیں ہونا چاہیئے، ہم وہاں سے ہی ایک کوالیفائڈ ٹیچر Hire کریں گے اور ان کو Rental کے لئے اماؤنٹ بھی دیں گے اور مقصد یہی ہے جناب سپیکر کہ زیادہ سے زیادہ بچے سکولز کے اندر آئیں۔ جناب سپیکر، یہ میں نے جب سے سات مہینوں سے یہ ڈیپارٹمنٹ میں نے Takeover کیا ہے جناب سپیکر، میں نے تین Samples رکھے ہیں جی، تین چار چیزیں ہیں جناب سپیکر، جن کے اوپر توجہ ہے، Out of school children کو سکول کے اندر لانا ہے، اس میں پوزیشن یہ ہے جناب سپیکر، ہمارے 80 پرسنٹ جو Out of school children ہیں، وہ پرائمری لیول سے اوپر ہیں اور اس کی وجہ یہ ہے جی کہ ہمارے Eighty percent schools are primary schools اور باقی جو ہمارے ہائر گریڈ کے سکولز ہیں جناب سپیکر، وہ 20

پرسنٹ ہیں، توجہ میں دے رہا ہوں جناب سپیکر، اپ گریڈیشن پہ، اللہ کے فضل سے اس دفعہ ADP میں Merged ہیں ہم کر رہے ہیں اپ گریڈیشنز 210 تقریباً Settled districts میں تقریباً 350 districts میں، اس کے ساتھ ساتھ جناب سپیکر، وزیر اعلیٰ صاحب سے خصوصی طور پر اور فنانس ڈیپارٹمنٹ سے میٹنگ کر کے ان کو اس چیز پہ ہم نے قائل کیا ہے کہ نان ڈیویلپمنٹل اپ گریڈیشن میں نے جو لسٹ منگوائی ہے، وہ تقریباً 380 سکولز ہیں جو Criteria پہ پورے آتے ہیں، جس ممبر کے حلقے میں کوئی سکول ہے جو Criteria کو مکمل کرتا ہے، آپ پلیز اس کو Identify کریں، ہم ان شاء اللہ تعالیٰ بڑے اس پراسیس کو ہم آسان کر رہے ہیں، مہینے دو کے اندر ہم یہ 380 سکولز ان شاء اللہ نان ڈیویلپمنٹل سائیڈ پہ آپ کو ان شاء اللہ اپ گریڈ کر کے دیں گے۔ اسی کے ساتھ ساتھ جناب سپیکر، نیکسٹ کیبنٹ میٹنگ میں ہماری سیکنڈ شفٹ کی پالیسی بھی ان شاء اللہ منظور ہو جائے گی، اس کے جو فنانسز، اس کو کیبنٹ نے Approve کرنا ہے، اس میں جناب سپیکر، Same school میں سیکنڈ شفٹ بھی ہو گی، اپ گریڈڈ سیکنڈ شفٹ بھی ہو گی جناب سپیکر، اور جہاں ہمارے پاس سرکاری ٹیچر رضامند نہیں ہو گا سیکنڈ شفٹ کرنے میں جناب سپیکر، ہم اٹانومی دے رہے ہیں، وہاں ہماری ایک کمیٹی ہو گی جو First Come first serve basis پہ ہم ٹیچرز کو Temporary طور پہ As a staffgap arrangement hire کریں گے اور ان شاء اللہ تعالیٰ مجھے امید ہے جناب سپیکر، ان Steps کے ساتھ لاکھوں مزید بچے ان شاء اللہ تعالیٰ ہمارے سکولز میں آئیں گے۔ "ستوری د پختونخوا" جناب سپیکر، بابک صاحب، چل رہا ہے اور چلتا رہے گا، یہ اچھا پروگرام ہے، وہ ہم سکالر شپس دے رہے ہیں، ان شاء اللہ اس میں کسی قسم کی کوئی تبدیلی نہیں ہو گی۔ جناب سپیکر، ایک اور یہاں لوکل Language کے بارے میں بات کی ہے جناب سپیکر، میں Medium of instructions اس میں پشتو، ہندکو، میں اس چیز کے حق میں ہوں میں ذاتی طور پہ اور میں نے جو مشاورت کی ہے اپنے کولیگز کے ساتھ، ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ اس کے اوپر کافی حد تک Consensus ہے۔ یہ جناب سپیکر، ان شاء اللہ جو منسٹرز کانفرنس ہوتی ہے ہمارے پاکستان کے تمام ایجوکیشن منسٹرز کی، اس میں بھی یہ ایجنڈا پوائنٹ کے اوپر ہے، ان شاء اللہ بہت جلد اس کے اوپر فیصلہ ہو گا۔ ہم چاہتے ہیں Medium of instructions میں سمجھتا ہوں، وہ Medium of instructions already use ہو رہا ہے سکولز میں، ہم اس کو Legalize کر دیں، اس کو Regularize کر دیں، اس میں یہ نہیں ہو گا کہ Mathematics پشتو میں ہو گی Mathematics

انگلش میں ہی ہوگی لیکن ٹیچر اس کو سمجھائے گا پشتو کے اندر، ایک بچے کو اردو نہیں آتی Atleast اس کو سمجھ آئے کہ وہ کیا پڑھ رہا ہے جناب سپیکر، اس کے اوپر بھی ہم کام کر رہے ہیں۔ جناب سپیکر، یہ Single syllabus کے بارے میں بہت باتیں ہوتی ہیں، یہ پاکستان تحریک انصاف کے منشور کا ایک اہم جزہے جناب سپیکر، Single curriculum کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہم اپنا کلچر بھول جائیں گے، اپنی روایات بھول جائیں گے جناب سپیکر، We, in KP, we take the single curriculum as the minimum standard کہ وہ ایک Minimum standard پورے ملک میں رائج کیا جائے، اس کے اوپر جو چیز ہم Add کرنا چاہیں اور اگر اس کے اندر بھی ہمیں کوئی اعتراض ہے، ہمارے پوچھے بغیر جناب سپیکر، فیڈرل گورنمنٹ کوئی چینج نہیں کر سکتی اور میں اس ہاؤس پہ آج یہ کلیئر کرنا چاہتا ہوں کہ Eighteenth amendment میں جو ہمارے Rights ہیں، اس کا ایک ملی میٹر بھی جناب سپیکر، سرینڈر نہیں کیا جائے گا، اس کا تحفظ کیا جائے گا، وہ اس صوبے کے Rights ہیں وہ ہم سب کا فرض ہے کہ ان Rights کا ہم جناب سپیکر تحفظ کریں۔ جناب سپیکر، Single curriculum کا مقصد یہ ہے جو معاشرے میں ناانصافی ہے، امیر اور غریب کی تعلیم میں، اس کو کسی طریقے سے کم سے کم کیا جائے اور ایک 'نیشن ہوڈ' کی Feeling لوگوں کے اندر پیدا کی جائے کہ یہ ایک پاکستان ہے، یہ پنجاب، سندھ، گلگت بلتستان، بلوچستان، کے پی کے نہیں ہے جناب سپیکر، یہ ایک پاکستان میں ایک قسم کا ہم Syllabus لانا چاہ رہے ہیں، اس کے مختصر سے یہ مقصد ہیں جناب سپیکر۔ دوسرا جناب سپیکر، ایک جو اہم میں سمجھتا ہوں کہ کوالٹی ایجوکیشن، ابھی کوالٹی ایجوکیشن کے لئے جناب سپیکر، بہت ضروری ہے کہ کوالٹی ٹیچر جب تک ٹیچر کوالٹی کا نہیں ہوگا جناب سپیکر، آپ کیسے Expect کر سکتے ہیں کہ ایک سٹوڈنٹ آپ کو کوالٹی کا ملے گا؟ اسی کو مدنظر رکھتے ہوئے جناب سپیکر، ایک Comprehensive Teachers Training Program ہمارا چل رہا ہے اور بالکل RITE ہمارا ایک بہت اہم حصہ ہے، اس کو بالکل کوئی رائے مجھے بہت سارے ہمارے ممبرز اور Different departments سے Applications آتی ہیں جی، وہ کہتے ہیں جی یہ RITE schools ہمیں دے دیں، کوئی کہتا ہے میں یونیورسٹی بناؤں گا، کوئی کالج بناؤں گا، کوئی RITE school کسی کو نہیں دیا جائے گا، RITE اور PITE ہمارے دو ادارے ہیں جناب سپیکر، ان کی Restructuring کر رہے ہیں، ان شاء اللہ بہت جلد اس کی Restructuring ہماری ہو جائے گی، میرے خیال میں ایک دو ہفتوں میں ہو جائے گی۔ On job trainings ہم نے

سٹارٹ کی ہوئی ہیں Through PITE، یہی RITE کے جو ادارے ہیں، یہ PITE کی ٹریننگ کے لئے بھی استعمال کئے جائیں گے، ٹیچرز کی Assessment کے لئے بھی استعمال کئے جائیں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ آپ دیکھیں گے، پھر سے پھلیں گے پھولیں گے جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، آپ اشارہ کر رہے ہیں بار بار، مجھے دو منٹ اور ہیں جی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: نماز کا ٹائم ہو گیا ہے، جی جی۔

<u>وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم</u>: میں دو منٹ لیتا ہوں جناب سپیکر، ایک بابک صاحب نے بالکل ٹھیک کہا کہ سات ارب کی سکیم ہے اور جناب سپیکر، یہ سوچے سمجھے طریقے سے اس سال کی اے ڈی پی بنائی گئی ہے اور آپ نے دیکھا ہو گا اے ڈی پی میں، اگر سب سے بڑا شیئر ADP میں تو وہ ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کا ہے، مقصد جناب سپیکر، یہ تھا، میں نے اور وزیر اعلیٰ صاحب نے، میں نے وزیر اعظم صاحب کو یہی مشورہ دیا اور انہوں نے مجھ سے Agree کیا کہ جی اب تین سال رہ گئے ہیں، ہم ایسی ADP بنائیں جو اگلے دو تین سال میں ہم مکمل کر کے گراؤنڈ کے اوپر ہم ڈیلیور کر سکیں۔ اسی طرح جناب سپیکر، تقریباً ہزار نئے سکول بنائے جائیں گے۔ اور میرے بزرگ ہیں اور میرے علاقے کے ہیں، بڑے بھائی ہیں سردار یوسف صاحب، وہ پہلے ہی کہہ رہے تھے، تم کہو گے کہ نون والوں نے نہیں بنائے، حاجی صاحب، تھوڑا سا گلہ ہے معذرت کے ساتھ کہ پانچ سال حکومت رہی ہے اور یہ کام بھی 'ایرا' کا تھا اور میرے خیال میں آپ نے ADP چیک نہیں کی، حاجی صاحب 580 سکول 'ایرا' کے Left over school 5.8 ارب روپے کی لاگت سے ان شاء اللہ تعالیٰ وہ سب ADP میں آ گئے ہیں اور وہ بنائے جائیں گے۔ اسی طرح جناب سپیکر، Merged districts میں جو War on terror کے دوران جو سکول تباہ ہوئے، ساڑھے تین سو سکول، وہ بھی ہم نے AIP میں ڈال دیئے ہیں، کچھ ہم چائنیز گرانٹ سے اس وقت خیبر میں کر رہے ہیں اور باقی ان شاء اللہ تعالیٰ کوئی سکول نہیں چھوڑا جائے گا، تمام کے تمام جناب سپیکر بنائے جائیں گے۔ واؤچر سکیم جناب سپیکر، نیب کا ذکر ہوا، نیب کی طرف سے ان کو کلیئر چٹ مل گئی کہ آپ اپنا کام جاری رکھیں لیکن جناب سپیکر، میں نے خصوصی طور پر جو ہمارے بچے واؤچرز لے رہے ہیں، وہ لے رہے ہیں، میں نے کہا کہ جی اس کو مزید تب تک نہیں بڑھایا جائے گا جب تک جناب سپیکر۔ اس کا Digital solution میرے سامنے نہیں آئے گا، Digital solution کے اوپر ڈیپارٹمنٹ کام کر رہا ہے، مقصد یہی ہے جناب سپیکر کہ مزید ٹرانسپرنسی لائی جائے اس سسٹم کے اندر، یہ ہمارے بہت غریب ترین بچوں کے لئے

جناب سپیکر۔ یہ واؤچر سکیم ہے اور یہ کامیاب سکیم ہے، یہ نہیں ہے جناب سپیکر، اتنے Management skills نہیں ہیں لیکن اس کو ان شاء اللہ تعالیٰ بہتر بنائیں گے سکیم کامیاب ہے، اگر صحیح طریقے سے استعمال ہو اور ہم ان شاء اللہ Digitalize کرکے اس کو بالکل صحیح طریقے سے اس کو لائیں گے آپ کے سامنے اور آپ کو بتائیں گے کہ کس طرح یہ سکیم ان شاء اللہ تعالیٰ چلتی ہے؟ مولانا صاحب نے مدارس کی بات کی جناب سپیکر، اس میں میرا خیال ہے مجھے اس کی بات کرنے کی ضرورت نہیں ہے، وزیراعظم پاکستان ہر دوسرے تیسرے دن مدارس کا ذکر کرتے ہیں، Personally خود وہ اس کو Look after کر رہے ہیں، یہ مطلب بہت ہی Important حصہ ہے اور سب سے Neglected ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کا حصہ مدارس ہیں، میں نے تو جب میں منسٹر بنا سب سے پہلے میں نے آفر کی، اس وقت تک مجھے منسٹری کا اتنا پتہ نہیں تھا، میں نے آفر کی جی، میں چاہتا ہوں کہ صوبائی گورنمنٹ کی طرف سے تمام ٹیچرز صوبائی گورنمنٹ ان کا خرچہ اٹھائے مدارس کا، کیونکہ مجھے پتہ چلا کہ یہ فیڈرل گورنمنٹ ہینڈل کر رہی ہے، ہمارے ڈومین میں نہیں آتے And Federal Government and Federal Minister, Shafqat Mehmood Sahib is very serious in this matter ان شاء اللہ تعالیٰ آپ کے مسائل بھی حل ہوں گے۔ جناب سپیکر! بہت ساری میرے پاس لسٹیں ہیں جناب سپیکر، بہت کچھ کر رہے ہیں لیکن ٹائم کم ہے، آٹھ ہزار سکولوں میں ان شاء اللہ شروع ہو رہا ہے، اسی مہینے ساری Procurement انرجی ڈیپارٹمنٹ کر رہا ہے، ان کو ان شاء اللہ آٹھ ہزار سکولز کو ہم سولرائز کر رہے ہیں جناب سپیکر، کنڈیشنل گرانٹ کا ہمارا پروگرام دو سال سے منجمد تھا، اس کی جو Supervision ہے، اس کے ایشوز تھے، میں نے Out of the box solution اس کا نکال لیا ہے، وہ بھی فائل کیبنٹ میں جا رہی ہے، اس سال ان شاء اللہ تعالیٰ پانچ ارب روپیہ Settled districts میں کنڈیشنل گرانٹ کی مد میں دیا جائے گا اور خصوصی طور پر اس میں سے 90 پرسنٹ جو اماؤنٹ ہے جناب سپیکر، وہ New rooms کے لئے دی جائے گی۔ ہم نے کافی Settled districts میں تقریباً 90 پرسنٹ ہم نے Cover کر لی ہیں، 10 پرسنٹ اس کا Missing facilities میں لگائیں گے، 90 پرسنٹ جو دو کمروں والے سکولز کی یہاں بات ہوئی، ابھی نئے تو چھ کمروں والے بنتے ہیں جناب سپیکر، لیکن پرانوں کے بھی ساتھ ساتھ کمرے ہم نے بڑھانے ہیں 90 پرسنٹ اماؤنٹ New rooms کے اوپر ان شاء اللہ تعالیٰ لگائی جائے گی کنڈیشنل گرانٹ میں جناب سپیکر، دو ارب روپے کا کام تیزی سے اس وقت Merged

districts میں جاری ہے، میں نے مزید چار ارب روپیہ اسی سال میں، کیونکہ میں نے انہیں کہا ہے دو مہینے میں میں کام ختم کر دوں گا، مجھے Merged districts کے لئے مزید Four billion rupees میں نے فنانس ڈیپارٹمنٹ سے ڈیمانڈ کئے ہیں اور ان شاء اللہ تعالیٰ وہ ہمیں دیں گے، میری کوشش ہے اگلے سال ڈیڑھ سال میں Merged districts میں کوئی Missing facility نہ رہے جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! مزید ان شاء اللہ تعالیٰ، نماز کا ٹائم ہو رہا ہے تو I hope اپوزیشن والے کچھ مطمئن ہوں گے، باقی جو پرسنل سکولوں کا یہاں بتایا گیا ہے، یہ باچا خان ماڈل سکول، ان سب کے اوپر ہم کام کر رہے ہیں، ان کو ہائر سیکنڈری کے لئے ہم نے SNE موو کر دی ہے، جیسے ہمارے ایم پی اے صاحب کی خواہش تھی اور ماڈل سکول بونیر والا میری نظر میں ہے، اس کی دیوار میری نظر میں ہے، اس کو ان شاء اللہ بہت جلد ہم مسئلے کو Tackle کر لیں گے۔ تھینک یو جی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جی بلاول آفریدی صاحب۔

<u>جناب بلاول آفریدی</u>: میں بس سپیکر صاحب۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: نماز کا ٹائم ہونے والا ہے، جلدی، Quickly آپ بات ختم کریں۔

<u>جناب بلاول آفریدی</u>: ان شاء اللہ میں کوشش کروں گا سپیکر صاحب کہ میں جلدی اپنی جو باتیں ہیں، وہ وائنڈ اپ کروں۔ سپیکر صاحب، میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ پچھلے دو مہینوں سے میری Constituency PK-106 میں تیراہ IDPs کو کی خیل دھرنا جاری ہے اور ابھی تک کوئی کنسرنڈ بندہ وہاں پر نہیں گیا تاکہ ان کے مسائل سنے اور ان کے مسائل حل کرے۔ وزیرستان سے لے کر باجوڑ تک جتنے بھی IDPs کا ایشو ہے وہ ابھی تک حل نہیں ہوا، ہم آپ سے یہ گزارش کرنا چاہیں گے اور گورنمنٹ سے بھی گزارش کرنا چاہیں گے کہ آیا آپ بتائیں ہم یہاں پر بھی آواز اٹھا رہے ہیں اپنے عوام کے لئے، وہاں پر دھرنوں میں بھی آواز اٹھا رہے ہیں لیکن ہماری آواز جو قبائلی آواز ہے، وہ نہیں سنی جا رہی، یہ کیا مسئلہ ہے؟ ہمیں ابھی تک یہ نہیں پتہ کہ فاٹا مرجر کے بعد ہماری جو کنسرنڈ کمیٹی ہے وہ کونسی کمیٹی ہے؟ ہمارا کنسرنڈ جو بندہ ہے، کنسرنڈ بندہ کون ہے، کنسرنڈ منسٹر جو ہے Rehabilitation کے، ان کے ساتھ اگر ہماری بیٹھک ہو جاتی ہے تو ان کو کچھ پتہ ہی نہیں ہے، ان کے علم میں نہیں ہے کہ IDPs کا ایشو کیسے Solve ہوگا؟ کیونکہ پچھلے اگر آپ دیکھیں سپیکر صاحب، میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ یہ جو ہے یہ مسئلہ دس سال سے ہے اور ابھی تک اس کا کوئی حل نہیں نکلا، تو آخر کار یہ مسئلہ کیسے حل ہوگا؟ ہم آپ سے گزارش کرنا چاہیں گے کہ

اگر اس پر ایک سپیشل کمیٹی بنائی جائے یا جو You can call it IDPs کی جو کمیٹی ہے، ان کے ساتھ ایک نشست کی جائے جو کنسرنڈ گورنمنٹ کے جو لوگ ہیں، ان کو بلایا جائے، ان میں جو ہے ہمارے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شارٹ کریں کیونکہ نماز کا ٹائم ہو گیا ہے، آپ نے میرے خیال میں نماز نہیں پڑھنی۔

جناب بلاول آفریدی: میں کوشش کروں گا جی، میں کوشش کروں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی میرے خیال میں آپ نے نماز نہیں پڑھنی، جس طرح لگے ہیں۔

جناب بلاول آفریدی: میں کوشش کروں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوشش نہیں، بند کریں کیونکہ نماز کا ٹائم ہو رہا ہے۔

جناب بلاول آفریدی: اچھا جی، تو اس میں میں آپ سے یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ جو ابھی NMD سے جو منتخب ممبران ہیں، اس میں ان کو شامل کیا جائے، کمیٹی ایک سپیشل بنائی جائے تاکہ یہ مسئلہ جتنا جلدی ہو سکے وہ حل ہو جائے۔ دوسرا جو اہم ایشو ہے، وہ شہداء پیکج۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو جی۔

جناب بلاول آفریدی: میرے حلقے میں یہ دوسرا ادھر نا جاری ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو۔

جناب بلاول آفریدی: سپیکر صاحب، ایک سیکنڈ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ریاض خان، ریاض خان صاحب، ریاض خان صاحب۔

جناب محمد ریاض: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر، وقت تو بہت کم ہے، مجھے وقت کی ضرورت بہت زیادہ تھی لیکن آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ریاض خان صاحب۔

جناب محمد ریاض: جی جناب سپیکر، آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے ٹائم دیا اور نماز کا ٹائم ہے لیکن پھر بھی ضروری ہے کہ میں تھوڑی سی بات کروں اپنے حلقے کی۔ جناب سپیکر! میرا تعلق ضلع کرم سے ہے اور ضلع کرم کی تحصیل جو ہے، سوری سب ڈویژن تین سب ڈویژن ہیں، سنٹرل، لوئر، اپر جناب سپیکر، میں اس کی وضاحت، کوشش کروں گا کہ میں جلدی جلدی اس کو ختم کروں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں جلدی اس لئے کریں کہ اگر آپ نے نماز پڑھنی ہے اور ہم نے نماز پڑھنی ہے، تو جلدی کریں، قصے نہ سنائیں، جلدی کریں۔

جناب محمد ریاض: ٹھیک ہے سر۔ جناب سپیکر! میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ضلع کرم میں دو بڑے فرقے رہتے ہیں، ایک ہے اہل تشیع اور ایک ہے اہل سنت، جناب سپیکر، یہ اکثر ان کے درمیان لڑائیاں ہوتی رہی ہیں، تقریباً چھ سات مرتبہ یہ لڑائیاں مطلب مسلسل چلتی آرہی ہیں، اب سر، اس کے لئے ڈیویلپمنٹ فنڈ کے لئے ایک فارمولہ بنایا گیا تھا 1996 میں کیونکہ، مجھے پتہ ہے کہ اپوزیشن کو اتنے فنڈز نہیں ملتے لیکن پھر بھی میرا جو حلقہ اس سے مختلف ہے، وہاں پر دو بڑے فرقے رہتے ہیں مذہبی لحاظ سے، تو جناب سپیکر، پاڑا چنار جو کہ اپر کرم کا ہے وہاں پر اہل تشیع بہت زیادہ ہیں، ادھر پی کے۔109 آپ کے پی ٹی آئی کا نمائندہ ہے تو اس کو اتنے فنڈز دیئے ہیں کہ یہاں پر لوئر کرم اور سنٹرل کرم میرے حلقے میں آتے ہیں اس کو بہت کم فنڈ دیا گیا ہے، حالانکہ اس کے لئے 1996 میں ایک فارمولہ بنایا گیا تھا، وہ فارمولہ اس طرح تھا کہ اس میں ضلع کرم کے شیعہ اور سنی دونوں کے مشران، پولیٹیکل ایجنٹ اور ادارے سارے موجود تھے، 221 جناب سپیکر، چالیس فیصد سنٹرل کرم کا حصہ تھا، چالیس فیصد اپر کرم کا حصہ تھا اور بیس فیصد لوئر کرم کا حصہ تھا جناب سپیکر، لوئر کرم کا حصہ تھا، تو جناب سپیکر، کئی دن پہلے آپ کی حکومت نے ایک فارمولہ بنایا ہے، اس کے تحت سنٹرل اور لوئر کرم کو صرف بیس پرسنٹ کا حصہ دیا گیا ہے، اس کو پہلے جو فارمولہ۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس طرح کریں جی، آپ اس کے لئے باقاعدہ کوئی کال اٹنشن نوٹس یا جو بھی لانا چاہتے ہیں وہ لائیں کیونکہ یہ کافی Important issue ہے اور آپ اس طرح بات کر رہے ہیں۔

جناب محمد ریاض: سر، بس میں ختم کرنا چاہتا ہوں لیکن۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں تمام ارکان کا، میں تمام ارکان اسمبلی کا شکریہ ادا کرتا ہوں، نماز کا ٹائم ہونے والا ہے، میں اسے بس۔۔۔۔۔

جناب بلاول آفریدی: جناب سپیکر۔

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ جی، مجھے افسوس ہو رہا ہے، مجھے افسوس ہو رہا ہے، کامران بنگش صاحب، میں بتا رہا ہوں آپ بیٹھ جائیں، میں بتا رہا ہوں۔

(شور)

Mr. Deputy Speaker: House in order, House in order, House in order, میری بات سنیں، میری بات سنیں

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: بلاول صاحب، بیٹھ جائیں آپ، آپ بیٹھ جائیں جی، آپ وہی بچوں والی حرکتیں نہ کریں، آپ ایک آنریبل ممبر ہیں بچوں جیسی حرکتیں نہ کریں، بیٹھ جائیں جی۔ اب میں سپیکر صاحب کا آرڈر اجلاس کے متعلق پڑھ کر سناتا ہوں:

In exercise of the power conferred upon me by Clause 3 of the Article 54, read with Article 127 of the Constitution of Islamic Republic of Pakistan, I, Mushtaq Ahmad Ghani, Speaker, Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, do hereby order that the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa shall stand prorogued on Friday, 18th September, 2020, on completion of its business fixed for the day till such date, an may hereafter be fixed. Thank you.

(اجلاس غیر معینہ مدت تک کے لئے ملتوی ہوگیا)